e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
avadhnama

پہلگام حملے پر پی ایم مودی کا رویہ ٹھیک نہیں: کھڑگے

نئی دہلی۔(یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ جموں کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے پر وزیر اعظم نریندر مودی کا رویہ مناسب نہیں ہے اور جب انہوں نے اس معاملے پر کل جماعتی میٹنگ بلائی تھی تو انہیں انتخابی تقریر کرنے جانے کے بجائے خود اجلاس میں شرکت کرکے ملک کو صورتحال کی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہئے تھا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ وزیر اعظم کے اس رویہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس حملے پر سنجیدہ نہیں تھے۔ وہ نہ تو خود میٹنگ میں شریک ہوئے اور نہ ہی انہوں نے ملک کو یہ بتایا کہ آیا یہ سیکورٹی لیپس تھی، انٹیلی جنس سسٹم کی ناکامی تھی یا کوئی اور وجہ تھی جس کی وجہ سے پہلگام میں ایسا ہولناک واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو خود اس معاملے پر ملک کو وضاحت دینی چاہیے تھی۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، مسٹر مودی نے آل پارٹی میٹنگ بلائی تھی اور تمام پارٹیوں کے لیڈروں نے اس میں شرکت کی۔

داؤد ابراہیم کے بھائی اقبال کاسکر 2017 تاوان کیس میں بری

ممبئی۔(یو این آئی) مکوکا کی ایک خصوصی عدالت نے 2017 میں تھانے میں درج بھتہ خوری کے ایک معاملے میں انڈر ورلڈ ڈان داؤد ابراہیم کے بھائی اقبال کاسکر کو ناکافی ثبوتوں کی بنیاد پر بری کر دیا ہے۔ عدالت نے اس مقدمے میں کاسکر کے ساتھ شریک ملزم اسرار سیاد کو بھی بری کر دیا، جبکہ تیسرے ملزم ممتاز شیخ کی سماعت کے دوران موت واقع ہو چکی تھی، جس کے بعد ان کے خلاف مقدمہ ختم کر دیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ تھانے کے کسارواداولی پولیس اسٹیشن میں ایک مقامی بلڈر کی شکایت پر درج کیا گیا تھا۔ اس وقت انسداد بھتہ خوری سیل کی قیادت مشہور انکاونٹر اسپیشلسٹ پردیپ شرما کر رہے تھے۔ بلڈر نے شکایت میں دعویٰ کیا تھا کہ 2015 اور 2016 کے دوران ملزمان کی مانگ پر اس نے 2 فلیٹ اور 90 لاکھ روپے دیے تھے۔ استغاثہ کے مطابق بلڈر نے تھانے کے کاویسر علاقے میں ترقیاتی منصوبے کے لیے زمین خریدی تھی۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 203 Sunday , April 27 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۰۳) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۷-اپریل ۲۰۲۵ء مطابق ۲۸/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

نوجوان ملک کی ترقی اور کامیابی کی بنیاد ہیں: پی ایم مودی

روزگار میلے تحت مختلف سرکاری محکموں اور تنظیموں میں 51 ہزار سے زیادہ نوجوانوں کو تقرری نامے تقسیم کئے گئے

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نوجوانوں کو ملک کی ترقی اور کامیابی کی بنیاد بتاتے ہوئے کہا ہے کہ قوم کی تعمیر میں ان کی فعال شرکت سے قوم تیزی سے ترقی کرتی ہے اور عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کرتی ہے۔ مسٹر مودی نے آج یہاں ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ روزگار میلے سے خطاب کیا اور مختلف سرکاری محکموں اور تنظیموں میں 51,000 سے زیادہ نو تعینات نوجوانوں کو تقرری نامے تقسیم کئے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ان نوجوانوں کے لیے نئی ذمہ داریاں شروع ہو گئی ہیں جن میں ملک کے معاشی ڈھانچے کو مضبوط کرنا، داخلی سلامتی کو مضبوط بنانا، جدید انفراسٹرکچر کی تعمیر میں کردار ادا کرنا اور محنت کشوں کی زندگیوں میں انقلابی تبدیلیاں لانا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس ایمانداری کے ساتھ یہ نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے اس کا ہندوستان کے ترقی یافتہ ملک بننے کے سفر پر انتہائی مثبت اثر پڑے گا۔ مسٹر مودی نے زور دے کر کہا کہ کسی بھی قوم کی ترقی اور کامیابی کی بنیاد اس کے نوجوان ہوتے ہیں، جب نوجوان ملک کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں تو وہ قوم تیزی سے ترقی کرتی ہے اور عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا "ہندوستان کے نوجوان اپنی محنت اور اختراع کے ذریعے دنیا کے سامنے اپنی بے پناہ صلاحیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ حکومت ہر قدم پر اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ ملک کے نوجوانوں کے لیے روزگار اور خود روزگار کے مواقع بڑھتے رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسکل انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسے اقدامات نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ ان مہمات کے ذریعے حکومت ہندوستان کے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایک کھلا پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ان کوششوں کے نتیجے میں ہندوستان کے نوجوانوں نے اس دہائی میں ٹیکنالوجی، ڈیٹا اور اختراع کے میدان میں ملک کو ایک لیڈر بنا دیا ہے۔ او این ڈی سی، یو پی آئی اور اور جی ای ایم (گورنمنٹ ای۔ مارکیٹ پلیس) جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے امسٹر مودی نے کہا کہ ان کے ذریعے نوجوان ڈیجیٹل معیشت میں تبدیلی لانے والی تبدیلیوں کی قیادت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اب حقیقی وقت میں ڈیجیٹل لین دین میں دنیا کی قیادت کرتا ہے اور اس کامیابی کا ایک بڑا حصہ نوجوانوں کے سر ہے۔" اس بجٹ میں اعلان کردہ مینوفیکچرنگ مشن کا مقصد میک ان انڈیا پہل کو فروغ دینا اور ہندوستان کے نوجوانوں کو عالمی سطح پر معیاری مصنوعات بنانے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا اس اقدام سے نہ صرف ملک بھر میں لاکھوں ایم ایس ایم ای اور چھوٹے کاروباریوں کو مدد ملے گی، بلکہ ملک بھر میں روزگار کے نئے مواقع بھی کھلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے مواقع کا بے مثال وقت ہے۔

ایران کے شہر بندر عباس میں دھماکہ

5 جاں بحق، سات سو سے زیادہ زخمی

تہران: (ایجنسی) ہفتے کے روز جنوبی ایران کی ایک بندرگاہ پر آتشزدگی اور زبردست دھماکے میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثے میں 700 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ معلومات دیتے ہوئے سرکاری ٹیلی ویژن نے کہا کہ دھماکا بندر عباس کے بالکل باہر، اسلامی جمہوریہ کے لیے کنٹینر کی کھیپ کی ایک بڑی سہولت رجائی پورٹ پر ہوا۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ویڈیو میں دھماکے کے بعد کالا دھواں نکلتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ تاہم حکام نے ابھی تک دھماکے کی کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔ اس حوالے سے صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ افسر مہرداد حسن زادہ نے ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن کو بتایا کہ دھماکے میں کچھ لوگ زخمی ہوئے ہیں تاہم انہوں نے تفصیلات نہیں بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلی ریسکیو ٹیمیں علاقے میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں جبکہ دیگر علاقے کو خالی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھماکہ شہر کی راجائی بندرگاہ پر کنٹینرز میں ہوا۔ راجائی پورٹ بنیادی طور پر کنٹینر ٹریفک کو ہینڈل کرتا ہے اور اس میں تیل کے ٹینک اور دیگر پیٹرو کیمیکل سہولیات بھی موجود ہیں۔ رجائی بندرگاہ ایران کے دارالحکومت تہران سے تقریباً 1,050 کلومیٹر (652 میل) جنوب مشرق میں آبنائے ہرمز پر واقع ہے، جو خلیج فارس کا ایک تنگ منہ ہے جس سے تیل کی کل تجارت کا 20 فیصد گزرتا ہے۔ یہ دھماکہ ایسے وقت ہوا جب ایران اور امریکہ ہفتے کے روز عمان میں تہران کے تیزی سے پھیلتے ہوئے جوہری پروگرام پر بات چیت کے تیسرے دور کے لیے ملاقات کر رہے تھے۔

سرحد پر ایک بار پھر گولہ باری، ہندوستانی افواج نے اشتعال انگیزی کا منہ توڑ جواب دیا

سری نگر۔(یو این آئی) لائن آف کنٹرول پر جمعہ اور ہفتے کی درمیانی شب ایک بار پھر سرحدی کشیدگی اس وقت شدت اختیار کر گئی جب پاکستانی رینجرز نے کئی مقامات پر نا جنگ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلا اشتعال فائرنگ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہندوستانی فوج نے فوری اور مؤثر جوابی کارروائی کرتے ہوئے ان تمام پاکستانی چوکیوں کو نشانہ بنایا جہاں سے فائرنگ کی گئی تھی اور واضح کر دیا کہ کسی بھی اشتعال انگیزی کا سخت جواب دیا جائے گا۔ دفاعی ذرائع کے مطابق، دشمن کو واضح پیغام دیا گیا ہے کہ ایل او سی پر اشتعال انگیزی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا 'پاکستان کی جانب سے بلا جواز فائرنگ کے جواب میں ہماری افواج نے درست نشانے کے ساتھ بھرپور کارروائی کی۔ ہم ایل او سی پر امن میں خلل ڈالنے کی کسی بھی کوشش کو برداشت نہیں کریں گے۔' انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی جانب سے جوابی کارروائی مؤثر تھی تاکہ سرحد پار واضح پیغام پہنچ سکے۔ ان کے مطابق، 'پاکستانی فوج ہمارے صبر کا امتحان لے رہی ہے، مگر ہمارا عزم غیر متزلزل ہے۔ ہم وقت اور جگہ کا تعین خود کریں گے۔' ذرائع کے مطابق، صورتحال پر قریبی نظر رکھی جا رہی ہے اور فوجی دستے مکمل چوکسی کے ساتھ اپنی پوزیشنوں پر متحرک ہیں۔ فی الوقت کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے، تاہم فائرنگ کے اس تازہ سلسلے نے سرحدی علاقوں میں کشیدگی کو ایک بار پھر ہوا دے دی ہے۔ ادھر بی ایس ایف نے بین الاقوامی سرحد پر جدید ترین نگرانی کا نظام فعال کر دیا ہے، جس میں ہائی ریزولوشن نائٹ ویژن آلات، زمینی سینسرز، تھرمل امیجرز، اور اسمارٹ فینسنگ شامل ہیں۔ یہ تمام نظام کمانڈ اینڈ کنٹرول مراکز سے منسلک کیے گئے ہیں تاکہ دراندازی کی ہر کوشش کو بروقت ناکام بنایا جا سکے۔ فوجی حکام کے مطابق، یہ جدید ٹیکنالوجی حالیہ مہینوں میں متعدد دراندازی کی کوششوں کو روکنے میں کلیدی کردار ادا کر چکی ہے۔

'سیاست بنیادی طور پر پوری دنیا میں بدل چکی ہے'

موجودہ جارحانہ سیاسی ماحول میں اپوزیشن کو کچلنا اور میڈیا کو کمزور کرنا ہی ہدف بن گیا ہے، راہل گاندھی نے نئے دور کی قیادت کا مطالبہ کیا، محبت اور ہمدردی کی سیاست پر زور دیا

حیدرآباد (ایجنسی) "دنیا بھر میں جمہوری سیاست بنیادی طور سے بدل گئی ہے۔ دہائیوں پہلے جو اصول نافذ تھے، وہ اب نافذ نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی جب میں اپنی پارٹی کے نوجوان اراکین سے بات کرتا ہوں تو پاتا ہوں کہ جو چیزیں 10 سال قبل اثردار تھیں، جو وسائل 10 سال پہلے کارگر تھے، وہ اب کارگر نہیں ہیں۔" یہ بیان لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے تلنگانہ میں منعقد 'بھارت سمٹ 2025' سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ عالمی انصاف، مساوات اور ترقی پذیر تعاون سے متعلق بامعنی گفتگو کو فروغ دینے پر مرکوز یہ 2 روزہ 'بھارت سمٹ 2025' 25 اپریل کو شروع ہوا تھا اور افتتاحی تقریب میں راہل گاندھی کو شرکت کرنی تھی۔ اچانک جموں و کشمیر کا دورہ کرنے کے سبب وہ پہلے دن تقریب میں شریک نہیں ہو سکے، لیکن 26 اپریل کو انھوں نے بین الاقوامی لیڈران کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں موجودہ سیاسی ماحول پر کھل کر اپنی بات رکھی۔ انھوں نے کہا کہ "آج کے جارحانہ سیاسی ماحول میں اپوزیشن کو کچلنا اور میڈیا کو کمزور کرنا ہی ہدف بن گیا ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران اپنے تجربات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے محسوس ہوا جیسے سیاسی لیڈران لوگوں کی آواز سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔" اس دوران راہل گاندھی نے بی جے پی اور آر ایس ایس کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔ انھوں نے کہا کہ "ہم پالیسیوں پر اختلاف کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی کچھ معاملات پر مختلف آراء ہوں گی۔ پھر بھی ہم اس عینک پر متفق ہو سکتے ہیں جس کے ذریعے ہم ان مسائل سے رجوع کرتے ہیں۔ ان کی (بی جے پی-آر ایس ایس) عینک نفرت، خوف اور غصے سے بھڑکتی ہے، جہاں خوف اکثر غصے اور غصے کو نفرت کی طرف لے جاتا ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "اس کے برعکس ہماری عینک (نظریہ) ایسی ہونی چاہیے جو ان کی عینک سے مختلف ہو۔ ہماری عینک محبت، پیار اور لوگوں کی خواہشات و مرضی کی گہری سمجھ پر مبنی ہونی چاہیے۔"

راہل گاندھی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ بھارت سمٹ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں نئی سیاست کے قیام کے لئے درکار خیالات کو جنم دے گی۔ حیدرآباد میں دو روزہ بھارت سمٹ کے آخری دن اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج عوامی جلسوں اور سڑکوں پر لوگ مجھ سے ملتے ہیں اور مشترکہ انسانیت کے اس جذبہ کو گلے لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا "چاہے نفرت کتنی ہی پھیلائی جائے، محبت اور الفت کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ ہماری سیاست سننے، محبت کرنے اور عوام سے حقیقی رابطہ پر مبنی ہونی چاہیے جن کی ہم خدمت کرتے ہیں۔" راہل گاندھی نے کہا کہ پالیسی پر اختلافات ہمیشہ رہیں گے، تاہم جہاں بعض افراد غصہ اور خوف کی عینک سے دنیا کو دیکھتے ہیں، وہیں ہمیں محبت، الفت اور ہمدردی کے زاویہ سے دنیا کو دیکھنا ہوگا۔ سابق کانگریس صدر نے کہا کہ یہ ان کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ وہ نئی سیاست کی تعمیر میں سب کے ساتھ کام کر رہے ہیں، جس کی ہندوستان اور دنیا کو فوری طور پر ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا "جمہوری سیاست دنیا بھر میں بنیادی طور پر بدل چکی ہے۔ جو اصول ایک دہائی قبل لاگو ہوتے تھے، اب ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ پرانے اوزار اب سرمایہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے آگے نہیں ٹھہر سکتے۔" راہل گاندھی نے نشاندہی کی کہ سیاستدانوں کا پرانا ماڈل اب فرسودہ ہو چکا ہے، اب ایک نئے قسم کی قیادت تیار کرنا ضروری ہے۔ یہی ہمارے سامنے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب کانگریس پارٹی کے اندر بھی ہم خود کو محصور محسوس کرتے تھے۔ مخالفت کے تمام راستے منظم طریقہ سے بند کر دیئے گئے تھے اور ماحول گھٹن زدہ تھا۔ اس صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے تاریخ کی طرف رجوع کیا اور فیصلہ کیا کہ کنیا کماری سے کشمیر تک تقریباً 4000 کلومیٹر کا سفر پیدل چلیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا "یاترا کے دوران میں نے دو اہم سبق سیکھے۔ پہلا یہ کہ ہماری مخالفت غصے، خوف اور نفرت پر اجارہ داری رکھتی ہے۔ یہ ایسے میدان ہیں جن میں ہمیں مقابلہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں ایسے مواقع تلاش کرنے تھے جہاں ہم کو برتری حاصل ہو اور ہم ایک مضبوط متبادل بیانیہ تیار کر سکیں۔" انہوں نے بتایا کہ یاترا کے دوران ہزاروں لوگ ہم سے آملے۔ میرا بنیادی کردار چلنا اور سننا تھا۔

احمد آباد کچی آبادی پر جمود برقرار رکھنے کا سپریم کورٹ کا حکم

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو گجرات کے احمد آباد میں چھارا نگر کی ایک کچی بستی میں جمود کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے 49 کچی آبادیوں کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ عبوری حکم دیا۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا کہ عدالت کے پہلے حفاظتی حکم کے باوجود توڑ پھوڑ کی جا رہی تھی۔ درخواست گزاروں کی جانب سے دعویٰ کیا گیا کہ گجرات سلم ایریاز (بہتری، کلیئرنس اینڈ ری ڈیولپمنٹ) ایکٹ 1973 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہیں مناسب نوٹس یا بحالی کے بغیر زبردستی بے دخل کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے کا تذکرہ سب سے پہلے جمعرات کو عدالت عظمیٰ کے سامنے کیا گیا تھا، جب پیر (28 اپریل) تک انہدام سے عارضی تحفظ دیا گیا تھا۔ تاہم، جب یہ رپورٹس سامنے آئیں کہ اس کچی بستی میں توڑ پھوڑ کی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہو گئی ہیں، تو درخواست گزار کے وکیل، اے او آر سمترا کماری چودھری نے عبوری راحت نافذ کا مطالبہ کرتے ہوئے معاملے کا دوبارہ ذکر کیا۔

مہاراشٹر حکومت میں نتیش رانے نے پھر دیا متنازعہ بیان

ممبئی (ایجنسی) جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد پورا ملک غصے کی آگ میں جل رہا ہے۔ اس درمیان کچھ لوگ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے کی پرزور کوششیں کر رہے ہیں۔ مہاراشٹر حکومت میں وزیر نتیش رانے نے بھی اپنے ایک متنازعہ بیان کے ذریعہ کچھ ایسی ہی کوشش کی ہے۔ انھوں نے 25 اپریل کو ایک تقریب سے خطاب کے دوران کہا کہ ہندوؤں کو کسی بھی دکاندار سے کچھ خریدنا ہو تو پہلے ان کا مذہب پوچھنا چاہیے۔ دکاندار کو اگر ہنومان چالیسا نہیں آتا ہے تو اس سے سامان کی خریداری نہیں کرنی چاہیے۔ متنازعہ بیانات دینے کے لیے مشہور نتیش رانے نے مذکورہ بالا بیان پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ کے بعد دیا ہے۔

کانپور میں ایک چوک اور پارک کا نام پہلگام حملے میں جان گنوانے والے شبھم دویدی سے ہوگا منسوب

میئر پرمیلا پانڈے نے کیا اعلان

کانپور۔ جموں و کشمیر کے پہلگام میں منگل 22 اپریل کو ہوئے دہشت گردانہ حملے میں ہلاک ہونے والوں میں کانپور کے تاجر شبھم دویدی بھی شامل تھے۔ شبھم کی شادی رواں سال 12 فروری کو ہوئی تھی، پہلگام میں دہشت گردوں نے ان کی اہلیہ کے سامنے ہی انہیں گولی ماردی تھی۔ کانپور شہر کی میئر پرمیلا پانڈے نے کہا کہ شیام نگر میں ایک پارک اور چوک کا نام شبھم دویدی کے نام پر رکھا جائے گا۔ پارک اور چوک کا نام شبھم دویدی کے نام پر رکھنا انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ کانپور میئر نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "اگر شبھم کی اہلیہ ملازمت کرنا چاہیں گی تو انہیں کانپور میونسپل کارپوریشن کنٹریکٹ کی بنیاد پر ملازمت دی جائے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کانپور میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) شیام نگر واقع ایک پارک اور ایک چوک کا نام شبھم دویدی کے نام پر رکھا جائے گا، جن کی پہلگام میں دہشت گردوں نے گولی مار کر قتل کر دی تھی۔" کانپور شہر کی میئر پرمیلا پانڈے، بی جے پی کے کونسلروں، کے ایم سی کے عہدیداروں اور ملازموں نے کے ایم سی کے ہیڈ کوارٹر سے موتی جھیل تک ریلی نکالی، ساتھ ہی پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اور اس کے فوجی جنرل آصف منیر کا پتلا نذر آتش کیا۔ پہلگام میں سیاحوں پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کانپور میئر نے کہا کہ یہ ایک بزدلانہ حرکت ہے۔ دہشت گردوں نے غیر انسانی فعل سرانجام دیتے ہوئے کئی بے گناہ لوگوں کو قتل کر دیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے حملے میں جان گنوانے والوں خراج عقیدت بھی پیش کی۔

پہلگام حملے کے بعد گجرات میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف بڑی کارروائی

1000 سے زائد بنگلہ دیشی حراست میں

گاندھی نگر (ایجنسی) پہلگام حملے کے بعد مرکزی حکومت کی ہدایات پر نہ صرف پاکستانی شہریوں کو وطن واپس بھیجا جا رہا ہے، بلکہ غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف بھی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں گجرات میں 1000 سے زائد بنگلہ دیشی غیر قانونی تارکین وطن کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ریاست کے وزیر داخلہ ہرش سنگھوی نے بتایا کہ سورت اور احمد آباد میں تلاشی مہم کے دوران کئی غیر قانونی تارکین وطن کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، جن کی حوالگی کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وزیر داخلہ نے اس کارروائی کو گجرات پولیس کی سب سے بڑی کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ احمد آباد میں کم از کم 890 اور سورت میں 134 غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے غیر قانونی تارکین وطن کو وارننگ دی ہے کہ وہ پولیس کے سامنے خود سپردگی کر دیں، ورنہ انہیں پکڑ کر ملک بدر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے تارکین وطن کو پناہ دینے والے لوگوں کو بھی قانونی کارروائی کی تنبیہ دی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ تارکین وطن نے گجرات آنے سے قبل ہندوستان کے مختلف علاقوں میں رہنے کے لیے مغربی بنگال سے فرضی دستاویزات کا استعمال کیا۔ ان میں سے کئی لوگ منشیات کی اسمگلنگ اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث ہیں۔ حال ہی میں گرفتار کیے گئے 4 بنگلہ دیشیوں میں سے 2 القاعدہ کے سلیپر سیلس کے طور پر کام کرتے تھے۔ ان بنگلہ دیشیوں کے پس منظر اور گجرات میں ان کی سرگرمیوں کی تحقیقات کی جائے گی۔ ان کی حوالگی سے متعلق سبھی کارروائیاں جلد از جلد مکمل کرنے کے انتظامات کر لیے گئے ہیں۔ وزیر داخلہ ہرش سنگھوی نے کہا کہ ہم ان فرضی دستاویزات کی بھی تحقیقات کریں گے جن کا استعمال ان لوگوں نے ملک کے مختلف حصوں اور گجرات تک پہنچنے کے لیے کیا، ان کے ساتھ ساتھ فرضی دستاویز بنانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

ہریانہ کے نوح میں ہولناک سڑک حادثہ

تیز رفتار گاڑی نے کئی صفائی ملازمین کو کچلا، 6 کی موت

5 شدید زخمی، پی ایم مودی نے نوح میں ایکسپریس وے پر دکھ کا اظہار کیا

گروگرام۔(ایجنسی) ہریانہ کے نوح میں ایکسپریس وے پر دردناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ حادثے میں 6 مزدوروں کی موت ہو گئی ہے جبکہ 5 دیگر شدید طور پر زخمی ہیں۔ تھانہ فیروز پور جھرکا سرحد کے تحت دہلی-ممبئی ایکسپریس وے پر ابراہیم باس گاؤں کے پاس تیز رفتار پک اپ گاڑی نے صفائی کام میں لگے ملازمین کو زوردار ٹکر ماردی، جس سے 6 لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ کئی افراد شدید طور پر زخمی ہو گئے جنہیں قریب کے اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ان کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ حادثے کے بعد جائے واقعہ پر چیخ و پکار مچ گئی۔ مقامی لوگوں نے فوراً پولیس کو اطلاع دی اور زخمیوں کو اسپتال پہنچانے میں مدد کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سڑک پر بھاری بھیڑ جمع ہو گئی۔ ایمبولنس، روڈ سیفٹی ایجنسی کی گاڑی اور پولیس ٹیمیں موقع پر پہنچیں۔ حادثے کی ہولناکی ایسی تھی کہ آس پاس کے لوگوں کی روح کانپ اٹھی۔ کئی لاشوں کے ٹکڑے ہو چکے تھے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہریانہ میں ممبئی-دہلی ایکسپریس وے پر صفائی ملازمین کے ایک گاڑی نے ٹکر کی زد میں آجانے سے ہلاک ہو جانے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے انتہائی دل دہلا دینے والا قرار دیا ہے۔ ہفتہ کو اپنے تعزیتی پیغام میں وزیر اعظم نے کہا، "ہریانہ کے نوح میں حادثہ انتہائی دل دہلا دینے والا ہے۔ میری تعزیت سوگوار کنبوں کے ساتھ ہے۔ بھگوان انہیں اس مشکل وقت میں طاقت دے۔" حادثے میں زخمی ہونے والوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ہریانہ حکومت راحت اور بچاؤ کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

بادشاہ کا فرض ہے عوام کی حفاظت کرنا: بھاگوت

ہندوستان اپنے پڑوسیوں کو نقصان نہیں پہنچاتا، کچھ لوگ نہیں بدلیں گے، چاہے آپ کچھ بھی کریں: آر ایس ایس سربراہ

نئی دہلی۔(یو این آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت نے آج کہا کہ ہندو ثقافت میں دشمن کا قتل بھی آخری حربے کے طور پر اس کی بھلائی کی خواہش کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ بادشاہ کا فرض اپنی رعایا کی حفاظت کرنا ہے اور بادشاہ کو یہ فرض ضرور پورا کرنا چاہیے۔ موہن بھاگوت نے کہا کہ عدم تشدد ہمارا مذہب ہے۔ غنڈوں کو سبق سکھانا بھی ہمارا فرض ہے۔ ہم اپنے پڑوسیوں کی کبھی توہین یا نقصان نہیں کرتے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی برائی کا سہارا لے تو اس کے سوا چارہ کیا ہے؟ ڈاکٹر بھاگوت یہاں پرائم منسٹر میوزیم میں وشو ہندو پریشد کے جوائنٹ جنرل سکریٹری سوامی وگیانانند کی کتاب دی ہندو مینی فیسٹو کی ریلیز کے بعد تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ سرسنگھ چالک نے کہا کہ آج دنیا دو راستوں پر چل رہی ہے لیکن آج دنیا کو تیسرے راستے کی ضرورت ہے۔ پوری دنیا کے مفکرین کو اس بارے میں سوچنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی چند صدیوں میں بہت سے تجربات کیے گئے لیکن کوئی کامیابی نہیں ملی۔ سہولت اور خوشیاں بڑھیں لیکن کوئی حل نہ نکلا۔ زمین ناپاک ہو گئی۔ ترقی ہوئی۔ دنیا کے پیچھے جڑتا ہے، شعور نہیں۔ دنیا نے دونوں طرح کے مترادفات دیکھے ہیں۔ تیسرا مترادف صرف ہندوستان میں ہے۔ ڈاکٹر بھاگوت نے کہا کہ ہندوستان کا فرض ہے کہ وہ انسانیت کو تیسرا آپشن دے اور اسے تیسرا راستہ دکھائے۔ مکمل دینے کی صلاحیت ہماری روایت میں ہے۔ اگر ہم مکمل وژن کی وجہ سے شریمد بھگوت گیتا کے جوہر کو سمجھتے ہیں، تو یہ ہر وقت، جگہ اور حالات سے متعلق ہے۔ تاہم اس بار اس سمت میں پچھلے 12-15 سو برسوں سے کچھ سوچا نہیں گیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک دور تھا جب ہم جلال اور علم کی ٹاپ پوزیشن میں تھے۔ محفوظ اور خوش تھے۔ اونچ نیچ، چھوت چھات، امتیازی سلوک کا کوئی وجود نہیں تھا۔ شاستروں کی بنیاد پر تفریق کا ازالہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب نے ہمیں ان اقدار کی یاد دلائی ہے۔ آنے والے وقت میں یہ ذہن سازی کا باعث بنے گی اور پھر ایک بہتر تفسیر سامنے آئے گی۔

سندھ آبی معاہدہ پر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا بڑا بیان

'ایمانداری سے کہیں تو ہم کبھی بھی اس معاہدہ کے حق میں نہیں رہے'

سری نگر (ایجنسی) پہلگام دہشت گردانہ حملے میں پاکستان کا ہاتھ ہونے کے شبہ میں حکومت ہند نے پاکستان کے خلاف 5 بڑے فیصلے لیے، جن میں سے ایک 'سندھ آبی معاہدہ' کی معطلی ہے۔ حکومت کے اس فیصلے کے بعد پاکستان کی جانب سے بھی اس معاہدہ کے سلسلے میں ردعمل سامنے آ رہے ہیں۔ دریں اثنا جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا بھی 'سندھ آبی معاہدہ' کے حوالے سے ایک بیان سامنے آیا ہے۔ مرکزی حکومت کے فیصلے پر عمر عبداللہ نے جمعہ کو نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان نے کچھ سخت قدم اٹھائے ہیں۔ جہاں تک جموں و کشمیر کا سوال ہے، ہم کبھی بھی سندھ آبی معاہدے کے حق میں نہیں رہے ہیں۔ ہمارا ہمیشہ سے خیال رہا ہے کہ سندھ آبی معاہدہ جموں و کشمیر کے لوگوں کے لیے انتہائی غیر مناسب دستاویز ہے۔" وزیر اعلیٰ عمر عبد اللہ نے پہلگام حملے میں سیاحوں کی حفاظت میں دہشت گردوں سے مقابلہ کرنے والے سید عادل حسین کی جم کر تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "وہ نہ صرف کشمیریت بلکہ کشمیریوں کی مہمان نوازی کی بھی علامت ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نہ صرف انہیں اور ان کے اہل خانہ کو عزت بخشیں، بلکہ ان کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔" واضح ہو کہ پہلگام حملے کے بعد ملک کے کئی ریاستوں میں کشمیری طالب علموں اور تاجروں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے حوالے سے عمر عبداللہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کیا۔

ٹرمپ انتظامیہ غیر ملکی طلباء کی قانونی حیثیت کو بحال کرے گی

امریکا چین کے ساتھ محصولات کے معاہدے پر بات چیت کررہا ہے، ٹرمپ

واشنگٹن، 26 اپریل (یو این آئی) ٹرمپ انتظامیہ غیر ملکی طلباء کی قانونی حیثیت کو بحال کرے گی۔ ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ میں ممکنہ طور پر ہزاروں غیر ملکی طلباء کی اسٹوڈنٹ ویزا رجسٹریشن بحال کر رہی ہے جن کی قانونی حیثیت حال ہی میں اچانک ختم کردی گئی تھی۔ اس فیصلے کا اعلان بوسٹن میں ایک وفاقی جج کے سامنے عدالتی سماعت کے دوران کیا گیا جو انتظامیہ کے اقدامات پر قومی سطح پر مقدمہ چلانے والے بہت سے بین الاقوامی طلباء میں سے ایک کے چیلنج کیے گئے کی سماعت کررہے تھے۔ تقریباً 1.1 ملین غیر ملکی اسٹوڈنٹ ویزا ہولڈرز کے ڈیٹا بیس سے ان کے ریکارڈ ختم کیے جانے کے نتیجے میں ان طلباء کی حیثیت کو منسوخ کردیا گیا تھا جس سے انہیں ملک بدری کے خطرے میں ڈال دیا گیا تھا۔ امریکی امیگریشن لائرز ایسوسی ایشن کے مطابق ٹرمپ کے 20 جنوری کو عہدہ سنبھالنے کے بعد سے 700,4 سے زائد طلباء کے ریکارڈ کو US امیگریشن اور کسٹمز انفورسمنٹ کے زیر انتظام ڈیٹا بیس سے ہٹا دیا گیا ہے جسے اسٹوڈنٹ اینڈ ایکسچینج وزیٹر انفارمیشن سسٹم کہا جاتا ہے۔ ڈیٹا بیس ویزا کی شرائط کی تعمیل پر نظر رکھتا ہے اور غیر ملکی طلباء کے پتے، گریجویشن کی طرف پیش رفت اور دیگر معلومات کو ریکارڈ کرتا ہے۔ ڈیٹا بیس میں رہنے کے لیے، اسٹوڈنٹ ویزا ہولڈرز کو ملازمت کی حدود اور غیر قانونی سرگرمیوں سے گریز جیسی شرائط کی پابندی کرنی ہوگی۔

ٹائم میگزین کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ان کی انتظامیہ چین کے ساتھ محصولات کا معاہدہ کرنے کے لیے بات چیت کررہی ہے، اور چینی صدر شی جن پنگ نے انہیں فون کیا ہے۔ ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق ریپبلکن صدر نے جمعہ کے روز شائع ہونے والے 'ٹائم میگزین' کو انٹرویو میں یہ نہیں بتایا کہ صدر شی جن پنگ نے کب فون کیا اور دونوں رہنماؤں نے کیا بات چیت کی، ٹرمپ نے کہا کہ وہ شی کو فون نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ شی جن پنگ نے فون کیا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ ان کی طرف سے کمزوری کی علامت ہے۔ چین کی وزارت خارجہ نے فوری طور پر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیان پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ واشنگٹن میں بیجنگ کے سفارت خانے کی جانب سے اس بیان کا اعادہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ٹرمپ کے تازہ ترین ریمارکس شائع ہونے سے قبل واشنگٹن پر زور دیا گیا تھا کہ وہ دوطرفہ محصولاتی مذاکرات کے بارے میں 'عوام کو گمراہ کرنا' بند کریں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے انٹرویو میں کہا کہ انہوں نے 200 ٹیرف معاہدے کیے ہیں اور توقع ہے کہ مذاکرات تقریباً 3 یا 4 ہفتوں میں مکمل ہوجائیں گے، جس میں امریکا کو ایک ڈپارٹمنٹ اسٹور سے تشبیہ دی گئی ہے جہاں وہ قیمت مقرر کرتے ہیں، انہوں نے اس طرح کے کسی بھی معاہدے کی تفصیلات نہیں دیں۔ امریکی صدر نے یوکرین میں روس کی جنگ سے لے کر ایران اور سعودی عرب کے ساتھ مشرق وسطیٰ تک عالمی رہنماؤں کے ساتھ مختلف معاہدے کرنے کے اپنے منصوبوں کا بھی ذکر کیا۔ ٹرمپ لڑائی کا فوری خاتمہ چاہتے ہیں اور انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک معاہدے کے قریب ہیں، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی اپنی ڈیڈ لائن ہے جس کی تفصیلات انہوں نے نہیں بتائیں، جب کہ ان کے خصوصی ایلچی نے جمعے کے روز روسی صدر ولادیمیر پیوٹن سے ملاقات کی۔ جمعے کے روز شائع ہونے والے اپنے تبصرے میں ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹائم کو بتایا کہ کریمیا، جسے روس نے 2014 میں یوکرین سے ضبط کیا تھا، ماسکو کے ہاتھوں میں رہے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ کریمیا روس کے پاس رہے گا اور یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی اس بات کو سمجھتے ہیں، اور ہر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ ایک طویل عرصے سے ان کے ساتھ رہا ہے، ٹرمپ کے آنے سے، بہت پہلے سے یہ ان کے ساتھ رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے حوالے سے ڈونلڈ ٹرمپ نے پیشگوئی کی کہ سعودی عرب 'ابراہم معاہدے' میں شامل ہوجائے گا، یہ معاہدے ٹرمپ انتظامیہ نے اپنے پہلے دور حکومت میں اسرائیل اور کچھ خلیجی ممالک کے درمیان کرائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں سعودی عرب، ابراہم معاہدے پر عمل کرے گا اور ایسا ہی ہوگا۔ ایران کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اگر ایران کے جوہری پروگرام پر بات چیت کے نتیجے میں کوئی نیا معاہدہ نہیں ہوتا تو امریکا، ایران پر حملے کی قیادت کرے گا تاہم انہوں نے امید ظاہر کی کہ معاہدہ طے پا سکتا ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا وہ ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای یا صدر مسعود پزشکیان سے ملاقات کے لیے تیار ہیں، ٹرمپ نے جواب دیا کہ بالکل، وہ اگلے ماہ سعودی عرب اور خطے کا دورہ کریں گے۔ امریکی صدر، جنہوں نے انتخابی مہم کے دوران اپنے عہدے کی مدت کو 'انتقام' کے طور پر استعمال کرنے کا وعدہ کیا تھا، انہوں نے قانونی فرمز، غیر ملکی طلبہ اور سابق امریکی عہدیداروں کو نشانہ بنانے کے لیے مقامی سطح پر صدارتی اختیارات کے استعمال کا بھی دفاع کیا۔ انہوں نے 'ٹائم میگزین' کو بتایا کہ 'مجھے کچھ صحیح کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ میرے پاس بہت ساری قانونی کمپنیاں ہیں، جو مجھے بہت پیسہ دیتی ہیں۔' انہوں نے اسٹوڈنٹ ویزا کی منسوخی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ 'وہ احتجاج کر سکتے ہیں، لیکن وہ اسکولوں کو تباہ نہیں کرسکتے، جیسا کہ انہوں نے کولمبیا اور دیگر کے ساتھ کیا تھا۔' یہ پوچھے جانے پر کہ کیا وہ امریکی محکمہ انصاف کو ٹفٹس یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو عسکریت پسند گروپ حماس سے منسلک کرنے کے حوالے سے کسی ثبوت کا انکشاف کرنے کی ہدایت کریں گے، ٹرمپ نے کہا کہ وہ اس خاص معاملے سے آگاہ نہیں ہیں لیکن وہ اس پر غور کریں گے۔ ترک شہری رومیسا اوزترک نے کہا ہے کہ امریکی امیگریشن حکام نے انہیں فلسطین کی حمایت کی بنیاد پر غیر قانونی طور پر گرفتار کیا، جس میں ٹفٹس کے اسٹوڈنٹس اخبار میں ایک مضمون لکھنا بھی شامل ہے۔

ٹرمپ کی سعودی عرب کو 100 ارب ڈالر کے دفاعی معاہدے کی پیشکش کا امکان

امریکا، سعودی عرب کو 100 ارب ڈالر سے زائد مالیت کے ہتھیاروں کے پیکیج (دفاعی معاہدے) کی پیشکش کرنے کے لیے تیار ہے، امریکی صدر کا سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ کا دورہ مئی میں متوقع ہے۔ ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق اس معاملے سے براہ راست واقف 6 ذرائع نے بتایا کہ یہ پیکیج سابق صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ کی جانب سے ریاض کے ساتھ دفاعی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی ناکام کوشش کے بعد سامنے آیا ہے، جس کے تحت سعودی عرب اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کا تصور رکھتا ہے۔ بائیڈن کی تجویز میں چینی اسلحے کی خریداری روکنے اور ملک میں بیجنگ کی سرمایہ کاری کو محدود کرنے کے بدلے میں مزید جدید امریکی ہتھیاروں تک رسائی کی پیشکش کی گئی تھی۔ 'رائٹرز' کو یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ آیا ٹرمپ انتظامیہ کی تجویز میں بھی ایسی ہی شرائط شامل ہیں یا نہیں۔ وائٹ ہاؤس اور سعودی حکومت کے مواصلاتی دفتر نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ ایک امریکی دفاعی عہدیدار کا کہنا تھا کہ صدر ٹرمپ کی قیادت میں سعودی عرب کے ساتھ ہمارے دفاعی تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں، ہمارے سیکیورٹی تعاون کو برقرار رکھنا اس شراکت داری کا ایک اہم جزو ہے اور ہم سعودی عرب کی دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔ امریکا طویل عرصے سے سعودی عرب کو اسلحہ فراہم کرتا رہا ہے۔ سال 2017 میں ٹرمپ نے سعودی عرب کو تقریباً 110 ارب ڈالر کی فروخت کی تجویز پیش کی تھی، 2018 تک صرف 5.14 ارب ڈالر کی فروخت شروع کی جاسکی تھی اور کانگریس نے سعودی صحافی جمال خاشقجی کے قتل کی روشنی میں معاہدوں پر سوال اٹھانا شروع کیا تھا۔ 2021 میں بائیڈن کی قیادت میں کانگریس نے خاشقجی کے قتل پر سعودی عرب کو جارحانہ ہتھیاروں کی فروخت پر پابندی عائد کی تھی اور سعودی عرب پر یمن جنگ ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا تھا، جس میں بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتیں ہوئی تھیں۔ امریکی قانون کے مطابق ہتھیاروں کے اہم بین الاقوامی معاہدوں کو حتمی شکل دینے سے قبل کانگریس کے ارکان کو ان کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

حماس یرغمالیوں کی رہائی اور 5 سالہ جنگ بندی پر مذاکرات کیلئے تیار

غزہ خاک وخون میں غلطاں، شہداء کی تعداد 51400 سے تجاوز کرگئی

غزہ، 26 اپریل (یو این آئی) فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے تمام یرغمالیوں کی ایک ساتھ رہائی اور اسرائیل کے ساتھ پانچ سالہ جنگ بندی معاہدے پر مذاکرات کیلئے اپنی دستیابی ظاہر کر دی۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق حماس عہدے دار نے شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرکت پر بتایا کہ تنظیم بقیہ یرغمالیوں کی ایک ساتھ واپسی کے بدلے فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور 5 سالہ جنگ بندی کیلیے تیار ہے۔ حماس عہدے دار کی جانب سے مذکورہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مزاحمتی تنظیم کا اعلیٰ سطح وفد آج قاہرہ میں ثالثوں سے ملاقات کرنے والا ہے۔ 17 اپریل کو حماس نے عارضی جنگ بندی معاہدے کی مخالفت کرتے ہوئے اسرائیلی تجویز کو مسترد کیا تھا۔ اسرائیل نے تجویز دی تھی کہ حماس 45 روزہ جنگ بندی کے بدلے 10 زندہ یرغمالی رہا کرے۔ حماس کا شروع سے یہی مطالبہ ہے کہ جنگ بندی معاہدے کے تحت تنازعات کے خاتمے، غزہ سے اسرائیلی فوجیوں کا مکمل انخلا، یرغمالیوں کے بدلے فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور غزہ میں انسانی امداد کو فوری داخلے کی اجازت دی جائے۔ دوسری جانب، اسرائیل اپنے یرغمال شہریوں کی رہائی اور غزہ میں حماس و دیگر مسلح گروپوں کو غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ 19 جنوری سے 17 مارچ تک ہونے والی جنگ بندی کے نتیجے میں 33 یرغمالیوں رہا کیے گئے جبکہ اس کے بدلے میں اسرائیلی جیلوں سے تقریباً 1800 فلسطینی قیدیوں کی رہائی ممکن ہوئی۔ 18 مارچ کو جنگ بندی معاہدے کے باوجود اسرائیلی جارحیت دوبارہ شروع ہونے کے بعد سے اب تک کم از کم 2 ہزار 62 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ غزہ پٹی میں گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران 48 فلسطینی شہید اور 168 زخمی ہوئے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق 18 مارچ 2025 سے غزہ پر صیہونی جارحیت کی نئی لہر کے آغاز کے ساتھ ہی غزہ میں 2,062 افراد شہید اور 5,375 زخمی ہوچکے ہیں۔ ان شہداء سمیت، غزہ پٹی میں 7 اکتوبر 2023 کو جب آپریشن طوفان الاقصیٰ شروع ہوا، شہداء کی تعداد 51,439 اور زخمیوں کی تعداد 117,416 تک پہنچ گئی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ متعدد شہداء کی لاشیں گلیوں اور ملبے کے نیچے دبی ہوئی ہیں اور امدادی دستے ان تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے ہیں۔

اسرائیلی فوج کے جبری انخلا نے فلسطینیوں کو غزہ کے ایک تہائی سے بھی کم حصے تک محدود کردیا: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 26 اپریل (یو این آئی) اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین انروا نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج کے جبری انخلا نے فلسطینیوں کو غزہ کے ایک تہائی سے بھی کم حصے تک محدود کردیا ہے۔ فلسطین کے محصور علاقے غزہ میں 7 اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی جارحیت کو اتنا وقت گزر جانے کے باوجود صیہونی فوج کی جانب سے معصوم اور نہتے فلسطینیوں پر جارحیت کا سلسلہ جاری ہے۔ دوسری جانب غزہ میں جبری انخلا کا سلسلہ بھی جاری ہے، اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین انروا کے مطابق اسرائیلی فوج کے جبری انخلا نے فلسطینیوں کو غزہ کے ایک تہائی سے بھی کم حصے تک محدود کردیا ہے۔ ادھر اسرائیل کے غزہ میں بھی حملے جاری ہیں جس کے نتیجے میں مزید 78 فلسطینی شہید اور 168 زخمی ہوگئے۔ مزید برآں عالمی فوجداری عدالت نے اسرائیلی وزیراعظم اور سابق وزیر دفاع کی گرفتاری کے احکامات معطل کرنے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیتن یاہو اور گیلانٹ اشتہاری ہیں لہٰذا درخواست قبول نہیں ہوسکتی۔

ٹرمپ انتظامیہ نے امیگریشن گرفتاریوں میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام لگا کر جج کو گرفتار کرلیا

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی حکام نے وسکونسن کی ایک جج کو گرفتار کرلیا ہے اور ان پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے امیگریشن کے نفاذ کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ اور مقامی حکام کے درمیان بڑھتے ہوئے تنازع میں امیگریشن حکام سے بچنے کے لیے اپنی عدالت میں ایک شخص کی مدد کی تھی۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق امریکی محکمہ انصاف نے مجرمانہ شکایت میں کہا کہ ملواکی کاؤنٹی سرکٹ جج ہنا ڈوگن نے امیگریشن ایجنٹوں کو روکا، جو 18 اپریل کو عدالتی وارنٹ کے بغیر اس شخص کو گرفتار کرنے عدالت کے باہر آئے تھے، اور جج نے اسے جیوری کے دروازے سے باہر نکلنے کی اجازت دے کر گرفتاری سے بچنے میں مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایجنٹوں نے ایڈورڈو فلورس روئز نامی شخص کو عدالت کے باہر سے اس وقت گرفتار کرلیا تھا جب وہ اپنے وکیل کے ساتھ جارہا تھا۔ ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ گرفتار کی گئی جج ہنا ڈوگن ملواکی کی ایک وفاقی عدالت میں مختصر وقت کے لیے پیش ہوئیں، تاکہ سرکاری کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے اور گرفتاری کو روکنے کے لیے ایک شخص کو چھپانے کے الزامات کا سامنا کرسکیں۔ انہیں رہا کردیا گیا تھا اور وہ 15 مئی کو ایک پٹیشن داخل کرنے والی ہیں، ان کی پیشی کے دوران عدالت کے باہر ایک ہجوم جمع ہوگیا، جو نعرے لگا رہا تھا کہ 'جج کو رہا کرو'۔ ہنا ڈوگن بغیر کسی تبصرہ کے عدالت کے دروازے سے باہر نکل گئیں۔ ایک پبلسٹی فرم نے ان کی جانب سے کہا کہ 'جج ڈوگن بھرپور طریقے سے اپنا دفاع کریں گی اور انہیں بری کیے جانے کا انتظار ہے۔' ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے ٹرمپ نے جنوری میں عہدہ سنبھالنے کے بعد امیگریشن کریک ڈاؤن کا آغاز کیا تھا۔ محکمہ انصاف نے وفاقی پراسیکیوٹرز کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس کوشش میں مداخلت کرنے والے مقامی حکام کے خلاف فوجداری مقدمات کی پیروی کریں، اس طرح کی مزاحمت ٹرمپ کے پہلے 2017-2021 کے دور اقتدار کے دوران وسیع پیمانے پر کی گئی تھی۔ اٹارنی جنرل پام بونڈی نے ایک بیان میں کہا کہ کسی بھی جج کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیوں میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے۔ ٹرمپ انتظامیہ کی وفاقی ججوں کے ساتھ بڑھتی ہوئی محاذ آرائی جاری ہے، کیونکہ بہت سے ججز نے ایسے فیصلے جاری کیے جو امیگریشن اور دیگر معاملات میں صدارتی اختیارات کے جارحانہ استعمال کو محدود کرتے ہیں، ریاستی عدالتوں نے اس تنازع میں کم اہم کردار ادا کیا ہے۔ فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) کے ڈائریکٹر کاش پٹیل نے سوشل میڈیا پر کہا کہ ایجنٹوں نے فلورس روئز کی گرفتاری میں مداخلت کرنے پر جج ہنا ڈوگن کو گرفتار کیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے اس پوسٹ کو حذف کردیا جو اس سے قبل کی گئی تھی، جب ڈوگن کے خلاف کیس کو رازداری کے قواعد کی ممکنہ خلاف ورزی کرتے ہوئے وفاقی عدالت میں سیل نہیں کیا گیا تھا۔ سینیٹ کی عدالتی کمیٹی میں سب سے سینئر ڈیموکریٹ سینیٹر ڈک ڈربن نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ 'ہمارے آئین کی حدود کی جانچ جاری رکھے ہوئے ہے' اور جب امیگریشن حکام فوجداری انصاف کے نظام میں 'مداخلت' کرتے ہیں تو یہ گواہوں اور متاثرین کو آگے آنے سے روکتا ہے۔ اس ہفتے وفاقی حکام نے نیو میکسیکو کے ایک سابق جج کو بھی گرفتار کیا اور ان پر شواہد سے چھیڑ چھاڑ کا الزام عائد کیا، عدالتی ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ ایک شخص جس کے بارے میں حکام کا الزام ہے کہ اس کا تعلق وینزویلا کے ایک اسٹریٹ گینگ سے ہے، جج کو اس کی جائیداد پر رہتے ہوئے پایا گیا تھا۔ مجرمانہ شکایت کے مطابق سابق جج جوئل کینو اور ان کی اہلیہ نینسی پر اس وقت فرد جرم عائد کی گئی جب انہوں نے مبینہ طور پر اس شخص کو ایک موبائل فون تباہ کرنے میں مدد کی، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ رکھنے کا ثبوت موجود تھا۔ ریاست کی سپریم کورٹ نے منگل کے روز جوئیل کینو کو ریاست میں جج کی حیثیت سے خدمات انجام دینے سے روک دیا تھا۔ جوئل اور نینسی کینو کے وکلا نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ وسکونسن کیس میں ایک مجرمانہ شکایت میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ ہنا ڈوگن 18 اپریل کو جب سادہ کپڑوں میں ملبوس امیگریشن ایجنٹ پہنچے تو یہ 'مضحکہ خیز' تھا اور کہا گیا تھا کہ وہ فلورس روئز کی عدالت چھوڑنے کے بعد انہیں گرفتار کرنا چاہتے ہیں، جہاں انہیں گھریلو تشدد سے متعلق بدسلوکی کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ باہر کوریڈور میں بات کرتے ہوئے انہوں نے ایجنٹوں سے پوچھا کہ کیا ان کے پاس ان کی گرفتاری کے لیے عدالتی وارنٹ موجود ہے، تو انہوں نے انہیں بتایا کہ وارنٹ موجود نہیں، صرف ہوم لینڈ سیکیورٹی ڈپارٹمنٹ کے جاری کردہ انتظامی وارنٹ ہیں۔

سعودی ایئرلائن کی نئی پیش کش
جدید ٹھنڈا احرام متعارف، حجاج کے لیے خاص سہولت

جدہ (ایجنسی) سعودی ایئرلائن 'السعودیہ' نے ایک انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے دنیا کا پہلا ہائی ٹیک احرام متعارف کرایا ہے، جسے خاص طور پر حج وعمرہ کی ادائیگی کے دوران جسم کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں خصوصی کولنگ منرلز، پسینہ جذب کرنے والا کپڑا اور تیزی سے سوکھنے والی خصوصیات شامل ہیں جو جلد کے درجہ حرارت کو 1 سے 2 ڈگری سیلسیئس تک کم کرسکتی ہیں۔ یہ احرام نہ صرف مردوں بلکہ خواتین کے لیے بھی اسلامی اصولوں کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے اور یہ سورج کی شعاعوں سے تحفظ بھی فراہم کرے گا۔ اسے امریکی کمپنی نے تیار کیا ہے جبکہ تخلیقی ڈیزائن کی ذمہ داری بین الاقوامی برانڈنگ کمپنی نے لی ہے۔ یہ منصوبہ سعودی ایئرلائن کے تعاون سے مکمل ہوا ہے۔ السعودیہ کے نائب صدر برائے مارکیٹنگ، عصام اخون بے نے کہا کہ ''ہم اپنے مہمانوں کے سفر کو زیادہ آرام دہ اور بامقصد بنانے کے لیے مسلسل اختراعات پر کام کرتے ہیں۔ یہ احرام اس عزم کی عملی مثال ہے۔'' اس کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنی کے مطابق یہ خیال صرف برانڈ کو نیا روپ دینے کے لیے نہیں بلکہ حجاج کے لیے ایک مثبت تبدیلی لانے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ احرام کو تیار کرنے والی کمپنی کی سی ای او میری۔ کیتھرین کولب نے اسے ایک اہم موقع قرار دیا ہے اور امید ظاہر کی کہ ان کا ٹیکنالوجی سے بھرپور کپڑا حجاج کے لیے سہولت کا باعث بنے گا۔ یہ احرام جون 2025 سے السعودیہ کے مہمانوں کے لیے دستیاب ہوگا۔ تاہم، خبر میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ احرام حجاج کو مفت فراہم کیا جائے گا یا فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی قیمت یا دستیابی کے طریقے کا ذکر موجود ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ سہولت تمام حجاج کے لیے ہوگی یا صرف مخصوص زمرے کے مسافروں تک محدود ہوگی۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حج کا سیزن قریب ہے اور لاکھوں عازمین فریضہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایسے میں جدید اور آرام دہ احرام کی پیشکش، خاص طور پر شدید گرمی میں، ایک اہم اور خوش آئند پیش رفت ہے۔ اس اقدام سے السعودیہ ایئرلائن نہ صرف اپنی خدمات کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کررہی ہے بلکہ حجاج کے روحانی سفر کو زیادہ آرام دہ اور قابل توجہ بنانے کی بھی سعی کررہی ہے۔

بلوچستان کے ضلع ژوب خیبر پختونخوا کے ضلع سوات کے شہر مینگورہ اور گردونواح میں زلزلے کے جھٹکے

کوئٹہ، 26 اپریل (یو این آئی) بلوچستان کے ضلع ژوب میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے جس کے باعث لوگ خوفزدہ ہوگئے۔ اسی کے ساتھ مینگورہ اور اطراف میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں جس کی شدت ریکٹر اسکیل پر 5 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کے باعث لوگ خوفزدہ ہوکر گھروں سے باہر نکل آئے اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ زلزلہ کوہ پیما مرکز کے مطابق زلزلے کی زیر زمین گہرائی 130 کلومیٹر تھی جب کہ زلزلے کا مرکز کوہ ہندوکش افغانستان تھا۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق زلزلے کی شدت 4 اعشاریہ 9 اور گہرائی 30 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کا مرکز ژوب سے 70 کلومیٹر جنوب مشرق میں تھا۔ زلزلے کے باعث لوگ خوفزدہ ہوکر گھروں سے باہر نکل آئے اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ واضح رہے کہ 19 اپریل کو وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور پنجاب اور خیبر پختونخوا کے مختلف شہروں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ ڈان نیوز کے مطابق اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، پشاور، مانسہرہ، ہزارہ ڈویژن، سوات، نوشہرہ، مالاکنڈ، لوئر دیر، ایبٹ آباد، شانگلہ، کرک، ہری پور اور گردونواح میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ بین الاقوامی زلزلہ پیما مرکز کے مطابق زلزلے کی شدت 9.5 اور گہرائی 69 کلومیٹر تھی، جبکہ زلزلہ سرینگر اور افغانستان کے شہر جلال آباد تک محسوس کیا گیا۔

پوپ فرانسس کی آخری رسومات آج ادا کی جائیں گی

ویٹی کن، 26 اپریل (یو این آئی) پوپ فرانسس کی آخری رسومات آج ادا کی جائیں گی۔ مسیحی دنیا کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس کی آخری رسومات آج ویٹی کن سٹی میں ادا کی جائیں گی، جس میں دنیا بھر سے اعلیٰ حکام اور بین المذاہب وفود کی بڑی تعداد شرکت کررہی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی پوپ کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے روم پہنچ گئے ہیں، برطانیہ کے وزیراعظم، فرانس کے صدر اور دیگر عالمی رہنما بھی ویٹی کن پہنچ چکے ہیں، اس موقع پر سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں اور ویٹی کن کو انتہائی حساس زون قرار دیا گیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل کے سخت ناقد پوپ فرانسس کی آخری رسومات میں نیتن یاہو حکومت اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجے گی۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز نے رپورٹ کیا ہے کہ اسرائیلی حکومت اپنے کسی رہنما کو آنجہانی پوپ کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے نہیں بھیجے گی۔ غزہ پر اسرائیل کی جنگ کے دوران وزیراعظم نیتن یاہو اور ان کی حکومت کے وزرا پوپ پر سخت تنقید کرتے تھے، کیوں کہ فرانسس شہریوں کے قتل اور امداد روکنے کے بارے میں آواز اٹھا رہے تھے۔ فرانسس غزہ پر اسرائیل کی جنگ کے ایک کھلے عام ناقد تھے اور جنگ بندی کا باقاعدہ مطالبہ کرتے تھے، ماہر سیاسیات اور فلسطین لبریشن آرگنائزیشن کے سابق مشیر زاویر ابوعید کا کہنا ہے کہ فرانسس کی موت سے فلسطینیوں نے ایک عزیز دوست کھو دیا ہے جسے وہ اپنے حق خودارادیت کا ایک کٹر محافظ قرار دیتے ہیں۔

سعودی عرب میں عازمین حج کے لیے نسک کارڈز کی تقسیم شروع

ریاض، 26 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارت حج وعمرہ نے رواں برس عازمین حج کے لیے نسک کارڈز کی تقسیم شروع کردی ہے، اب تک ایک لاکھ 50 ہزار کارڈز جاری کیے جاچکے ہیں۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق وزارت حج وعمرہ کی جانب سے نسک کارڈ انتہائی اعلیٰ معیار کے پرنٹنگ کمپنی میں تیار کیے جارہے ہیں جس میں بہترین سکیورٹی فیچرز کو شامل کیا گیا ہے۔ رواں برس کے لیے تیار کیے جانے والے نسک کارڈز کی خاص بات یہ ہے کہ گراؤنڈ پر موجود سکیورٹی اہلکار اس کی جانچ آسانی سے کرلیں گے۔ کارڈ میں عازم حج کی تمام معلومات موجود ہیں جن میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور مشاعر مقدسہ (منیٰ، عرفات اور مزدلفہ) کے ایڈریس اور کمپنی کے بارے میں مکمل معلومات و اہم ٹیلی فون نمبر کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ عازمین حج کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ بیرون مملکت سے آنے والے عازم حج کو ان کا کارڈ مملکت پہنچتے ہی دیا جاتا ہے جبکہ اندرون مملکت سے داخلی حجاج کے لیے کارڈ حج ایام شروع ہونے سے چند دن قبل دیے جائیں گے۔ واضح رہے کہ سعودی عرب کے وزارت سیاحت نے ٹور آپریٹرز کو اہم ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اندرون یا بیرون مملکت سے حج ویزے کے علاوہ کسی اور ویزے پر آنے والوں کے لیے یکم ذی القعدہ بمطابق 29 اپریل 2025 سے مکہ مکرمہ میں رہائش کی بکنگ نہ کی جائے۔ حج سیزن کا باقاعدہ آغاز 29 اپریل 2025 سے ہوگا، بیرون مملکت سے عازمین حج کی پہلی پرواز 29 اپریل کو مملکت میں داخل ہوگی، جس کے بعد یومیہ بنیادوں پر عازمین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ وزارت سیاحت کی جانب سے ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے غیر ملکی جن کے پاس 'مکہ پرمٹ' ہے یا حج ویزے پر آنے والے عازمین کے علاوہ کسی کے لیے بھی مکہ مکرمہ کے کسی ہوٹل میں ٹھہرنے کی بکنگ نہ کی جائے بصورت دیگر کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ خیال رہے سعودی عرب میں وزارت داخلہ کی جانب سے حج سیزن کے حوالے سے جاری ضوابط میں کہا گیا تھا کہ رواں برس حج کے ایام قریب آنے کے بعد اجازت نامے کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخلے پر پابندی عائد کردی ہے، پرمٹ رکھنے والے افراد کے علاوہ کسی شخص کو مکہ مکرمہ نہیں جانے دیا جائے گا۔

جھانسی ضلع اسپتال: اطفال وارڈ میں آگ لگنے سے افرتفری

وارڈ میں 15 سے 16 بچے داخل تھے اور آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں بھگدڑ مچ گئی

جھانسی، 26 اپریل (یو این آئی) اترپردیش کے جھانسی ڈسٹرکٹ اسپتال میں ہفتہ کی دوپہر اس وقت زبردست خوف و ہراس پھیل گیا جب ضلع اسپتال کے بچوں کے وارڈ کی چھت پر آگ لگ گئی، جس سے وارڈ میں داخل بچوں کے رشتہ داروں میں بھگدڑ مچ گئی۔ گھر والوں کو اپنے بچوں کے ساتھ گھبراہٹ میں باہر نکلتے دیکھا گیا۔ اسپتال انتظامیہ نے فوری طور پر فائر بریگیڈ کو واقعے کی اطلاع دی اور اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پالیا۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا اس وقت وارڈ میں 15 سے 16 بچے داخل تھے اور آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں بھگدڑ مچ گئی، ہر کوئی اپنے بچے کو بحفاظت وارڈ سے باہر نکالنے کی کوشش میں مصروف نظر آیا۔ تاہم اس واقعے میں کوئی بچہ زخمی نہیں ہوا، سبھی محفوظ ہیں۔ اس حوالے سے قائم مقام سی ایم ایس اروندکمار سونی نے بتایا کہ گرمی کی وجہ سے درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے شاید تاروں اور درخت کے سوکھے پتوں کے درمیان شارٹ سرکٹ ہوا اور چھت پر پڑے میٹریل میں آگ لگ گئی جس پر فائر بریگیڈ کی مدد سے بروقت قابو پالیا گیا۔ فوری کارروائی کے باعث وارڈ میں داخل 15 سے 16 بچے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ تمام بچوں کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرایا گیا ہے۔ صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کی تحقیقات کی جائیں گی اور اگر کوئی غفلت کا مرتکب پایا گیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس دوران پولیس انتظامیہ بھی جلد بازی میں موقع پر پہنچ گئی۔ ایس پی سٹی گیانیندر کمار سنگھ، سی او سٹی سنیہا تیواری اور کوتوال موقع پر پہنچ گئے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال جھانسی کے مہارانی لکشمی بائی میڈیکل کالج کے نکووارڈ میں آگ لگنے سے تقریباً ڈیڑھ درجن بچوں کی موت ہو گئی تھی۔ اس واقعہ کی وجہ سے کافی دیر تک لوگوں میں خوف کا ماحول دیکھا گیا اور آج ضلع اسپتال کے چلڈرن وارڈ کی چھت پر لگی آگ کو دیکھ کر وارڈ میں داخل بچوں کے لواحقین میں شدید خوف وہراس پھیل گیا کیونکہ میڈیکل کالج کے واقعہ کا خوف تازہ ہو گیا۔

کے جی ایم یو میں ناجائز قبضے ہٹانے گئی ٹیم پر حملہ، کئی ڈاکٹر زخمی، کئی تھانوں سے بلائی گئی پولس

لکھنؤ:26اپریل(پی این ایس) ہفتہ کو لکھنؤ کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کے اندر ناجائز قبضہ ہٹانے گئی ٹیم پر حملہ کیا گیا۔ اس میں کئی ڈاکٹرز زخمی ہوئے۔ جس کے بعد ماحول گرم ہوگیا۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے قریبی تھانوں کی پولیس کو طلب کر لیا گیا۔ کے جی ایم یو کے آئی ڈیپارٹمنٹ کیمپس میں غیر قانونی قبضہ پھیل گیا ہے۔ پروکٹریل بورڈ کی ایک ٹیم ہفتہ کو اسے ہٹانے گئی تھی۔ کے جی ایم یو انتظامیہ کے مطابق یہ کام مکمل طور پر قانونی طریقے سے اور انتظامیہ کی ہدایات کے مطابق کیا جارہا تھا۔ اس دوران ٹیم پر منصوبہ بند طریقے سے حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں ریڈیو ڈائیگنوسس ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹر درگیش دویدی اور ڈاکٹر انیت پریہار شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ کئی اور لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ واقعے کے بعد تمام ڈاکٹرز اور اسٹاف موقع پر جمع ہو گئے اور واقعے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ موقع پر بڑی تعداد میں پولیس کو طلب کر لیا گیا۔ کے جی ایم یو کیمپس میں کئی جگہوں پر غیر قانونی قبضے ہیں جن میں آئی ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں توسیع کے ساتھ ساتھ بہت سی سہولیات میں اضافہ کا کام پھنس گیا ہے۔

پہلگام حملے پر امت شاہ استعفیٰ دیں: پرمود تیواری

پرتاپ گڑھ 26 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے پرتاپ گڑھ ضلع میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور راجیہ سبھا کے ڈپٹی لیڈر پرمود تیواری نے کشمیر پہلگام بیسرن میں ہوئے حملے کے حوالہ سے مرکزی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے وزیر داخلہ امت شاہ سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ مسٹر تیواری نے کہا کہ کیا وزیر داخلہ کو برطرف کرکے وزیر اعظم اپنا 56 انچ سینہ دکھا سکیں گے۔ انہوں نے جموں کشمیر کے پہلگام میں ہوئے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ حملہ قرار دیا اور کہا کہ یہ ہمارے ملک کی سالمیت اور خودمختاری کا معاملہ ہے اور حکومت ہند کو اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے فیصلہ کن اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردانہ حملے کے وقت سی آر پی ایف کا ایک بھی جوان سیکورٹی کے لیے کیوں موجود نہیں تھا سیاحوں کے ساتھ خونی کھیل کھیلا جارہا تھا لیکن انہیں بچانے کے لیے کوئی کیوں نہیں آیا، انٹیلی جنس کی سنگین غلطی کہاں ہوئی؟ ان تمام سوالوں پر وزیر داخلہ امت شاہ جی نے میٹنگ میں چوک تسلیم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں حوالدار علی شیخ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے جموں کے اودھم پور میں دہشت گردوں سے لڑتے ہوئے عظیم قربانی دی اور شہید ہو گئے۔ مسٹر تیواری نے کہا کہ ریاست میں بجلی کے سرچارج میں 24.1 روپے کا اضافہ کردیا گیا ہے جسے اس سال اپریل میں نافذ کیا جائے گا، اس سے عوام پر بوجھ بڑھے گا اور یہی حکومت بجلی کے محکمے کو اپنے نجی دوستوں کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔ ہم اس کی نجکاری کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی منڈی میں خام تیل سستا ہو گیا ہے، اب میرا مطالبہ ہے کہ پیٹرول کی قیمت میں فی لیٹر تقریباً 20 روپے فی لیٹر کمی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یونین پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کرکے سومیا شرما اور اناپورنا مشرا نے پرتاپ گڑھ کی فکری صلاحیت کا پرچم بلند کیا ہے، میں انہیں دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

بستی میں سنیتا قتل کیس حل، تین افراد گرفتار

بستی، 26اپریل (یو این آئی) اترپردیش کے بستی ضلع کے کوتوالی تھانے کی پولیس نے سنیتا قتل کیس کا انکشاف کرتے ہوئے تینوں ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ تفصیلات بتاتے ہوئے پولس ذرائع نے بتایا کہ سنیتا کو کچھ دن پہلے کوتوالی تھانہ علاقہ کے سرائے گھاٹ مشرا ولیا گاؤں میں پیٹ پیٹ کر قتل کردیا گیا تھا۔ واقعے کا پردہ فاش کرنے کے لیے پولیس ٹیم تشکیل دی گئی۔ ہفتہ کو کوتوالی تھانے کی پولیس نے اس واقعہ کا انکشاف کیا اور نوہر چودھری (شوہر)، وِدیاوتی عرف سنتولا اور لکشمی ساکن سرائے گھاٹ مشرا ولیا گاؤں کو راج چک موڑ پلٹ کے قریب سے گرفتار کیا۔ پولیس ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ متوفیہ سنیتا بھور زنجن پور گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اس کے شوہر کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا۔ اس کی شادی کچھ دنوں کے بعد نوہر سے ہو گئی۔ نوہر پہلے سے شادی شدہ تھا۔ دو بیویاں ہونے کی وجہ سے ہر وقت لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ وقوعہ کے روز مار پیٹ کا ایک واقعہ بھی پیش آیا تھا۔ بہنوئی اور اس کی بیوی اور بیٹی نے مل کر سنیتا کے سر پر لکڑی کا ڈنڈا مارا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ پولیس نے تینوں گرفتار ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں جیل بھیج دیا ہے۔

انجینئر محمد غفران کا انتقال

لکھنؤ: 26اپریل علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ کے نائب صدر انجینئر محمد غفران مختصر علالت کے بعد سنیچر کی صبح بعمر 72 سال وفات پا گئے۔ انجینئر محمد غفران نے سن 1968 سے 1976 تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد یو پی پاور کارپوریشن سے وابستہ ہوگۓ، جہاں چیف انجینئر کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنی زندگی سماجی، تعلیمی و دیگر ملی کاموں کے لئے وقف کردی۔ وہ اموبا لکھنؤ کے علاوہ مختلف سماجی تنظیموں و تعلیمی اداروں سے بھی وابستہ رہے جن میں الہدیٰ ماڈل اسکول، سرسید فاؤنڈیشن لکھنؤ، پرواز فاؤنڈیشن، ہیل انڈیا، انسٹی ٹیوٹ فار سوشل ہارمنی اینڈ اپلفٹمنٹ (اشو)، شولڈر ٹو شولڈر وغیرہ شامل ہیں۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔ مرحوم کی تدفین بعد نماز عصر اجریاؤں گومتی نگر واقع قبرستان گنج شہیداں میں عمل میں آئی۔ انکی رحلت پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اموبا لکھنؤ کے صدر سید محمد شعیب نے اپنے ذاتی خسارے سے تعبیر کیا اور کہا کہ وہ اموبا کے نائب صدر ہی نہیں بلکہ تنظیم کے ایک اہم ستون تھے۔ ایسوسی ایشن کے سرپرست ڈاکٹر سہیل فاروقی نے کہا انکا تقریباً چالیس سال پرانے ساتھی کے بچھڑ جانے کا غم ناقابل بیان ہے۔

مجلس مذاکرہ ومشاعرہ ۲۹ اپریل کو

لکھنؤ ۲۶اپریل بمسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام سینٹ روز پبلک اسکول، گڑھی پیر خاں، ٹھاکر گنج میں سیّد عابد نذر نظر کی شعری خوبیوں، صفات اور کمالات پر مجلس مذاکرہ ومشاعرہ ۲۹ اپریل بروز منگل بوقت ۳:۳۰ بجے سہ پہر ہوگا۔ سوسائٹی کے روح رواں ڈاکٹر منصور حسن خاں کے بموجب اس جلسہ کی صدارت امیر مہدی (چیف ایڈیٹر روزنامہ صحافت، برمنگھم، برطانیہ) کریں گے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر عباس رضا نیر (شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی) اور مہمانِ ذی وقار ایس ایم اے رضا زیدی (آئی ٹی ایس (ریٹائرڈ جی ایم) شرکت کریں گے۔ نظامت کا فریضہ رضوان احمد فاروقی انجام دیں گے۔ سوسائٹی کے سرپرست ڈاکٹر ثروت تقی نے محبانِ اردو سے وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت کی گزارش کی ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس میں داخلے جاری

لکھنؤ۔26اپریل۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے ایم اے پروگرام (اردو، عربی، انگریزی، فارسی اور ہندی) میں داخلہ فارم 4/جون 2025 تک بھرے جاسکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سال سے لکھنؤ کیمپس میں ایم اے ہندی پروگرام بھی شروع کیا جارہا ہے۔ پی ایچ ڈی اور دیگر مقابلہ جاتی پروگراموں میں آن لائن داخلہ فارم 13 مئی تک بھرے جاسکتے ہیں۔ داخلے کے خواہش مند طلبہ و طالبات اس لنک manuuceo.inregularadmission/ پر جاکر آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم کیمپس آکر فارم بھرنا چاہے تو یہ سہولت یہاں بھی دستیاب ہے۔ یہ اطلاع مانو لکھنؤ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے دی ہے۔ کیمپس کی انچارج نے بتایا کہ یونی ورسٹی کی ویب سائٹ اور پراسپیکٹس میں تمام تفصیلات درج ہیں۔ پی ایچ ڈی پروگرام کے ٹسٹ کا رزلٹ 27 جون کو آئے گا۔ ضروری معلومات کے لیے 0522-4628865 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

نواب عظمت علی خان گرلز انٹر کالج مظفّر نگر کے سو فیصد نتائج

مظفرنگر، 26اپریل (یواین آئی) نواب عظمت علی خان گرلز انٹر کالج مظفر نگر نے اپنی گزشتہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے 100 فیصد رزلٹ کے ساتھ ضلع میں اپنا شاندار مقام درج کرایا۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق ہائی اسکول (انگلش میڈیم) کی طالبہ حمیرا گور بنت راشد حسن نے 90.33 ٪ حاصل کر کے اسکول میں پہلا مقام حاصل کیا حمیرا گور نے چار مضامین میں 90 ٪ نمبر سے زیادہ حاصل کیے اور تمام مضامین میں ڈسٹنکشن حاصل کرکے اسکول کا نام روشن کیا جو واقعی قابل فخر قابل مبارکباد ہے اسکے علاوہ اسکول کی ٹاپ ٹین طالبات حمیرا گور بنت راشد حسن، مریم بنت محمد ریحان عظیم، بشریٰ علیم بنت محمد علیم، عائیشہ پروین بنت محسن، زکیہ فرہاد بنت محمد غیاث الدین، کنزا انور بنت شہزاد خان، لائبہ بنت تعظیم، شاہ بنت امیر احمد، ادیبہ ہاشمی بنت ناحد، صوفیہ بنت محمد یوسف نے اپنا نام درج کرایا۔ ہائی اسکول کی تمام طالبات نے شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے کل ملاکر 1090 ڈسٹنکشن حاصل کیں۔ نواب عظمت علی خان گرلز انٹر کالج کے انگلش میڈیم برانچ نے اپنے گزشتہ سال کے رزلٹ کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی 100 ٪ رزلٹ کو دہرایا اس سال 115 طالبات نے شرکت کی اور تمام طالبات نے فرسٹ ڈویژن حاصل کرکے اپنی گزشتہ سال کی کامیابی کو قائم رکھا انگلش میڈیم برانچ کی طالبات نے سبھی مضامین میں 390 ڈسٹنکشن حاصل کرکے اسکول کو ایک امتیازی حیثیت دلائی۔ جبکہ ہندی میڈیم سے 443 طالبات نے امتحان میں شرکت کی جس میں 700 ڈسٹنکشن حاصل کی۔ اسکے علاوہ گزشتہ سالوں کی طرح نواب عظمت علی خان گرلز انٹر کالج کے انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ بھی شاندار رہا، 341 طالبات نے امتحان میں شرکت کی تمام طالبات نے فرسٹ ڈویژن سے کامیابی حاصل کی اور 677 مضامین میں ڈسٹنکشن حاصل کرکے کالج اور والدین کا نام روشن کیا انم بنت انتظار نے 86.80 ٪ نمبرات کے ساتھ سبھی مضامین میں ڈسٹنکشن حاصل کرکے کالج ٹاپ کیا اس کے علاوہ کالج کے انٹرمیڈیٹ کی ٹاپ پانچ میں انم بنت انتظار، مصباح بنت شاہنواز، شبی فاطمہ بنت محمد میاں، امیمہ شاہ بنت عبداللہ، عاتکہ بنت محمد شاہد شامل ہیں۔ اس موقع پر انگلش میڈیم کی برانچ ہیڈ فرح بتول نے تمام طالبات کو شاندار رزلٹ کے لیے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ نواب عظمت علی خان گرلز انٹر کالج انگلش میڈیم کا اس سال کا رزلٹ بھی گزشتہ سال کی طرح شاندار رہا۔ انہوں نے سبھی طالبات کے والدین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شہر کے شہرت یافتہ انگلش میڈیم اسکولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بچیوں کو ہمارے یہاں داخل کرایا اور الحمدللہ آج اس کے بہتر نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس موقع پر کالج کی پرنسپل صفیہ رئیس نے کہا کہ کسی قوم کے عروج اور ترقی میں تعلیم بنیادی کردار ادا کرتی ہے کسی قوم کے روشن مستقبل کا اندازہ اس کی معیاری تعلیم سے لگایا جاسکتا ہے، لہٰذا آج ہماری طالبات نے معیاری رزلٹ دیکر اس بات کو ثابت کر دیا کہ ہماری بیٹیاں ضلع میں کسی سے کم نہیں ہیں، خوشی کے اس موقع پر پرنسپل نے سبھی طالبات اور اُنکے والدین اور اسٹاف کو بہت بہت مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے اُنکے روشن مستقبل کے لیے دعا کی۔ اس موقع پر عالمی شہرت یافتہ شاعر، ماہر تعلیم اور کالج کے مینیجر ڈاکٹر نواز دیوبندی نے کہا کہ ہمارے ہندی میڈیم اور انگلش میڈیم کالج میں ہزاروں بیٹیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور تقریباً 21 سالوں سے مسلسل کالج کا رزلٹ معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ 100 فیصد رہتا ہے، کالج کے رزلٹ کیلئے تمام طالبات اُنکے والدین، کالج کی پرنسپل اور اسٹاف کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نسلوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لیے اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہوگا بیٹیاں ہماری قوم اور ملک کے مستقبل کو ایک نئی بلندی عطا کرسکتی ہیں لہٰذا ہمیں بیٹوں کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹیوں کی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دینی ہوگی، اچھی بیٹی، اچھی بہن اور اچھی ماں بہترین معاشرے کی بنیاد ہیں اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ہم نے ملکی نگر اور نیازو پورا میں بھی انگلش میڈیم اسکول قائم کیے ہیں۔

جلالپور میں عظیم الشان مشاعرہ وکوی سمّیلن آج

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) ادب، تعلیم اور گنگا جمنی تہذیب کے گہوارے جلالپور میں ملک کی وحدت اور ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ادب شالہ انور جلالپوری ویلفیئر فاؤنڈیشن اور ہمدرد قبیلہ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے 27 اپریل بروز اتوار نگپور روڈ پر ایک شاندار کوی سمّیلن مشاعرہ منعقد ہوگا۔ یہ تقریب شہر کی ادبی وثقافتی روایات کو نئی بلندیوں تک لے جائے گی، جہاں ملک بھر سے نامور شعراء اور ادیب اپنے فکر انگیز کلام سے سامعین کو محظوظ کریں گے۔ اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی بھارتیہ جنتا پارٹی کے سابق ضلع صدر ڈاکٹر متھلیش ترپاٹھی اور مہمانِ ذی وقار بلاک پرمکھ باسکاری سنجے سنگھ، سید فیضان اشرف (چاند میاں)، ڈاکٹر ظہیر احمد ہوں گے، جو اپنی موجودگی سے تقریب کی رونق کو دوبالا کریں گے۔ مشاعرے میں شرکت کرنے والے ممتاز شعراء میں بھال چندر ترپاٹھی، جمیل خیرآبادی، خورشید حیدر مظفر نگر، سنتوش سنگھ (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ آفیسر، ضلع شاملی)، چاندنی شبنم، غیبی جونپوری، کاوش ردولوی، رینا تیواری، نظام بنارسی، ابھے سنگھ نربھیک، عرشی بستوی، پرمیھا یادو، ہلچل ٹانڈوی، سریش اکیلا، ایوب وفا اعظم گڑھ، مظہر جلالپوری، سنیل کمار گلزار اور دیگر شامل ہیں۔ ان کے کلام سے ادب کے شائقین کو ایک ناقابلِ فراموش تجربہ حاصل ہوگا۔ ڈاکٹر حسن سعید اور صدام حسین نے اس پروگرام کی تیاریوں کو حتمی شکل دیتے ہوئے کہا کہ یہ مشاعرہ جلالپور کی ادبی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے تمام شہریوں سے اس تقریب میں بھرپور شرکت کی اپیل کی ہے تاکہ ادب وثقافت کے اس جشن کو کامیاب بنایا جا سکے۔ یہ تقریب نہ صرف شہر کی گنگا جمنی تہذیب کو اجاگر کرے گی بلکہ قومی یکجہتی کے پیغام کو بھی تقویت بخشے گی۔

پہلگام حملہ: 100 سے زائد پاکستانی یوپی سے اپنے وطن واپس

طویل مدتی ویزا والے ابھی واپس نہیں جائیں گے

لکھنؤ:26اپریل (پی این ایس) پہلگام حملے کے بعد ریاست سے پاکستانی شہریوں کی واپسی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ان کی تعداد کے حوالے سے صورتحال ابھی واضح نہیں ہے تاہم حکام کے مطابق شارٹ ٹرم ویزے پر آنے والے 50 پاکستانی شہریوں سمیت 100 کے قریب افراد نے اپنے ملک واپس جانا شروع کر دیا ہے۔ جمعہ کی دیر شام گئے، وزارت داخلہ نے اس سلسلے میں تمام ریاستوں کو نئی ہدایات بھی جاری کیں، جس میں سفارتی اور طویل مدتی ویزا رکھنے والوں کو راحت دی گئی ہے۔ اس معاملے میں صورتحال ہفتہ کو واضح ہو سکتی ہے۔ ڈی جی پی پرشانت کمار نے کہا کہ اس حوالے سے تمام اضلاع میں کارروائی کی جارہی ہے، جلد درست اعداد و شمار سامنے آئیں گے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ پاکستان سے لوگ 16 قسم کے ویزوں کے ساتھ ہندوستان آتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو طویل مدتی، مختصر مدت اور طبی ویزوں پر آرہے ہیں۔ جن کی تعداد 1200 کے قریب بتائی جاتی ہے۔ شارٹ ٹرم ویزے پر آنے والے تقریباً 50 افراد کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ ان سب کو ہفتہ تک ملک چھوڑنا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ زیادہ تر پاکستانی شہری مغربی اتر پردیش سے واپس آرہے ہیں۔ اضلاع سے موصولہ اطلاع کے مطابق لکھنؤ سے 8، بلند شہر سے 5، سہارنپور سے 12، امروہہ سے 2 اور علی گڑھ سے 3 کو واپس بھیجا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر اضلاع سے بھی پاکستانی شہریوں کو واپس بھیجنے کا عمل جاری ہے۔ اس سلسلے میں اضلاع کا ایل آئی یو یونٹ کارروائی کر رہا ہے تاہم سیکورٹی کے نقطہ نظر سے اسے انتہائی خفیہ رکھا جارہا ہے۔ حکام کے مطابق تقریباً 1200 پاکستانی شہری مختلف ویزوں پر ریاست میں آئے ہیں جن میں سے وزیٹر ویزے کے حامل افراد کو 26 اپریل تک واپس جانا ہوگا۔

سیتاپور: 12ویں میں فیل ہونے پر طالبہ نے پی لی زہریلی چیز

سیتاپور:26اپریل (پی این ایس) اترپردیش کے سیتاپور میں انٹرمیڈیٹ میں فیل ہونے کے بعد جمعہ کی رات ایک طالبہ نے زہریلی چیز کھالی۔ اطلاع ملتے ہی گھر والے اسے سی ایچ سی لے گئے۔ وہاں اس کی حالت نازک دیکھ کر ڈاکٹروں نے اسے ضلع اسپتال ریفر کردیا۔ یہ واقعہ پسواں تھانہ علاقہ کے تحت پریم پور گاؤں میں پیش آیا۔ گاؤں کی رہنے والی انجلی مشرا (18) انٹرمیڈیٹ کی طالبہ تھی۔ اس نے ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کی۔ بورڈ کے امتحانی نتائج کا اعلان جمعہ کو کیا گیا۔ وہ اس میں ناکام ہو گیا تھا۔ ماں سنیتا نے بتایا کہ نتائج آنے کے بعد سے انجلی خاموش تھی۔

گونڈہ: ڈبل ڈیکر بس الٹ گئی، 12 مسافر زخمی

گونڈہ، 26 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع گونڈہ کے کرنل گنج کوتوالی علاقے میں ہفتہ کی صبح ایک ڈبل ڈیکر بس کے ایک مکان سے ٹکرانے کے بعد بے قابو ہو کر الٹ جانے سے تقریباً 12 مسافر زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق مسافروں سے لدی ایک ڈبل ڈیکر بس دہلی کے کشمیری گیٹ سے گونڈا کی طرف تیز رفتاری سے جارہی تھی کہ بے قابو ہو کر لکھنؤ روڈ پر بابو پروا، کٹرا شہباز پور، کرنل گنج میں واقع ایک مکان سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ انہوں نے کہا کہ بھوانی سنگھ (40)، شیوا (10)، سیما (42)، جٹاشنکر (36)، رادھا (34)، کنہیا (42)، رمیش (28)، سلوچنا دیوی (26)، گنیش (15) اور دیگر زخمی ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور تمام زخمیوں کو اسپتال بھیج دیا۔

آدرش انٹر کالج کے ہونہار طلباء نے ضلع کا وقار بڑھایا، ٹاپ ٹین میں جگہ بنائی

رداولی۔ یوپی بورڈ کی جانب سے امتحانی نتائج کے اعلان کے بعد انٹرمیڈیٹ اور ہائی اسکول کے طلبہ کی صلاحیتوں نے ضلع کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ایودھیا ضلع کے رودولی میں واقع آدرش انٹر کالج کی ہونہار طالبہ انشیکا سریواستو نے ضلع میں تیسرا مقام حاصل کرکے ضلع کا نام روشن کیا ہے۔ انشیکا سریواستو کے والد امیش سریواستو ایک کسان ہیں۔ انشیکا سریواستو نے کہا ہے کہ وہ مستقبل میں سول سروس جوائن کریں گی۔ بھومیکا سریواستو، جس نے انٹرمیڈیٹ میں ہی ضلع میں دسویں پوزیشن حاصل کی، ان کا ایک کسان باپ بھی ہے۔ بھومیکا سریواستو نے مستقبل میں ڈاکٹر بننے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اگر ہم ہائی اسکول کی بات کریں تو ہائی اسکول کے اروینش پانڈے نے ضلع میں ساتواں مقام حاصل کیا ہے، جبکہ اشونی موریہ نے آٹھواں مقام حاصل کرکے ضلع کا نام روشن کیا ہے۔ اروینش کے والد سورج پانڈے ایک فزیو تھراپسٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اروینش پانڈے نے کہا کہ وہ فوج میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں، جبکہ اشونی موریہ کے والد رمیش موریا بیجوں کی دکان میں کام کرتے ہیں۔ اشونی موریا نے مستقبل میں انجینئر بننے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ آدرش انٹر کالج کے ان تمام ہونہار طلباء نے اس کامیابی کا کریڈٹ آدرش انٹر کالج کو دیا ہے۔ اس کے پیچھے نظم وضبط، اساتذہ کی رہنمائی اور والدین کی مہربانیاں ہیں۔ آدرش انٹر کالج کے منیجر رام کیلاش موریہ نے ان تمام طلباء اور ان کے والدین کو مبارکباد دی ہے۔

سائنس داں اور افسانہ نگار ناہید عمیر بیگ کی برسی پر "یادوں کا سفر" کی رسم اجرا

لکھنؤ 26 اپریل (پریس ریلیز) معروف سینیئر سائنس داں جدید اردو نثر کے معمار وافسانہ نگار مرحوم ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ صاحب کی پہلی برسی کے موقع پر مورخہ سی۔ ایس ای۔ کلب راج بھون کالونی لکھنؤ میں انکی شریکِ حیات محترمہ ناہید عمیر بیگ کی مرتب کردہ کتاب "یادوں کا سفر" کی رسم اجرا و اظہار خیال کی تقریب کا اہتمام انکے سوگوار ناہید عمیر بیگ، طارق وعظمیٰ خان، فرید وحنا بیگ، رعنا رئیس ومنصور بیگ کی جانب سے کیا گیا ہے۔ تقریب کا آغاز مولانا مہندی حسن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ محترمہ ناہید عمیر بیگ آب دیدہ انداز میں خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے آئے تمام اقرباء ومعززین شہر کا پرتپاک استقبال کیا اور ڈاکٹر عمیر بیگ سے بچھڑنے کے احساس کو زندگی سے ساری روشنی ختم ہونے سے تعبیر کیا اور کہا کہ وہ میرے صرف شوہر نہ تھے بلکہ وہ میرے مینٹر، فرینڈ اور ایک اچھے ہم سفر جنہوں نے مجھے احساس کرایا کہ زندگی کے سفر میں تمہیں کچھ کرنا ہے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوۓ کہا کہ ڈاکٹر عمیر بیگ کا پسندیدہ عمل پڑھنا اور لکھنا ہی تھا، انکے اس عمل سے "یادوں کے سفر کتاب" کو ترتیب دیے جانے کی تحریک ملی تاکہ انکے شخصی اوصاف اور قلمی خدمات کو محفوظ کیا جاسکے۔ الحمدللہ انکے چاہنے والوں نے اپنی بے پناہ قلمی وفکری محبتوں کا اظہار کیا۔ میں تمام محبین ومتعلقین کی شکر گزار ہوں۔ ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ صاحب کی حیات وسائنسی وادبی خدمات اور انکے کارہائے نمایاں پر، ٹائمز گروپ کی سینیئر صحافی محترمہ سنیتا آیرن نے انکی حیات وخدمات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر بیگ نے فضائی اور پانی کی آلودگی پر جو تحقیق اور اسکے تدارک پر جو کام کیا وہ انسانی زندگی کی بقا اور تحفظ پر انکا یادگاری کارنامہ ہے۔ وہ سائنس داں کے ساتھ ادب نواز تھے، یہ کتاب انکی زندگی کے مختلف مراحل کے الگ الگ رنگوں پر مشتمل ہے۔ جو ایک انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کا سبق دیتی ہے۔ کرامت ڈگری کالج کی سابق پرنسپل و ماہر تعلیم ڈاکٹر نور خان نے ڈاکٹر عمیر بیگ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا وہ ادیب اور سائنس داں کے علاوہ ایک اچھے شوہر جنہوں نے اپنی کم سن شریکِ حیات کو علم وفضل سے آراستہ کرا با کمال خاتون بنادیا، ساتھ ہی اپنے تینوں بچوں کی بہترین تربیت کی ساتھ ساتھ اپنی تحقیق وتصنیف سے نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم عرب دبی وکویت میں سائنسی تحقیق کی بنیاد رکھ کر بام عروج بخشا۔ دنیا۔ جاون ہاسکن امریکہ کی اسسٹنٹ پروفیسر انکی بہو محترمہ رعنا رئیس نے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا یہ کتاب ایک یادگاری دستاویز ہے۔ انہوں نے اپنے سسر کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا انہوں نے اپنے تینوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ انکی اخلاقی اقدار و تربیت پر بھی زور دیا اپنے اخلاق وکردار سے چھوٹوں وبڑوں میں کبھی تفریق نہیں نہ کبھی اپنے علم کی برتری انمیں دیکھیں وہ میرے نزدیک فرشتہ صفت انسان تھے، بیگم مشرف فصیح نے کہا ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اردو سے بے پناہ محبت تھی وہ اردو زبان و تہذیب کا ایک قیمتی اثاثہ تھے، سائنس انکی علمی قابلیت کا محور تھا اور ادب انکا اوڑھنا بچھونا تھا۔ انکا ہر افسانہ انکی شخصیت کا آئینہ دار تھا۔

اودھ نامہ

دن کے اجالے میں اماوس کا اندھیرا

کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے، جس میں اٹھائیس افراد نے اپنی جانیں گنوائی ہیں کے بعد پورے بھارت میں یہ پروپگنڈہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ یہ حملہ مذہب کی بنیاد پر ہوا اور جان بوجھ کر ہندوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس بات کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جارہا ہے کہ نام پوچھ پوچھ کر گولی ماری۔ کیا اس سے پہلے کسی دہشت گردانہ حملہ مین ایسی کوئی نظیر ملتی ہے کہ نام پوچھ پوچھ کر مارا گیا ہو۔ متعدد مرتبہ مسافر بسوں کو روک کر مسافرون کو گولی ماردی گئی۔ ک ب ھی نام نہیں پوچھا گیا۔ ان مسافروں میں سبھی طرح کو لوگ ہوا کرتے تھے۔ کیا ی پوچھا جاسکتا ہے کہ نام پوچھ کر مارنے کی آغاز کب کہاں اور کس نے کیا۔ مزہپب کی بنیاد پر مارے جانے کا سلسلہ کس نے شروع کیا اور کب کہاں مذہب کی بنیاد پر کتنے لوگ مارے گئے۔

اس حملے کے بعد ہندوا کثریتی علاقوں میں کشمیریوں ہی کے ساتھ نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے ساتھ بھی مار پیٹ اور تشدد کی خبریں آنا شروع ہوگئی ہیں۔ جس پر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے وزیر اعظم سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے بیرون ریاست کشمیریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے لیکن ابھی اس مطالبے پر کوئی کاروائی نہیں کی خبر نہیں آئی ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ بھارت میں کہیں بھی کوئی حادثہ پیش آجائے فورا مذہبی رنگ دیا جانا روایت بن گئی ہے۔ یہاں کچھ تنظیمیں خود کو قانون کے ٹھیکیدار سمجھتی ہیں اور فورا مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے نکل پڑتی ہین۔ ان کے حوصلے اس لئے بلند رہتے ہین کہ انھیں حکومت اور انتظامیہ کی طرف سے کبھی کچھ نہیں کہا جاتا۔ وہ جو چاہی ں کریں۔ جہاں چاہیں نعرے لگائین، جہاں چاہیں پوسٹر چپ ک ائیں۔ جسے چاہیں مریں جسے چاہین بے عزت کریں کوئی کچھ کہنے والا نہیں ہے۔ ایسا ماحول اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ ابھی کل ہاتھرس میں عشا کی نماز کے دوران مسجد پر متنازعہ پوسٹ لگائے جانے کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ حرکتیں اشتعال دلانے کے ہی کی جاتی ہیں۔ مذہبی جلوس کے دوران جان بوجگ کر مسجد اور مدرسون ے سامنے جلوس روک کر ناچ گانا اور متنازعہ نعرے لگائے جاتے ہیں، اس پر اگر ردعمل ہوجائے تو پولیس بڑی سرعت کے سات سرگرم ہوجاتی ہے اور مسلمانوں کے خلاف یک طرفہ کاروائی شروع ہوجاتی ہے۔ اس ماحول کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے سبھی کو کوششیں کرنا ہوں گی۔

جہاں تک مختلف بہانوں سے کشمیریوں کو نشانہ بنانے کی بات ہے تو یہ کوئی پہلا یا نوکھا موقع نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے اور دیگر ریاستوں یا مرکز کا اس سلسلے میں رویہ مایوس کن نظر آتا ہے۔ حالیہ شدت پسندانہ حملہ کے بعد بھی لوگوں کو تشدد پر آمادہ کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ ایک حملہ ہوا جس کی ہر طرف سے مذمت کی گئی اور کی جارہی ہے اور اس بارے میں ابھی تک کنفرم نہیں ہوسکا ہے کہ یہ کس نے کیا اور کس کی ایما پر کیا اور کس کی کوتاہیوں کے سبب ایسا ہوا۔ لیکن بھایہ لوگ شروع ہو گئے اور کشمیریوں اور عامسلمانوں کو نشانہ بنانے لگ گئے۔ اور اس حملہ کیخلاف کشمیریوں کی انسانی ہمدردی اور مہمان نوازی سمیت درجنوں ایسے واقعات کو بھلا دیا گیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیری نوجوانوں نے اپنی جان پر کھیل کر سیاحوں کو بچایا۔ مساجد سے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا۔ جلوس نکالے گئے۔ کینڈل مارچ نکالے گئے۔ ان سب کو نظر انداز کیا جانا کیا معنی رکھتا ہے یا کیا اشارے کرتا ہے۔ جن لوگوں ن ے اپنی جانوں کی پروا نہ کرتے ہوئے انسانی خدمت کے فرائض انجام دئے ان کا ذکر کوئی کیوں نہیں کرتا۔ وہ بھی تو مسلمان ہیں اور کشمیری مسلمان ہیں۔

انیس سونوے میں جب عسکریت پسندی کافی عروج پر تھی اس وقت بھی لاکھوں غیر مسلم سیاح، مزدور، ہندو یاتری وادی کشمیر میں آتے تھے ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا گیا۔ ان کے خلاف کسی تشدد کا کوئی واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔ ایسی بھی خبر تواتر کے ساتھ آتی رہتی ہے کہ کشمیری پنڈتوں کے وادی چھوڑنے کے باوجود بعض ایسے لوگ تھے جنھوں نے کہا کہ خواہ ہم مرجائیں لیکن اپنے وطن کو نہیں چھوڑیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے مذہب کے حساب سے مسلمان پڑوسیوں کے درمیان تنہا رہے، انہوں نے مرتے دم تک وادی کو الوداع نہیں کہا اور جب وہ مرے تو ان کے آخری رسومات کیلئے کوئی ہندو دستیاب نہیں تھا تو کشمیری مسلمانوں نے ان کے مذہب کے مطابق آخری رسومات ادا کیں۔ ہزاروں کشمیری پنڈت جنہیں کشمیر چھوڑنے کیلئے مجبور کیا گیا (واضح ہو کہ کشمیری مسلمانوں نے انہیں وادی چھوڑنے کیلئے کبھی مجبور نہیں کیا تھا) لیکن آج تک ان کے گھروں کی حفاظت، ان کے مذہبی مقامات کی حفاظت کشمیری مسلمان ہی کررہے ہیں۔ کشمیری نوجوان سید عادل نے پہلگام میں سیاحوں کو بچانے کی فکر میں اپنی جان گنوادی، نزاکت علی نے حملہ کے وقت گیارہ سیاحوں کو محفوظ مقام پر پہنچایا، اس کے علاوہ بھی کئی مثالیں ہیں جہاں کشمیری مسلمانوں نے سیاحوں کی اس موقع پر جانیں بچائیں، انہیں اپنے گھروں میں پناہ دی اور کھانا کھلایا، نیز دوسرے روز انہیں ان کی منزل تک بحفاظت پہنچنے میں مدد کی۔ لیکن کشمیر سے نکلنے کے لئے ہوائی ٹکٹ کی قیمتیں تین گنا بڑھا دی گئیں۔ ہم جب تک نفرت کی بیماری سے باہر نہیں آئیں گے تب تک دن کے اجالے میں بھی اماوس کی رات جیسا اندھیرا ہی نظر آئے گا۔

ہند-پاک سرحد پر جنگ کے بادل

معصوم مرادآبادی

پہلگام حملے کے بعد ہندوپاک کے درمیان کشیدگی اپنی انتہاؤں تک پہنچ گئی ہے۔ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں، وہ اس سے پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ نہ صرف یہ کہ دونوں ملکوں کی فوجیں جنگی مشقیں کررہی ہیں بلکہ ایک دوسرے کے درمیان دھمکیوں کا بازار بھی گرم ہے۔ واگہ اور اٹاری کی سرحدیں ہی بند نہیں کی گئی ہیں بلکہ پاکستان نے اپنی فضائی حدود بھی ہندوستان کے لیے بند کردی ہیں جس سے ہندوستانی طیارے طویل مسافت طے کرکے یوروپ، امریکہ اور خلیجی ملکوں کی طرف جارہے ہیں۔ تمام دوطرفہ معاہدے ختم کردیئے گئے ہیں۔ ہندوستان نے سب سے سخت اقدام سندھ آبی معاہدے کو ختم کرنے کا کیا ہے جس سے پاکستان میں پانی کا بحران پیدا ہونے کے اندیشے ظاہر کئے جارہے ہیں۔ اس اقدام کو پاکستان نے اپنے خلاف اعلان جنگ سے تعبیر کیا ہے۔ جنگ بندی کا شملہ معاہدہ بھی ختم کردیا گیا ہے اور لوگ سانسیں روک کر جنگ چھڑنے کا انتظار کررہے ہیں، لیکن جو لوگ جنگ کی تباہ کاریوں سے واقف ہیں ان کے نزدیک یہ ایک ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہے، کیونکہ دونوں پڑوسی ملک جوہری ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ اگر خدانخواستہ جنگ چھڑی تو وہ محض روایتی ہتھیاروں تک محدود نہیں رہے گی۔ بعض رپورٹوں میں دونوں ملکوں کے درمیان ایٹمی جنگ چھڑنے کے خدشات بھی ظاہر کئےگئے ہیں۔ حالانکہ اس کا امکان بہت کم ہے، لیکن جدید میزائل نظاموں کی رفتار خطرے کو بڑھارہی ہے۔ پاکستان کا شاہین میزائل جہاں دہلی تک سات منٹ میں پہنچ سکتا ہے، وہیں ہندوستان کی پرلے میزائل اسلام آباد تک چھ منٹ سے بھی کم وقت میں پہنچ سکتی ہے۔ گودی میڈیا جہاں ایک طرف جنگ کا دباؤ بڑھارہا ہے تو وہیں دوسری طرف وہ پہلگام حملے کو اندرون ملک ہندومسلم کشیدگی کو ہوا دینے کے لیے استعمال کررہا ہے۔ ملک میں بعض مقامات پر کشمیری طلباء پر حملے بھی کئے گئے ہیں اور اترپردیش کے آگرہ شہر میں گئو رکشکوں نے نام پوچھ کر ایک مسلم نوجوان کو ہلاک اور دوسرے کو زخمی کردیا ہے۔ یعنی پہلگام کا انتقام ہندوستانی مسلمانوں اور کشمیریوں سے لینے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ حالانکہ مسلمانوں نے پہلگام حملے کی مذمت جتنے شدید انداز میں کی ہے اتنی کسی اور نے نہیں کی۔ کشمیری بھی مسلسل اس کے خلاف آواز بلند کررہے ہیں اور پوری وادی میں سوگ کا ماحول ہے۔

بلاشبہ گزشتہ منگل کو پہل گام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اسے ممبئی حملوں کے بعد شہریوں پر کی گئی سب سے زیادہ وحشیانہ کارروائی قرار دیا جارہا ہے۔ سیاحوں کو اس وقت گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جب وہ پہل گام کی شہرہ آفاق بیسرن ویلی میں قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہورہے تھے۔ حملہ آوروں نے پولیس اور فوجی وردی میں سیاحوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد 26 بتائی گئی ہے جبکہ درجنوں زخمی ہیں۔ اس حملے کی پورے ملک میں شدید مذمت ہورہی ہے۔ سبھی نے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے قصورواروں کو عبرت ناک سزائیں دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ حالانکہ پاکستان نے اس حملے میں اپنا ہاتھ ہونے سے انکار کیا ہے، لیکن اب تک خفیہ ایجنسیوں نے جو معلومات اکٹھا کی ہیں، ان میں شک کی سوئی ہمیشہ کی طرح اسی کی طرف اٹھ رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس راستے کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے جہاں سے حملہ آور پہل گام تک پہنچے۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ دہشت گرد پاکستان سے آئے تھے تو یہ ہماری خفیہ اور سیکورٹی ایجنسیوں کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ ہماری حکومت نے وادی کشمیر میں دراندازی کو روکنے کے لیے غیر معمولی اقدامات کررکھے ہیں۔ اس پر بیش بہا دولت خرچ کرنے کے علاوہ اسرائیل سے خریدے گئے خفیہ آلات بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہماری فوج اور نیم فوجی دستے بھی ہمہ وقت سرحد پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس سب کے باوجود اگر دہشت گرد سرحد عبور کرکے دہشت پھیلانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ ہمارے حفاظتی نظام پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔

بلاشبہ یہ ایسی بزدلانہ کارروائی ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس دہشت گردانہ کارروائی کے خلاف کشمیری عوام اور سیاست دانوں میں بھی اتنا ہی غم وغصہ ہے جتنا کہ ملک کے دیگر خطوں کے عوام میں۔ جہاں ایک طرف محبوبہ مفتی اور میر واعظ نے اس حملے کی مذمت کی ہے، وہیں حملے کی رات وادی کے باشندے کینڈل مارچ نکالتے رہے۔ لال چوک پر بھی اس حملے کے خلاف بے نظیر احتجاج کیا گیا۔ کشمیریوں کی طرف سے احتجاج کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ملک کے باقی حصوں میں بھی مسلمانوں نے جمعہ کی نماز کے بعد دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اس وحشیانہ حملے میں کشمیر کے مقامی باشندوں کی شرکت کا امکان اس لیے نہیں ہے کہ اس کا سب سے بڑا نقصان سیاحت کو پہنچے گا۔ سیاحت، وادی کشمیر کی شہ رگ ہے اور گرمیوں کے موسم میں یہاں ملک وبیرون ملک کے سیاحوں کا ہجوم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ سیاح مقامی باشندوں کو روزی روٹی فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اس میں کشمیریوں کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب دہشت گردوں نے نہتے اور بے گناہ سیاحوں پر اندھا دھند فائرنگ کی تو انھیں ہسپتالوں تک پہنچانے اور طبی امداد فراہم کرنے کا کام مقامی باشندوں نے کیا اور ان کی فوری مداخلت سے کئی زخمیوں کی جانیں بچائی جاسکیں۔ یہاں تک کہ عادل حسین شاہ نام کے ایک مقامی مزدور نے اس لیے جان گنوائی کہ اس نے دہشت گردوں سے ان کی رائفل چھیننے کی کوشش کی تھی۔ اگلے دن سرینگر کے اردو اخبارات سیاہ حاشیوں کے ساتھ شائع ہوئے اور سبھی نے اس کارروائی کی پرزور مذمت کی۔ دراصل دہشت گردی اور فسطائیت کو اتحاد اور یکجہتی کے راستے سے ہی ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ ملک میں جو عناصر فرقہ وارانہ منافرت پھیلارہے ہیں وہ دراصل ملک دشمنوں کے ہاتھوں کو ہی مضبوط کررہے ہیں۔ بیرونی خطرات سے نپٹنے کے لیے اندرونی طور پر ملک کے باشندوں کا اتحاد بنیادی ضرورت ہے۔ ہم اسی وقت بیرونی دشمنوں کو زیر کرسکتے ہیں جب داخلی طور پر متحد ہوں گے۔ یہ ایک ایسی سچائی ہے جس کا ادراک ہم جتنی جلد کرلیں، اتنا ہی بہتر ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کشمیر میں انتہاپسندی کا سب سے منفی اثر وہاں کی سیاحت پر پڑا ہے۔ لیکن اب کئی برسوں سے صورتحال بدل گئی ہے۔ جن لوگوں نے ملی ٹینسی شروع ہونے کے بعد وادی کا سفر نہیں کیا ہے وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہاں سیاحت دم توڑ چکی ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا، لیکن گزشتہ سال جب میں نے ایک ہفتہ وادی کشمیر میں گزارا تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہاں آنے والے سیاح دہشت گردوں سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ میں نے گل مرگ، سون مرگ اور پہل گام میں جن سیاحوں کا ہجوم دیکھا ان میں نوے فیصد غیر مسلم تھے اور پوری طرح بے خوف ہوکر وادی کے حسین مقامات سے لطف اندوز ہورہے تھے۔ یہ سیاح جن ہوٹلوں میں قیام کرتے ہیں، جن شکاروں میں ٹھہرتے ہیں اور جو لوگ ٹیکسیوں سے انھیں سیاحتی مقامات تک پہنچاتے ہیں، وہ سب کے سب مقامی مسلمان ہیں۔ یعنی مقامی باشندوں کی روزی روٹی ان ہی سیاحوں سے چلتی ہے۔ ایسے میں یہ کیوں کر ممکن ہے کہ کشمیری عوام ان پر حملہ آور ہوں گے۔ ظاہر ہے ایسا کرنا خود اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے۔ جن لوگوں نے پہل گام کو لہولہان کیا ہے وہ کشمیری عوام کے سب سے بڑے دشمن ہیں، کیونکہ پہل گام کی واردات کے بعد نوے فیصد سیاحوں نے کشمیر چھوڑ دیا ہے۔

وادی کشمیر کے سیاحتی مقامات کے بارے میں دنیا جانتی ہے کہ یہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی خوبصورتی اور حسن کا ہر کوئی شیدائی ہے۔ وادی کے کئی مقامات سوئزر لینڈ کے سیاحتی مقامات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کا حسن لاجواب ہے۔ سوئزر لینڈ تک پہنچنے کے لیے جہاں لاکھوں روپوں کی ضرورت ہوتی ہے، وہیں آپ کشمیر کے سیاحتی مقامات کی سیر ہزاروں میں کرسکتے ہیں۔ یہ وادی جنت نظیر ہے اور ہندوستان کا دل ہے۔ اس دل کو توڑنے کے لیے جو طاقتیں سرگرم ہیں، وہ زمینی حقائق سے نابلد ہیں۔ یہاں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مودی سرکار نے جن وعدوں اور ارادوں کے ساتھ کشمیر سے دفعہ 370 کا خاتمہ کیا تھا۔ جن منصوبوں کے تحت جموں وکشمیر کی صوبائی حیثیت ختم کرکے اسے یونین ٹیریٹری بنایا گیا تھا اور دہشت گردی پر قابو پانے کی باتیں کہیں تھیں وہ آخر زمین پر کیوں نظر نہیں آرہی ہیں۔ ملک کے عوام سوال کرتے ہیں کہ آخر کشمیر سے سیاہ رات کا خاتمہ کب ہوگا اور وہاں کے باشندے چین کی نیند کب سوسکیں گے؟ ظاہر ہے یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب حکومت کو دینا چاہئے۔ جنگ کی باتیں کرنا اور اس کی تیاری کرنا آسان ہوسکتا ہے لیکن اس کی آڑ میں اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی نہیں کی جاسکتی۔ حکومت ہند نے پہلگام میں سیکورٹی چوک کی بات تسلیم کی ہے۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ اس چوک کے ذمہ داروں کی سزا بھی طے کی جائے۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ روکنے کے لیے سعودی عرب اور ایران نے پہل کی ہے۔ کاش دونوں ملکوں کی قیادت عقل کے ناخن لے اور برصغیر کو تباہی وبربادی سے بچائے۔ ☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

ترکیہ کا وقف نظام اور ہندوستانی پارلیامنٹ میں اس کا تذکرہ

افتخار گیلانی

ہندوستانی پارلیامنٹ میں جب کسی موضوع کو یا مجوزہ قانون کو بحث کے لیے منتخب کیا جاتا ہے، تو برسراقتدار پارٹی کی طرف سے پارلیامانی امور کے وزیر جبکہ دیگر سیاسی جماعتیں سے ان کے چیف وہپ، بحث میں حصہ لینے والے اراکین پارلیامان کی ایک فہرست اسپیکر کو تھما دیتے ہیں۔ مغربی ممالک و ترکیہ کی طرح ان اراکین پارلیامان کا کوئی اپنا ریسرچ سیل نہیں ہوتا ہے۔ گو کہ ہندوستانی پارلیامنٹ کے احاطہ میں دنیا کی ایک بہترین لائبریری موجود ہے، مگر کیا مجال کہ چند ایک کو چھوڑ کر جن میں موجودہ اراکین میں ششی تھرور اور اسد الدین اویسی شامل ہیں کہ کوئی اور ایم پی اس کا استعمال کرتا ہوا نظر آجائے۔ اب ہوتا یہ ہے وہ سبھی اراکین، جن کا نام بولنے والوں کی لسٹ میں ہوتا ہے وہ پارلیامنٹ کے ریسرچ اور ریفرنس کے شعبہ میں پہنچ جاتے ہیں اور موضوع پر مواد حاصل کرنے کے لیے ایک فارم پُر کرتے ہیں۔ اسی سیل کا عملہ ان کے لیے ریسرچ کرتا ہے اور ان کو اعداد و شمار وغیرہ فراہم کرتا ہے۔ اب چاہے کوئی برسراقتدار پارٹی کا ممبر ہو یا اپوزیشن کا، اس موضوع پر سبھی کے پاس ایک ہی جیسا مواد اور اعداد و شمار ہوتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں وقف پر جب بحث ہوئی، تو اس میں سیاسی پولرائزیشن کی وجہ سے متعلقہ پارٹیوں سے وابستہ ریسرچ اداروں نے بھی اراکین کو مواد دیا ہوگا، مگر عام موضوعات، جیسے اگر کسی وزارت کی گرانٹ کے حوالے سے بحث ہورہی ہو، تو سبھی اراکین کی تقریر کم و بیش ایک جیسی ہوتی ہے، کیونکہ تحقیق کا منبع ایک ہی ہوتا ہے۔ میں لوک سبھا کی پریس ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر اور پھر ڈپٹی چیئرمین رہ چکا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار میٹنگ میں ہم نے تجویز پاس کی تھی کہ ریسرچ اور ریفرنس کے شعبہ تک صحافیوں کو بھی رسائی حاصل ہو۔ مگر اس وقت کے اسپیکر سومناتھ چٹرجی نے اس کو مسترد کردیا۔ جب ہم نے ان سے ملاقات کرکے وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی، تو ان کا جواب تھا کہ اراکین پارلیامان کی طرح پھر صحافی بھی اپنی کوئی تحقیق نہیں کریں گے، بلکہ اسی شعبہ کے زیر اثر ہر اخبار میں بس ایک ہی طرح کی دلیلیں اور اعداد و شمار پڑھنے اور سننے کو ملیں گے۔

ان کا یہ معقول جواب سن کر ہم نے اس تجویز پر اصرار کرنے سے گریز کردیا۔ ابھی حال ہی میں جب پارلیامنٹ میں وقف بل پر بحث ہورہی تھی، تو سابق وزیر انوراگ ٹھاکر اور اڑیسہ سے ایم پی اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ترجمان سمبت پاترا اور کئی دیگر اراکین نے دعویٰ کیا تھا کہ اسلامی ممالک، خصوصاً ترکیہ، میں وقف کا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔ راجیہ سبھا میں بھی کئی اراکین نے اس کو دہرایا۔ مگر بھلا ہو بی جے پی صدر جگت پرکاش نڈا کا کہ انہوں نے یہ تو تسلیم کیا کہ ترکیہ میں وقف کا ادارہ ہے، مگر بتایا کہ 1924 میں اس کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے۔ اب ان کو کس طرح بتائیں کہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ مضبوط وقف ترکیہ کا ہی ہوگا۔ لگتا ہے کہ ان کی تقریر کے لیے بھی مواد ریسرچ و ریفرنس شعبہ نے ہی تیار کیا ہوگا۔

سلطنت عثمانیہ کے دور میں جب سلاطین جنگ جیت کر آتے تھے تو وہ ایک مسجد تعمیر کرکے اس کے نام جاگیر یا کوئی جائیداد وقف کرتے تھے۔ جس سے اس جنگ کے شہدا کے وارثین اور زخمی [illegible] کی دیکھ بھال ہوتی تھی۔ یہ بس عبادت گاہ نہیں ہوتی تھی، بلکہ ایک کمیونٹی سنٹر [illegible] تحقیق وتالیف کے مراکز بھی ہوتے تھے۔ ان شہدا کے وارثین ان اداروں کے ساتھ وابستہ رہتے تھے اور وہی ان کے نگران کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ترکیہ میں مساجد اب بھی کمیونٹی سینٹر کا کام کرتی ہیں۔ انقرہ میں ہمارے محلہ سے متصل مسجد میں کام کرنے والی خواتین کے لیے کریچ کی سہولیت موجود ہے یعنی وہ اپنے شیر خوار بچے وہاں چھوڑ دیتی ہیں۔ دن میں گھریلو خواتین کے لیے کوکنگ و قرآن و تجوید کی کلاس ہوتی ہے۔

سنیچر اور اتوار کو جب اسکولوں کی چھٹی ہوتی ہے، مساجد میں دن کے وقت بچوں کے لیے قرآن اور اسلامیات کی کلاسز ہوتی ہیں۔ اسی طرح مسجد کے احاطے میں ہی محلہ فیملی ہیلتھ سینٹر ہے، جہاں ہمہ وقت کئی ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں۔ اس پورے سیٹ اپ کا ذمہ دار مسجد کا امام ہوتا ہے، جو حکومت کا ایک اعلیٰ عہدیدار ہوتا ہے۔ اس کے رتبہ کا اندازہ مساجد کے مینار سے ہوتا ہے۔ بغیر مینار کی مسجد کے امام کا رتبہ کم ہوتا ہے، ایک مینار والی مسجد کے امام کا رتبہ حکومتی ادارہ کے سیکشن آفیسر جتنا ہوتا ہے۔ استنبول کی بلیو مسجد کے چھ مینار ہیں۔ ترکیہ کی مذہبی امور یعنی دیانت محکمہ کے سربراہ وہاں خود ہی امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

امام کا تقرر ہی مسابقتی امتحان کے علاوہ اس کی آواز اور خوش گلو ہونے پر منحصر ہوتا ہے۔ مدارس یعنی امام حافظ اسکولوں میں اسی لیے شاید میوزک کو بطور ایک مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ خیر ذکر ترکیہ کے وقف کا ہو رہا تھا۔ نڈا صاحب کا کہنا یہاں تک سچ تھا کہ 1924 میں ترکیہ میں وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا تھا۔ مگر ان کے علم میں شاید نہیں ہے کہ 2008 میں ترکیہ کی پارلیامنٹ نے وقف قانون میں بڑی تبدیلی کرکے وقف جائیدادیں ان کے نگرانوں کو لوٹا دیں۔ جن کے نگراں یا متولی نہیں تھے ان کو وقف جنرل ڈائرکٹوریٹ نے اپنی تحویل میں لیا۔ اسی قانون کا حوالہ دے کر سلطان مہمت ٹرسٹ نے استنبول کی مشہور زمانہ عمارت آیا صوفیہ کی ملکیت پر عدالت میں دعویٰ دائر کیا۔ کیونکہ اس کو بھی سرکاری تحویل میں لے کر مسجد سے میوزم میں تبدیل کیا گیا تھا۔

جنوبی ایشیاء میں کئی تجزیہ کار اس قضیہ کا موازنہ بابری مسجد کے ساتھ کرتے ہیں۔ مگر اس پر غور کرنا ضروری ہے کہ 1453 کے بعد مسیحی فرقہ نے کبھی اس پر دعویٰ نہیں کیا۔ عدالت میں بھی یہ تنازعہ ترکیہ کے محکمہ سیاحت اور سلطان مہمت ٹرسٹ کے درمیان تھا۔ یہ ٹرسٹ مذہبی امور کی وزارت کے تحت کام کرتا ہے۔ یعنی حکومت کے دو محکمے ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے۔ عیسائی اس مقدمہ میں کبھی بطور فریق شامل نہیں تھے۔ استنبول کے پنورما میوزم میں رکھی دستاویزات کے مطابق، اس عمارت کو عثمانی سلطان محمد نے استنبول فتح کرنے کے بعد باضابطہ خریدا تھا اس پھر اس کو مسجد میں تبدیل کردیا۔ یعنی 1453 سے 1935 تک اس کا استعمال بطور مسجد ہوتا تھا۔ عدالت نے ان دستاویزات کی وجہ سے 2020 میں سلطان مہمت ٹرسٹ کو اس کا نگران تسلیم کرکے یہ عمارت اس کو لوٹا دی، جس نے اس کو دوبارہ مسجد میں تبدیل کردیا۔ ایک دہائی قبل جب ترکیہ اور اسپین کے درمیان تہذیبوں کے اتحاد کے بینر تلے گفت وشنید کا دور چلا تھا، تو بتایا جاتا ہے کہ ترکیہ کی حکومت نے اس عمارت کو مسیحی برادری کے حوالے کرنے کی پیش کش کی تھی اور اس کے بدلے مسجد قرطبہ کو مسلمانوں کے سپرد کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ مگر یہ تبادلہ منظور نہ ہو سکا۔

اس کی وجہ تھی کہ آیا صوفیہ آرتھوڈوکس مسیحیوں کا مرکز رہا ہے۔ اسپین میں کیتھولک فرقے کی اکثریت ہے۔ [illegible] تبدیل ہو جاتا، تو اس سے ویٹیکن کی اہمیت کم ہو جاتی۔ آرتھوڈوکس عیسائی جو اب کسی مرکز کے بغیر [illegible] ہیں وہ دوبارہ عروج حاصل کرتے۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ ویٹیکن کے پادریوں نے اس کے حصول کو منع کر دیا۔ ترکیہ میں ریاستی سرپرستی میں کام ہونے والے ارسادی اوقاف ریاست کے ذریعے مخصوص سرکاری آمدنی کو عوامی فلاح کے لیے مختص کرکے قائم کیے گئے ہیں۔ ترکیہ کے نمایاں ارسادی اوقاف میں سوشل ایڈ اینڈ سالیڈیرٹی وقف، ماحولیاتی تحفظ وقف، اور ترک معارف فاؤنڈیشن شامل ہیں۔

ترکیہ میں وقف کا اپنا بینک بھی ہے، جس کا نام ہی واکف بینک ہے۔ جو ترکیہ کا دوسرا بڑا بینک ہے۔ 2023 میں اس کی آمدن ہی 29 بلین لیرا یعنی 70 ارب روپے کے لگ بھگ تھی۔ اس کی نیویارک، بحرین، عراق، قطر، آسٹریا اور جرمنی کے فریکفورٹ اور کولون شہروں میں شاخیں ہیں۔

ایک تحقیق کے مطابق، اگست 2019 تک ترکیہ میں 52000 مضبوط وقف، 5268 نئے وقف، 256 ملحق وقف، اور 167 اقلیتی وقف رجسٹرڈ تھے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے بھی اس ملک میں اپنے وقف ہیں، جن کا وہ اپنی مرضی سے دیکھ بھال کرتے ہیں۔ جیسا کہ بتایا گیا کہ وقف کی ایک قسم وہ ہیں جن کے نگراں یا متولی کا 2008 کے بعد کوئی پتہ نہیں چلا۔ اس لیے ان کو وقف جنرل ڈائرکٹوریٹ خود چلاتا ہے۔ ان کا بنیادی ذریعہ آمدن وقف جائیدادوں سے حاصل ہونے والا کرایہ ہوتا ہے۔ یہ آمدنی مختلف فلاحی کاموں پر صرف کی جاتی ہے۔

سال 2008 میں ہی کارپوریٹ وقف یعنی کیش وقف بھی متعارف کرایا گیا۔ یہ نظام دراصل شہریوں کو جائیداد اور مقامی ٹیکس ادا کرنے میں مدد دینے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ یہ وقف عوام سے چندہ اکٹھا کرکے نہ صرف ٹیکس کی ادائیگی میں مدد دیتے تھے بلکہ اپنے اپنے علاقوں میں دیگر فلاحی سرگرمیاں بھی سرانجام دیتے تھے۔ واکف بینک اسی کیش سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ترکیہ میں 'وقف کاتیلم بینک' بھی موجود ہے، جو ایک اسلامی بینک ہے اور وقف کے جدید مالیاتی نظام کا حصہ ہے۔ انقرہ کے پرانے شہر میں، وقف کا میوزیم بھی ہے۔ جس پر حال ہی میں دی وائر میں افروز عالم ساحل کا ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے۔

ترکیہ کی ایک اہم غیر سرکاری تنظیم انسان حق و حریتلری و انسانی یاردم وقف یعنی آئی ایچ ایچ کا پورا نظام ہی وقف سے چلتا ہے۔ یہ تنظیم 125 ممالک میں امدادی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ اس کا اثر و رسوخ اس قدر ہے کہ افغانستان میں طالبان اور امریکہ کے درمیان قطر میں جو گفت وشنید ہورہی تھی، اسی میز پر امریکہ، طالبان اور قطر کے سرکاری اہلکاروں کے علاوہ اس تنظیم کا نمائندہ بھی موجود ہوتا تھا۔ اسی طرح فلپائن کے بنگس مورہ علاقے میں شورش کو ختم کرنے کے سہرا اسی تنظیم کو جاتا ہے۔ انہوں نے ہی مورو اسلامک فرنٹ نامی عسکری تنظیم اور فلپائن کی حکومت کے درمیان مصالحت کار کا کام انجام دیا۔ اسی طرح ایتھوپیا، آذربائیجان اور آرمینا اور دیگر ملکوں میں بھی یہ امداد کے علاوہ تنازعات کے حل کا کام کرتے ہیں۔ اس کے لیے ان کے پاس تربیت یافتہ سفارتی عملہ بھی ہے۔ اسی طرح دیگر غیر سرکاری تنظیمیں جن میں اسما کو پرو شامل ہے، جو غیر ملکی طالبعلموں کو رہائش اور دیگر سہولیات فراہم کرتی ہیں۔ [illegible] رضا کاروں کی بھرتی کے لیے [illegible] شائع ہوتے ہیں۔ [illegible] رضا کار افریقہ، ایشیا اور [illegible] امریکہ کے دور دراز علاقوں میں جا کر عید قربانی کے کام کراتے ہیں اور ان کا گوشت وغیرہ مقامی آبادی میں بانٹتے ہیں۔ [illegible] ان کی جائیدادوں کی آمدن سے ایک بڑی آبادی کا بھلا ہو سکتا ہے۔

(بشکریہ: دی وائر اردو)

جنیوارا اور حجاب: مساوی احترام مگر غیر مساوی رویہ؟

عبدالحلیم منصور

ہندوستان جیسے جمہوری و کثیر المذاہب ملک میں ہر مذہب، رسم اور روایت کو آئینی تحفظ حاصل ہے۔ مذہبی آزادی، اظہار رائے، اور لباس کا حق ہر شہری کو مساوی طور پر حاصل ہے۔ مگر جب یہی اصول اکثریتی و اقلیتی شناخت کے پیمانے پر پرکھے جائیں، تو نہ صرف آئین کی روح مجروح ہوتی ہے، بلکہ سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ کرناٹک ان دنوں مذہبی آزادی، آئینی مساوات اور ریاستی رویوں کی سچائی کو پرکھنے والے سنگین سوالات کے سامنے کھڑا ہے۔ حالیہ دنوں میں دو علامتی واقعات نے ریاست کے کردار، سماجی توازن، اور سیاسی دیانت داری کو ایک بار پھر کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔ ایک طرف ہندو برہمن طالب علم کو سی ای ٹی امتحان کے دوران "جنیوارا" (مقدس دھاگہ) اتارنے کا مشورہ دیا گیا، جس پر ریاستی حکومت نے فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نہ صرف وزیر اعلیٰ کی سطح پر ملاقات کی، بلکہ چند ہی گھنٹوں میں متعدد وزراء میڈیا کے سامنے آگئے، پورے واقعے کو تہذیبی وقار اور مذہبی جذبات سے جوڑ دیا گیا، اور یہ پیغام دیا گیا کہ مذہبی آزادی کو چھیڑنے کا انجام سخت ہوسکتا ہے۔ مفت انجینئرنگ سیٹ، اور دوبارہ امتحان دینے کی سہولت دی گئی۔ میڈیا نے اسے ہندو مذہبی آزادی پر حملہ قرار دیا۔ یہ سارا معاملہ نہ صرف فوراً حل ہوا بلکہ اسے ریاستی وقار، تہذیبی اقدار اور اکثریتی جذبات کا سوال بنا کر پیش کیا گیا۔ یہ وہی ریاست ہے جہاں چند سال قبل مسلم طالبات کو محض اس لیے کالج میں داخل ہونے سے روکا گیا تھا کہ وہ حجاب پہن کر آتی تھیں۔ اڈپی کا وہ سرکاری کالج اس جبر کی علامت بن گیا جہاں علم سے زیادہ لباس اہم ہوگیا، اور طالبات کے مذہبی تشخص کو ان کی تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنا دیا گیا۔ ان بچیوں نے احتجاج کیا، عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، تعلیم چھوٹ گئی، خواب ادھورے رہ گئے، مگر ریاستی مشینری نے کوئی نرم گوشہ نہ دکھایا۔ نہ اس وقت کے بی جے پی وزیر اعلیٰ نے ملاقات کی، نہ مفت تعلیم کی پیشکش ہوئی، اور نہ ہی سماج یا میڈیا نے ان کی اذیت کو جذباتی مسئلہ قرار دیا۔

یہ فرق محض دو مذہبی شعائر کا نہیں، بلکہ ریاستی ردعمل کے پیمانوں کا ہے۔ اگر جنیوارا ایک برہمن نوجوان کے مذہبی وقار کی علامت ہے، تو حجاب بھی ایک مسلمان لڑکی کی عفت، شناخت اور عبادت کا ترجمان ہے۔ مگر جب ریاست ایک کو فوراً گلے لگالے اور دوسرے کو خاموشی سے نظر انداز کردے، تو یہ صرف مذہبی تفریق نہیں بلکہ آئینی اصولوں سے انحراف ہے۔ آئین ہند کا آرٹیکل 25 ہر فرد کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دیتا ہے، مگر یہ آزادی شاید اکثریتی جذبات کے تابع ہوتی جارہی ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ جس کالج کے پرنسپل نے مسلم طالبات کو حجاب کے سبب تعلیم سے روکا، اسے بعد میں کانگریس حکومت نے "بہترین استاد" کے اعزاز سے نوازا۔ گویا اقلیتی شناخت کے انکار کو انعام میں بدلا جارہا ہے۔ دوسری طرف، جنیورا پر سوال کے محض ایک دن کے اندر حکومتی سطح پر جذبات کا طوفان اٹھا، اور جن لوگوں نے طالب علم سے یہ دھاگہ ہٹانے کو کہا تھا، انہیں معطل کردیا گیا۔ ایک مسئلہ تعلیم کے دروازے بند کرتا رہا، دوسرا انہیں کھولتا چلا گیا فرق صرف مذہب کا تھا۔ میڈیا کا کردار بھی اس دوہرے رویے کو مزید ابھارتا ہے۔ جنیوارا کے واقعے کو "مذہبی آزادی پر حملہ" کہا گیا، جب کہ حجاب پر پابندی کو "ڈسپلن کی بحالی" کے طور پر پیش کیا گیا۔ ایک کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش ہوئی، دوسرے کی بے بسی کو نظر انداز کردیا گیا۔ کیا یہی ہمارا صحافتی توازن ہے؟ کیا میڈیا کا کام جذبات کو ہوا دینا ہے یا آئینی قدروں کی پاسداری کرنا؟ اس منظرنامے میں یہ بات افسوسناک ہے کہ دونوں حکومتوں بی جے پی ہو یا کانگریس کا طرز عمل اقلیتوں کے معاملے میں ایک جیسا نظر آتا ہے۔ صرف بیان بدلتے ہیں، پالیسی نہیں۔ مذہبی جذبات کی آڑ میں اکثریتی تحفظ کو یقینی بنایا جاتا ہے، جب کہ اقلیتوں کے مذہبی جذبات کو انتظامی مسائل میں لپیٹ کر دبا دیا جاتا ہے۔ حجاب پر پابندی کا نفسیاتی اور تعلیمی اثر واضح ہے۔ کئی طالبات نے تعلیم چھوڑی، کچھ نے حجاب ترک کیا، اور بعض نے ذہنی دباؤ میں خود کو الگ تھلگ محسوس کرنا شروع کردیا۔ ان علاقوں میں جہاں یہ پابندی نافذ ہوئی، وہاں مسلم لڑکیوں کی تعلیمی حاضری میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ مگر نہ کوئی حکومتی رپورٹ آئی، نہ کوئی تعلیمی ازالہ ہوا۔ حجاب تنازع کی ایک اہم آواز، عالیہ اسعدی، جو سپریم کورٹ میں پٹیشنر بھی ہیں، نے اپنے ایکس پر لکھا ہے کہ "جنیوارا ایک برہمن کے لیے جتنا اہم ہے، حجاب ہمارے لیے بھی اتنا ہی اہم ہے۔ تو کیا ایک کو روکنے کا درد اور دوسرے کو روکنے کا دکھ مختلف ہے؟ جنیوارا پر روکنے والے افسر فوراً معطل ہوئے، مگر حجاب پہننے والی لڑکیوں کی تعلیم بند کرنے والوں پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ یہ ہے ہمارا نظام!" حقیقت یہ ہے کہ ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں مذہبی علامات کو سیاست، میڈیا، اور انتظامیہ اپنی اپنی سہولت کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ جنیوارا ہو یا حجاب دونوں کا تقدس اپنی جگہ قائم ہے۔ مگر اگر ایک کا احترام واجب ہو اور دوسرے کا انکار جائز، [illegible] پاک رہتے ہوئے اقلیتوں کے احساسات اور اکثریتی جذبات کے درمیان پل بنایا جائے، خندق نہیں۔

مضمون و مراسلہ نگاروں کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

میک اپ کرنے کی تکنیک

سب سے کامیاب اور اچھا میک اپ وہ ہوتا ہے جو دن بھر تروتازہ رہے اور اسے بار بار ٹھیک کرنا نہ پڑے۔ اس طرح کا میک اپ تبھی کیا جاسکتا ہے جب آپ مختلف قسم کی کاسمیٹکس کو مختلف انداز سے آزمائیں۔ کبھی آپ غلطی کریں گی جس سے آپ کا چہرہ زیادہ بدنما لگنے لگے گا لیکن اس سے آپ گھبرائیں نہیں کیونکہ کسی چیز کو سیکھنے کیلئے انسان کو غلطیوں کے عمل سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ بار بار کی غلطی آخر کار درستگی کی طرف مائل کرتی ہے۔ میک اپ کیلئے بھی آپ یہی طریقہ اختیار کریں۔ آپ خود محسوس کرلیں گی کہ آپ کے چہرے پر کون سا میک اپ کا انداز اچھا لگتا ہے۔

ہمارے ہاں مختلف موسموں کی طرح شادی کا موسم بھی چلتا ہے جس میں خوبصورتی کیلئے لباس اور میچنگ جیولری کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم مسئلہ میک اپ کا بھی ہوتا ہے۔

آج ہم آپ کو ایسے ہی میک اپ کے بارے میں بتارہے ہیں جو شادی کی کسی بھی تقریب میں آپ کو نمایاں اور پرکشش بناسکتا ہے۔

میک اپ کیسے کیا جائے؟

ایک اچھے میک اپ کیلئے ضروری ہے کہ ایک ہموار بیس بنایا جائے۔ اس کے لیے سب سے اہم فاؤنڈیشن ہے اگر آپ ان خوش قسمت خواتین میں سے ہیں جن کی جلد کسی قسم کے مسائل کا شکار نہیں ہے تو آپ کو فاؤنڈیشن لگانے کی ضرورت نہیں آپ صرف موئچرائزر لگانے کے بعد میک اپ کا دوسرا مرحلہ شروع کرسکتی ہیں لیکن اگر آپ کی جلد مختلف مسائل کی شکار ہے تو آپ کو اس کیلئے فاؤنڈیشن کا استعمال کرنا پڑیگا۔

ہمارے ملک کی خواتین کی اکثریت کی جلد کسی نہ کسی مسئلے سے دوچار رہتی ہے اس لیے خواتین کو میک اپ کرنے سے پہلے فاؤنڈیشن کے ذریعے اپنے چہرے کی جلد کو یکساں کرنا پڑتا ہے۔ اس کیلئے فاؤنڈیشن کا شیڈ منتخب کرتے وقت بہت احتیاط رکھنا پڑتی ہے۔ فاؤنڈیشن کا یڈ ہمیشہ ایسا خریدیں جو آپ کی جلد کی رنگت سے ملتا جلتا ہو اس کیلئے آپ تھوڑی سی فاؤنڈیشن اپنے ہاتھ کے پشت پر لگائیں اور اسے اچھی طرح جذب کرکے دن کی روشنی میں دیکھیں اگر فاؤنڈیشن آپ کی جلد میں جذب ہوکر رنگت سے مل جائے تو سمجھ لیں کہ یہ فاؤنڈیشن آپ کیلئے ٹھیک ہے۔ فاؤنڈیشن کا شیڈ آپ کی جلد کی رنگت سے معمولی سا گہرا ہو تو بہتر ہے لیکن یاد رکھئے اپنی جلد سے ہلکے شیڈ کا فاؤنڈیشن کبھی استعمال مت کریں۔ کالی یا گہری سانولی رنگت والی خواتین کیلئے فاؤنڈیشن کا شیڈ منتخب کرنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے اس لئے اکثر وہ غلط فاؤنڈیشن کا انتخاب کرلیتی ہیں جس سے ان کے چہرے پر میک اپ کی تہیں صاف نظر آتی ہیں۔ اگر آپ کی جلد کی رنگت کا فاؤنڈیشن دستیاب نہیں تو اس کا ایک آسان حل یہ ہے کہ آپ دو شیڈز کی فاؤنڈیشن کو ملا کر مطلوبہ شیڈ بنالیں۔ اس کیلئے بہتر یہ ہوگا کہ آپ دونوں شیڈز کی فاؤنڈیشن کو کسی برتن میں یک جان کرلیں اس طرح آپ بار بار شیڈ بنانے کی محنت سے بچ جائیں گی۔

فاؤنڈیشن لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ فاؤنڈیشن پیسٹ شکل کی ہو، جمی ہوئی نہ ہو۔ یہ چھوٹے چھوٹے نقطوں کی شکل میں چہرے پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگائیں ساتھ ہی گردن اور کانوں پر بھی لگائیں اس کے بعد بہت ہلکے ہاتھوں سے ان نقطوں کو جلد میں جذب کریں۔ بہتر ہوگا اس کیلئے کاسمیٹکس اسفنج استعمال کریں اور یہ بھی ہمیشہ دھیان رہے کہ چہرے پر فاؤنڈیشن لگاتے وقت آپ کے ہاتھ کی جنبش نیچے سے اوپر کی جانب ہو جب فاؤنڈیشن پورے چہرے پر لگ جائے تو آہستگی سے اوپر سے نیچے کی طرف اسفنج کے ذریعے فاؤنڈیشن کو یکساں کرلیں اس سے آپ کے چہرے کا باریک رواں اصل شکل میں آجائیگا۔

زیورات اور آپ کا حسن

زیورات کا تصور انسانی زندگی کے ہر دور میں رہا ہے آج جبکہ زیورات نے جدید ترین شکل اختیار کرلی ہے تو یہ لکڑی، پتھر، رنگوں اور ہر قسم کی دھاتوں میں دستیاب ہیں۔ زمانہ قدیم میں اگر ہم موہن جوڈارو اور گندھارا کی تہذیب پر نظر ڈالو تو وہاں سے بھی جو آثار قدیمہ ملے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہاں کی تہذیب میں بھی زیورت کا کسی نہ کسی طور عمل دخل رہا ہے۔ قدیم یونان میں جس وقت اولمپک کھیلوں کا آغاز ہوا تو اس وقت بھی فاتح کھلاڑی کو زیتون کی شاخوں کا تاج پہنایا جاتا تھا، یعنی یہ بھی زیور کی ایک قسم تھی۔

عورت اور زیورت ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ ہی سے لازم وملزوم ہیں زیور کے بغیر عورت ادھوری سی لگتی ہے۔ لڑکیوں کی پیدائش کے بعد گھر کی بزرگ خواتین اس کے ہاتھ میں ایک چوڑی نما کالا ڈورا باندھ دیتی ہیں، اور چند ماہ بعد یہ ڈوری چوڑیوں میں تبدیل کردی جاتی ہے۔ بعد میں ان کے کان چھدوا کر اس میں چاندی کی بالیاں ڈلوادی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی زیورات پہننے کا آغاز ہوجاتا ہے۔ یہ زیورات آنکھوں کے علاوہ تقریباً جسم کے ہر حصے پر پہننے جاتے ہیں اور زیورات مختلف اسٹائل اور ڈیزائنوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔

سر کے زیورات

عورتوں کے زیورات کو اگر دیکھا جائے تو ان کی ابتداء سر کے زیورات سے ہوتی ہے، ان میں ٹیکہ، جھومر اور ماتھا پٹی وغیرہ شامل ہیں، ٹیکہ اگرچہ ماتھے پر لگایا جاتا ہے، لیکن اس کا ایک حصہ سر پر لگایا جاتا ہے۔ جھومر صرف دلہنیں اور شادی شدہ عورتیں لگاتی ہیں، لیکن ماتھا پٹی بعض گھروں میں عورتیں عام زندگی میں بھی لگاتی ہیں۔

ناک کے زیورات

شادی کے وقت دلہن کی ناک میں نکاح کے فوراً بعد ایک نتھ ڈالی جاتی ہے، اس میں ایک نتھ بالے کی شکل ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری نتھ جسے "بیسر" کہا جاتا ہے، اسے بھی شادی کے وقت دلہن کو پہنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک زیور لونگ بھی ہے جو کہ شادی کے بعد دلہن کی نتھ اتار کر اس کی ناک میں ڈال دیا جاتا ہے۔ شادی شدہ عورتیں یہ لونگ سونے کی استعمال کرتی ہیں۔ جبکہ لڑکیاں کسی بھی مصنوعی دھات کی بنی ہوئی لونگ شوقیہ ناک میں ڈال لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹی سی بالی بھی ناک میں ڈالتی ہیں۔ بلاق بھی دیہاتی عورتیں ناک کے درمیان میں پہنتی ہیں۔

کان کے زیورات

کانوں کے زیورات کے لئے لڑکیوں کے کان بچپن میں چھدوا دیئے جاتے ہیں اور ان میں چاندی کے تار کی ہلکی ہلکی سی بالیاں ڈال دی جاتی ہیں۔ یہ ایک طرح سے زیورات پہننے کی ابتدائی ہوتی ہے۔ بعض اوقات والدین خود یا بچی کے ننھیال والے بچی کے کانوں میں سونے کی بالیاں ڈال دیتے ہیں۔ بعد میں لڑکیاں عموماً اپنی پسند کے زیوارت استعمال کرنا شروع کردیتی ہیں۔ کانوں کے زیورات میں بالیاں، ٹاپس، جھالے، بجلیاں، بندے، اور تراج وغیرہ شامل ہیں۔ یہ زیورات اگر اب سے کچھ عرصے پہلے تک سونے، چاندی وغیرہ کے ہی ہوتے تھے لیکن اب یہ زیورات مصنوعی دھاتوں کے اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں کہ بعض اوقات انسان اصل ونقل کا فرق کرنا بھول جاتا ہے، لیکن ہاں ان کی قیمتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے اب وہ سفید پوش لوگ جو یہ زیور سونے کا نہیں بنواسکتے وہ بڑے آرام سے مصنوعی زیور خرید کر اپنی خواہشات کو پورا کرسکتے ہیں۔

گلے کے زیورات

گلے کے زیورات میں مختلف انداز کے زیورات وقت اور فیشن کے ساتھ ساتھ بدل رہے ہیں ویسے عام طور سے یہ زیورات سونے کے ہی پہننے جاتے ہیں لیکن عورتیں کپڑوں کے رنگ سے میچ کرکے یا بعض اوقات کپڑے پر بنے ہوئے سلمیٰ ستارے کے کام سے میچ کرکے بھی زیور استعمال کئے جاتے ہیں۔

گلے کے زیور میں گلوبند، چندن ہار، سات لڑا، چمپا کلی، وغیرہ سونے کے بنائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ مخصوص تہذیبوں کے مخصوص زیور بھی گلے میں پہننے جاتے ہیں۔ مدراسی ہار ایک باریک سی پٹی ہوتی ہے، جو عموماً پازیب جیتنی چوڑی ہوتی ہے یہ ہار اپنی نفاست میں لاجواب ہے اور یہ نہ صرف مدراسی خواتین بلکہ عام خواتین بھی شوقیہ پہنتی ہیں، چندن ہار، چمپا کلی، وغیرہ۔

اگر اب اس قدر عام نظر نہیں آتے ہیں قیام پاکستان سے پہلے عورتوں کے زیوات میں یہ لازمی شامل ہوتے تھے۔ موجودہ دور میں سات لڑے ہار کا بہت زیادہ شو فیشن ہے۔ سونے کے بنے ہوئے سات کی تو خیر بات ہی کیا ہے، لیکن اب یہ ہار مصنوعی دھاتوں کے بھی بے حد خوبصورت مل جاتے ہیں۔ آج کل لڑکیاں گلے میں چھوٹے چھوٹے لاکٹ اور زنجیر استعمال کرتی ہیں جو خوبصورتی کے ساتھ ساتھ نفاست کا تاثر بھی دیتی ہے۔

ہاتھوں کے زیوات

ہاتھوں میں عام طور پر سے چوڑیاں پہنی جاتی ہیں، یہ چوڑیاں عام طور سے کانچ کی ہوتی ہیں، لیکن بعض اوقات یہ چوڑیاں مختلف دھاتوں سے بھی بنائی جاتی ہیں جس میں چاندی، سونے، تانبے اور لوہے وغیرہ کی بھی ہوتی ہیں۔ مصنوعی دھاتوں کی چوڑیاں بھی اتنی خوبصورت لگتی ہیں، حتیٰ کہ قیمتی دھات کی چوڑیاں۔ ہاتھوں کے زیور میں کلائی، پہچہ وغیرہ بھی شامل ہیں، یہ چیزیں عام طور سے دلہنوں کو چڑھائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات دیہاتی زیور بھی شہروں میں فیشن کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ وہ چاہے تھر کے زیوارت ہوں جو عموماً تانبے کے بنے ہوتے ہیں۔ شہروں کی لڑکیاں مہنگے داموں خرید کر استعمال کرتی ہیں۔ ہاتھوں میں چوڑیاں کے علاوہ ہاتھوں کے انگلیوں میں انگوٹھیاں بھی پہنی جاتی ہیں، یہ انگوٹھیاں سونے، چاندی اور کچھ عرصے پہلے تک پیروں کے زیوات چاندی کے اور بھاری بھاری ہوا کرتے تھے، لیکن بدلتے ہوئے فیشن نے اس میں نفاست اور خوبصورتی پیدا کردی ہے، اب موجود وقت میں یہ ہر ڈیزائن میں موجود ہیں۔ زرقون کے علاوہ دوسری مصنوعی دھاتوں کی ہوتی ہیں۔

پیروں کے زیور

پیروں کے زیور ہمیشہ سے ہی برصغیر کی عورتیں استعمال کرتی رہتی ہیں، جیسے کہ پیروں میں آج کل میچنگ پازیب کا فیشن ہے۔ میچنگ سے مطلب یہ ہے کہ اگر کپڑوں پر گولڈن کام ہے، گولڈن پازیب، اگر سلور کام ہے تو سلور پازیب اور پیروں کی انگلیوں میں بچھیاں، جو خوبصورت اور الگ الگ ڈیزائن کی ہوتی ہیں، یہ زیور کچھ عرصہ قبل ہماری دیہات کی عورتیں پہنا کرتی تھیں، آج کل شہروں میں بھی اس کا عام رواج ہوگیا ہے۔ پیروں کا ایک زیور جو کہ کڑا نما ہوتا ہے اور ایک ہی پاؤں میں پہنا جاتا ہے۔

غرض یہ بات طے ہے کہ زیورات کے بغیر عورت کی شخصیت میں نکھار پیدا نہیں ہوتا۔ زیورات صرف بننے سنورنے کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ مشکل وقت میں کام بھی آجاتے ہیں۔ عام طور پر زیورات روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو زیورات کے بہانے کچھ رقم محفوظ ہوجاتی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ سونے کا بھاؤ ہمیشہ چڑھتا رہتا ہے۔ خاص طور پر شادی کے وقت دلہن کو جو زیورات اپنے میکے سے ملتے ہیں، وہ آئندہ زندگی میں آڑے وقت کے ساتھی ثابت ہوتے ہیں۔ البتہ زیورات خریدتے وقت ان کی مضبوطی کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور ڈیزائن بھی ایسا منتخب کیا جائے کہ وہ ہر دور میں نیا لگے۔

کیل مہاسوں سے نجات

آپ جب لوگوں سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے نگاہ آپ کے چہرے پر پڑتی ہے، دیکھنے والوں کے اندرونی احساسات اور تاثرات کیا ہوں گے؟ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن جب آپ کی جلد کھردری ہو، آپ کے چہرے پر داغ دھبے ہوں تو احساس کمتری کا شکار ہونا ایک فطری عمل ہے جب تک آپ کی جلد نرم وملائم اور داغ دھبوں سے پاک نہیں ہوتی اس وقت تک آپ ذہنی پریشانی سے دوچار رہتے ہیں۔ پہلے زمانوں میں دیسی ٹوٹکوں کا ہی سہارا لیا جاتا ہے

لیکن اب تو سائنسی ترقی کے باعث نئے نئے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، جس سے مسوں، داغوں، کھرنڈوں، ٹشوز کے بدنما رنگوں اور نشانوں کو دور کیا جاتا ہے، جس سے جلد کا فطری رنگ بحال ہوجاتا ہے، جلد انسانی جسم کے وزن کے لحاظ سے قریباً سولھواں حصہ بنتی ہے، انسانی جسم میں جلد کی بہت اہمت ہے یہ بیرونی ضرررساں مادوں اور شعاعوں سے انسانی جسم کو بچاتی ہے، جلد کا ایک اہم فعل سورج کی روشنی کے زیر اثر وٹامن ڈی کی تیاری بھی ہے جس سے متعدد فاسد مادوں کا اخراج جلد کے ذریعے ہوتا ہے ہمارے ملک میں ایگزیما، داد یا فنگس کی بیماریوں، خارش، دانے، کیل مہاسے، چھائیاں، الرجی، پھوڑے، پھنسیاں، وارس سے ہونیوالے جلدی امراض عام بیماریوں میں شامل ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف خواتین بلکہ مرد حضرات کے چہرے بھی بدنما ہوجاتے ہیں اور وہ احساس کمتری میں مبتلا ہوکر عام محافل یا نجی تقریبات میں جانے سے بھی گریزاں رہتے ہیں۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مچھلی کھانے کے بعد دودھ پی لیا جائے تو برص لاحق ہوجاتا ہے لیکن ابھی تک کی گئی سائنسی تحقیق سے صرف یہ پتہ چلا ہے کہ بعض اندرونی عوامل کی وجہ سے جلد کے رنگ دار خلیے خودبخود تباہ ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ برص کے علاج میں حالیہ برس میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے جسم میں دھبے ضروری نہیں کہ برص کی علامت ہی ہوں۔ سفید دھبے، داد، فنگس، خشکی کی بیماری اور جذام وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔ چہرے پر چھائیاں خواتین کو عموماً حمل کے دوران ہونے والی ہارمون کی تبدیلیوں کی وجہ سے ہوجاتی ہیں۔ جو وضع حمل کے بعد غائب ہوجاتی ہیں۔ سورج کی تپش سے بچاؤ کیلئے بازار میں بے پناہ لوشن ملتے ہیں اگر آپ کو یہ اندازہ نہیں کہ کون سا لوشن منتخب کرنا ہے تو بہتر ہے کہ آپ اپنے لیے لوشن خود اپنے گھر میں تیار کرلیں۔ تل کا تیل جلد کو نرم وملائم رکھنے کیلئے بہت مفید ہے اور سورج کی شعاعوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایک کپ تلوں کے تیل یا آدھا کپ زیتون کے تیل میں آدھا کپ خالص سرکہ ملادیں، چائے کا ایک چمچ آئیوڈین اور چند قطرے لیونڈر کا تیل ملادیں۔ لیونڈر کے قطرے نہ صرف خوشبو پیدا کرتے ہیں بلکہ مچھروں اور کیڑے مکوڑوں کو بھی بھگادیتے ہیں۔ دو حصے سورج مکھی کا تیل اور ایک حصہ لیموں کا رس یا سرکہ ملا کر لوشن تیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ لوشن بہت سے ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نمک ملا پانی خشکی کو روکتا ہے، یہ پانی جسم پر ملنے کے بعد جسم کو جلد از جلد تازہ پانی سے دھولینا چاہئے۔ موسم سرما میں اگر آپ چھٹی کے روز بہت زیادہ دھوپ تاپ لیتے ہیں اور جسم میں جلن یا تپش محسوس کریں تو سرکے اور پانی کو ملا کر جسم پر ملیں اور اس کے علاوہ کھیرا باریک پیس کر لگائیں، سبز چائے یا دودھ کا استعمال بھی جلن کو آرام پہنچاتا ہے۔ کیل مہاسے عام طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو نکلتے ہیں یہ زیادہ تر تیرہ چودہ سال کی عمر سے لے کر 20 سال کی عمر تک زیادہ نکلتے ہیں تاہم بعض افراد میں اس سے زیادہ عمر میں بھی رہ سکتے ہیں۔ چہرے کے علاوہ یہ دانے سینے اور کمر پر بھی نمودار ہوسکتے ہیں، داغ، دھبوں کی اصل وجہ تو دریافت نہیں ہوئی تاہم ان عوامل کا علم ضرور ہے جو اسکے ہونے کے سبب بن سکتے ہیں۔ ان میں مردانہ ہارمونز میں بیکٹیریا کی موجودگی، چکناہٹ جلد پر کیل مہاسے زیادہ نکلتے ہیں لہٰذا ایسے مریضوں کو بار بار صابن سے منہ دھونا چاہئے اور خواتین کو چکنی اشیاء مثلاً فاؤنڈیشن اور کولڈ کریم سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیل مہاسوں سے نجات کے لیے بیرونی طور پر کدو کی چھوٹی تازہ پتیوں کا استعمال بہت موثر ہے۔ کدو کی چند پتوں کو پیس کر لیپ بنالیں روزانہ لیپ کریں اور پھر آدھے گھنٹے بعد چہرہ دھو لیا کریں۔ سلاد کے پتے بھی چہرے کی خوبصورتی کیلئے بہت مفید ہیں چکنی جلد کی خواتین سلاد کے پتوں کو گلاب کی پتیوں اور لیموں کے جوں کے ساتھ ملا کر پیس لیں یہی لیپ چہرے پر آدھے گھنٹے کیلئے ملیں اور پھر پانی اور صابن سے دھولیں۔ چہرے کی چکناہٹ جو کیل مہاسوں کا باعث ہوتی ہے صاف ہوجائیگی۔ اخروٹ کا مغز پیس کر چہرے پر چوٹ کے نشانات پر لگانے سے نشانات مٹ جاتے ہیں اور چھائیاں بھی دور ہوجاتی ہیں۔

مچھلی سے حاصل ہونے والے 6 فوائد

ہمارا جسم تمام ضروری غذائیت اپنے طور نہیں بنا سکتا اس کے لیے اسے کھانے پینے کی چیزوں سے غذائیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ مچھلی میں کیلریز کم ہوتی ہیں جب کہ یہ پروٹین اومیگا تھری سے بھرپور ہوتی ہے۔ اومیگا تھری فیٹی ایسڈ وہ غذائی اجزا ہے جو جسم میں خود بخود نہیں پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس کے انسانی جسم پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خاص طور سے جلد، بالوں اور دل کی صحت کے لیے اومیگا تھری فیٹی ایسڈ بے حد فائدہ مند ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ہفتے میں ایک سے دو بار مچھلی کے استعمال سے جسم کی اومگا تھری فیٹی ایسڈ کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔

ایک انسان کو روزانہ اپنی غذا میں دو فیصد اومیگا تھری فیٹی ایسڈ شامل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جس کا مطلب ایک دن میں فیٹی ایسڈ کے چار گرام ہیں۔ خوردنی مچھلی کے ایک چھوٹے ٹکڑے میں تقریباً ڈیڑھ گرام اومیگا تھری فیٹی ایسڈ ہوتا ہے۔ مچھلی امراض قلب سے محفوظ رکھتی ہے اور وزن بھی بڑھنے نہیں دیتی۔ مچھلی کی خصوصیات اور افادیت یہیں ختم نہیں ہوتیں۔ اس کے چند اہم فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

دل کے لیے مفید

مچھلی سے نہ صرف دل توانا اور مضبوط رہتا ہے بلکہ بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ ہائپرٹینشن: جرنل آف دا ہارٹ ایسوسی ایشن نے 4900 خواتین پر ایک تحقیق کی جس سے یہ معلوم ہوا کہ جن خواتین نے مچھلی بلکل بھی نہیں کھائی یا تھوڑی مقدار میں کھائی انکے امراض قلب کے خطرات مچھلی کھانے والی خواتین سے پچاس فیصد بڑھ گئے۔

الزائمرز کے خطرات ٹالتی ہے

انسانی ذہن میں نیوروز (ایک سرمئی رنگ کا مادہ) موجود ہوتے ہیں جسے grey matter کہتے ہیں۔ یہ مادہ انسان کی یاداشت اور معلومات اسٹور کرنے کی صلاحیت کو تقویت دیتا ہے۔ شمالی امریکہ کی ریڈیولوجیکل سوسائٹی کے مطابق جو لوگ ابلی یا گرل ہوئی مچھلی کھاتے ہیں ان کے نیوروز کا سائز دیگر کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مچھلی کھانے سے یاداشت اچھی ہوتی ہے۔

جلد اور بالوں کے لیے مفید ہے

اکثر خواتین جو لو فیٹ ڈائٹ پہ ہوتی ہیں ان کے بال اور جلد روکھے اور بے جان ہوجاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جلد اور بالوں کو نشونما پانے کے لیے فیٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب جسم

کو ضروری فیٹس نہیں مل پاتے وہ کمزور ہونے لگتے ہیں اور صحت مند نظر نہیں آتے۔

ڈپریشن دور بھگاتی ہے

تحقیقات کے مطابق جو لوگ مچھلی کا استعمال باقاعدگی سے کرتے ہیں ان کے ذہنی تناؤ یا کلینیکل ڈپریشن کے خطرات کافی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ ڈائٹنگ کرنے والے لوگوں کو اکثر اسٹریس رہنے لگتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ضرور اپنی غذا میں مچھلی کا استعمال کرنا چاہیے۔

ذہن کی نشونما کرتی ہے

مچھلی میں موجود آئیوڈین اور اومیگا تھری فیٹس بچوں کی ذہنی نشونما کے لیے ضروری ہے۔ خاص طور سے شروع کے دس سالوں میں ایک بچے کو ان غذائی اجزا کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں کو مچھلی ضرور کھانی چاہیے۔ اگر بچے کو مچھلی سے کسی قسم کی الرجی ہو تو ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر مچھلی نہ دیں۔

ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتی ہے

سمندر کے پانی کی مچھلی کو وٹامن ڈی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ مانا جاتا ہے۔ یہ بے شمار بیماریوں سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے ساتھ ہی غذا سے کیلشیم جذب کرنے میں بھی مدد کرتی ہے۔ اگر جسم میں وٹامن ڈی موجود نہ ہو تو ہڈیاں کھانے سے ملنے والا کیلشیم حاصل نہیں کرپاتیں جس کے باعث وہ کمزور ہونے لگتی ہیں۔ حاملہ خواتین کو بھی مچھلی کا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ اس طرح بچے کی نشونما اچھی ہوگی اور وہ صحت مند پیدا ہوگا۔ ماہواری رک جانے کے بعد خواتین کو مچھلی کا استعمال بڑھا دینا چاہیے۔ اس سے گٹھیا کے مرض کے خطرات کافی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔

دلہن کا میک اپ اچھا ہونا ضروری ہے

جہاں شادی کا دن ایک فیملی کے لئے بہت بڑی خوشی لے کر آتا ہے، وہیں یہ دن دلہن کے لئے سب سے خوبصورت اور یادگار دن ہوتا ہے، اور اس لئے شادی کا دن ہو اور دلہن خوبصورت اور منفرد نہ لگے یہ تو بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ خوبصورت نظر آکر داد پانا ہر دلہن کا حق ہے، اس حق کو اسی خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیجئے تاکہ آپ کے سامنے تمام دیگر حاضرین محفل ماند پڑ جائیں۔ اکثر دلہنیں مہنگے میک اپ افورڈ نہیں کرتیں اس لئے کسی سہیلی یا گلی محلے کی خاتون کی خدمات لینے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔ کچھ بھی ہو شادی سے ہفتہ پہلے کسی اچھے پارلر کی خدمات ضرور لیں، اپنی مناسب کلینزنگ اور اسکن پالش فیشل ضرور کروائیں، تاکہ اسکن سے تمام گرد وغبار جھڑ جائے۔ شادی والے دن کے بعد بھی کئی دن تک آپ کو دلہن بن کے ہی گزارنا ہوتے ہیں، اس لئے چیزوں کی لسٹ بنالیں اور تھوڑی سی اس کی تیاری پر بھی غور کرلیں۔ میک اپ کے لوازمات: اپنی میک اپ کٹ میں درج ذیل چیزیں اچھی کاسمیٹکس کمپنی کی ضرور لیں۔ 1۔ فاؤنڈیشن 2۔ پین کیک (جلد کے ہم رنگ) 3۔ فاؤنڈیشن براؤن لے لیجئے اور پین کیک گولڈن یا پنک 4۔ آئی شیڈو کٹ (چمکدار رنگوں والی) 5۔ بلش آن (ایک ہی لیں، پنک یا لائٹ براؤن یا اورنج) 6۔ آئی لیشز 7۔ آئی لائنر 8۔ مسکارا 9۔ لپ اسٹک (گلوس کے ساتھ) 10۔ کنسیلر 11۔ برونزر، ہیئر اسپرے جیل ترکیب استعمال: آپ میک اپ سے پہلے اس بات کا یقین کرلیں کہ آئی بروز اچھی طرح بنی ہوئی ہوں، سب سے پہلے فاؤنڈیشن لگائیں، ابتداء میں ڈارک براؤن فاؤنڈیشن کا استعمال کریں (اگر آپ کے چہرے پر داغ یا دھبے ہوں تو وہاں خاص طور پر ضرور ان کا استعمال کریں تاکہ یہ چھپ جائیں)۔ اگر رنگت صاف ہے تو ڈارک کی بجائے لائٹ براؤن فاؤنڈیشن کا استعمال کریں۔ فاؤنڈیشن کے ساتھ ساتھ کنسیلر کا استعمال ضرور کریں تاکہ دھبے چھپ جائیں۔ دھیان کرلیں کہ چہرے اور گردن کی رنگت میں ذرا سا بھی فرق نہ ہو، براؤن کے بعد گولڈن یا پنک فاؤنڈیشن کا استعمال کریں اور اچھی طرح مکس کرلیں۔ بیس یا فاؤنڈیشن کا استعمال اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر بھی کریں تاکہ بعد میں خدوخال ابھارنے میں آسانی ہو۔ آئی میک اپ سب سے پہلے گولڈن شیڈ کو اچھی طرح سے اپنی آنکھوں پر لگانا شروع کردیں اور اپنی آنکھوں کی شیپ کا خاص خیال رکھیں، یعنی اگر آپ کی آنکھوں کا سائز بڑا ہو تو شیڈ کو صرف آنکھوں پر پھیلائیں اور اگر آنکھیں چھوٹی ہوں تو شیڈ کو آنکھوں سے پھیلاتے ہوئے باہر کی طرف لائیں اور V جیسی شیپ بنائیں۔ اب اپنے سوٹ کے ہم رنگ شیڈ اپنی آنکھوں پر لگائیں۔ آنکھ کے پورے حصے پر نہ پھیلائیں۔ اس کے بعد آئی لیشز لگائیں۔ آئی لیشز لگانے کے بعد آئی لائنر کا استعمال کریں۔ آج کل بازار میں مارکر طرح کی آئی لائنر دستیاب ہیں ان کو لگانے سے آئی لائنر کی لکیر کے بگڑنے کا خدشہ نہیں ہوتا۔ لپ اسٹک بیس لگاتے وقت آپ کے ہونٹوں کی شیپ بیس کی تہہ میں چھپ جاتی ہے اسی وجہ سے آپ ہونٹوں کو جیسی مرضی شیپ دے سکتے ہیں۔ سب سے پہلے کسی گہری لیکوئیڈ لپ اسٹک کی مدد سے لپ لائن بنالیں اور اس کے بعد سوٹ کے ہم رنگ لپ اسٹک سے ہونٹوں کی فلنگ بھی کرلیں اور اسی لپ اسٹک کے ہم رنگ گلوس کا استعمال کریں، اس سے آپ کے ہونٹوں کی چمک دمک لگے گی۔ بلش آن کو باہر سے اندر یا اندر سے باہر کی طرف لاتے ہوئے لگائیں۔ اگر آپ کا چہرہ چوڑا ہے تو بلش آن کو باہر سے اندر لاتے ہوئے استعمال کریں اور اگر آپ کا چہرہ پتلا ہو تو اندر سے باہر لاتے ہوئے بلش آن کو لگائیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بلش آن باہر سے اندر کی طرف لگاتے ہوئے چہرے کو پتلا ظاہر کرتا ہے۔ اور اندر سے باہر کی طرف لگانے سے چہرے کی چوڑائی کو بڑھاتا ہے۔ ہیئر اسٹائل: اگر آپ کا چہرہ لمبا ہے تو مانگ نکال لیں اور اگر چھوٹا ہے تو لمبی مانگ نکالیں۔ اپنے سامنے کے بالوں کو اچھی طرح کنگھی کرکے پیچھے کی سمت لے جائیں اور ہیئر پن لگالیں۔ سامنے بالوں پر ہیئر اسپرے یا جیل کا سے بالوں کو بٹھادیں۔ اب بالوں کے دو حصے کرلیں ایک زیادہ۔ اب کم حصے والے بالوں کو اچھی طرح رول کرکے لمبائی میں لپیٹ کر پن اپ کرلیں، پھر اب زیادہ بالوں والے حصے کو ان رول کئے ہوئے بالوں کے گرد لپیٹ دیں تاکہ وہ ڈھک جائیں۔

ہم پاکستان کو گھٹنوں پر لائیں گے: پوری

چنڈی گڑھ۔(یو این آئی) پٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے ہفتہ کو کہا کہ پاکستان کو گھٹنوں پر لایا جائے گا تاکہ وہ پھر کبھی پہلگام جیسے دہشت گردانہ حملے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔ یہاں چنڈی گڑھ یونیورسٹی میں ایک قوم ایک انتخاب: ہندوستانی انتخابی منظرنامے کو تبدیل کرنے کی مشق کے موضوع پر ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب کہ پچھلی حکومتیں صرف دہشت گرد حملوں کی مذمت کرتی تھیں، وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہماری حکومت کے دوران ایسا نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی نے اپنے بیان میں صاف کہہ دیا ہے کہ پاکستان کو اس کے نتائج بھگتنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ہندستان نے سندھ طاس معاہدہ منسوخ کر کے پاکستان کو سبق سکھانے کا اعلان کیا ہے جو اس سے قبل کسی حکومت نے نہیں کیا۔ ایک ملک ایک انتخاب کے موضوع پر مرکزی وزیر نے کہا کہ انتخابات پر خرچ صرف ایک پہلو ہے۔ انہوں نے کہا کہ متواتر انتخابات پر ہونے والے اخراجات کو روکنے سے جو پیسہ بچے گا اسے سماجی ترقی اور تعلیم پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ اس سے حکمران جماعت کو فائدہ ہوگا، یہ جمہوریت کا سوال ہے۔

معیشت بحران کا شکار، عام آدمی کا برا حال

88 فیصد ہندوستانی کار خریدنے سے محروم

ماروتی سوزوکی چیئرمین کے مطابق ہندوستان میں صرف 12 فیصد گھرانے ہی کار خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں، کار خریدنے کی استطاعت میں یہ گراوٹ ہندوستان میں حقیقی آمدنی میں جمود کا نتیجہ ہے: جے رام رمیش

نئی دہلی: ملک اس وقت پہلگام دہشت گرد حملے کے غم میں ڈوبا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ معیشت کے ایک سنگین مسئلے نے بھی توجہ کھینچی ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ اگرچہ قوم اس وقت صدمے کی حالت میں ہے، پھر بھی ماروتی سوزوکی انڈیا کے چیئرمین آر سی بھارگو کے بیان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ براہ راست معیشت کی حقیقتوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ ہندوستان میں کار خریداری اب صرف ان گھرانوں تک محدود ہوگئی ہے جن کی سالانہ آمدنی بارہ لاکھ روپے یا اس سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ 88 فیصد گھرانے جو اس معیار پر پورے نہیں اترتے، ان کے لیے چھوٹی کاریں تک بھی ناقابلِ رسائی ہو چکی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ 2023-24 اور 2024-25 کے درمیان مجموعی مسافر گاڑیوں کی فروخت میں محض دو فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور آئندہ مالی سال میں بھی صرف ایک سے دو فیصد نمو کی امید ہے، جو معیشت کی سست رفتاری کا واضح اشارہ ہے۔

جے رام رمیش نے کہا کہ کار خریدنے کی استطاعت میں یہ گراوٹ ہندوستان میں حقیقی آمدنی میں جمود کا نتیجہ ہے۔ ان کے مطابق، جب عام لوگوں کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوتا تو وہ گاڑیاں، مکانات یا دیگر قیمتی اشیاء خریدنے سے قاصر رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج زیادہ تر خاندان اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے میں ہی الجھے ہوئے ہیں اور گاڑی خریدنا ان کے لیے ایک دور کا خواب بن چکا ہے۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ اگر حکومت نے فوری طور پر ایسی پالیسیاں نہ اپنائیں جو آمدنی میں اضافہ اور قوتِ خرید کو بحال کریں تو معیشت کی اندرونی مانگ مزید سکڑ جائے گی اور ترقی کی رفتار سست ہو جائے گی۔ خیال رہے کہ ماروتی سوزوکی انڈیا کے چیئرمین آر سی بھارگو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ آج کاریں اتنی مہنگی ہوگئی ہیں کہ ایک عام شہری کے لیے انہیں خریدنا مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی خاندان کی سالانہ آمدنی بارہ لاکھ روپے سے کم ہے تو وہ ایک آٹھ لاکھ روپے کی گاڑی خریدنے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ بھارگو نے بتایا کہ چھوٹی کاروں کی فروخت میں تقریباً نو فیصد کی کمی آئی ہے اور موجودہ ضابطے اور ٹیکسوں نے گاڑیوں کی قیمتوں کو بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے ٹیکسوں میں کمی اور ضوابط میں نرمی جیسے اقدامات نہ کیے تو کاریں صرف امیر طبقے کی علامت بن کر رہ جائیں گی اور عام لوگوں کے لیے ان تک رسائی مزید مشکل ہوجائے گی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان میں کار خریدنے کی استطاعت رکھنے والے گھرانے اب محض 12 فیصد تک محدود ہو چکے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

پہلگام دہشت گردانہ حملہ

ملک کے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دینے کا وقت آگیا ہے: نقوی

رام پور، نئی دہلی،۔(یو این آئی) سابق مرکزی وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر مختار عباس نقوی نے آج یہاں کہا کہ دہشت گرد درندوں کی سفاکی کی سزا دہشت گردی کے عطیہ دہندگان اور آقاوں کی شیطانی بربریت اب خوفزدہ ہے اور اسے خود کو دفن ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے مسٹر نقوی نے کہا کہ پہلگام حملے کے مظالم اور جرائم کے ذمہ داروں کو تباہ کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اسلام کو ڈھال بنا کر انسانیت کا خون کرنے والے یہ دہشت گرد انسانیت اور اسلام دونوں کے دشمن ہیں۔ سابق مرکزی وزیر نے عوام سے کہا کہ ملک کے دشمنوں کو سبق سکھانے کے لیے ملک کی ہم آہنگی اور اتحاد کو مضبوط اور محفوظ رکھنا ہوگا اور دہشت گرد درندوں کو سزا دینا ہر ہندوستانی کا مقصد ہونا چاہیے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ ہمیں پاکستان کے پراکسی پروپیگنڈہ کٹھ پتلیوں کی افواہوں سے بھری پروپیگنڈہ آلودگی کے خلاف ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا اور دیگر پلیٹ فارمز پر اس قسم کی جھوٹی پیشن گوئیاں کرنے اور معاشرے میں انتشار پھیلانے کی سازش میں سرگرم ہیں۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک کی حفاظت ہمارا قومی فریضہ اور مذہب ہے، کوئی مذہب اور مقصد ملک سے بڑا نہیں ہوسکتا۔ ہمارے اتحاد کی مضبوطی دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے میں اہم رول ادا کرے گی۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) کو ہندوستان کا حصہ بنانے کے لیے آزادی کے امرت کال میں پارلیمنٹ کی قرارداد کو پورا کیا جائے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ نے 22 فروری 1994 کو متفقہ طور پر قرارداد منظور کی تھی کہ پی او کے ہندوستان کا حصہ ہے، اسے پاکستان کے ناجائز قبضے سے آزاد کرانا ہے۔ اسی لیے جموں وکشمیر اسمبلی کی 24 نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔ آج یہاں مسلم خواتین کانفرنس اور بزنس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر نقوی نے کہا کہ ہندوستان آئینی اصلاحات اور جامع بااختیار بنانے کے سنہرے دور سے گزر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی سلامتی، خوشحالی، بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ اقتصادی ترقی، ثقافتی، سماجی ہم آہنگی، تعلیمی، انتظامی، زرعی اور صحت وغیرہ شعبوں میں اصلاحات نے ہندوستان کو گڈ گورننس کا ایک مصدقہ عالمی برانڈ بنا دیا ہے۔

اے آر رحمان کو کاپی رائٹ کیس میں جھٹکا، دہلی ہائی کورٹ نے 2 کروڑ روپے جرمانہ عائد کیا

نئی دہلی۔ عالمی شہرت یافتہ میوزک ڈائرکٹر اے آر رحمان اور فلم پروڈکشن کمپنی مدراس ٹاکیز ایک بار پھر تنازعات میں پھنس گئی ہے۔ ان کی فلم پونین سیلون-2 کا نغمہ 'ویرا راجا ویرا' کاپی رائٹ کے گھیرے میں آگیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے اس معاملے میں بڑا فیصلہ سناتے ہوئے اے آر رحمان اور مدراس ٹاکیز کو 2 کروڑ روپے جمع کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تنازعہ کلاسیکی گلوکار فیاض واصف الدین ڈاگر کی طرف سے دائر عرضی کے بعد سامنے آیا ہے۔ ڈاگر نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ 'ویرا راجا ویرا' نغمہ ان کے والد ناصر فیاض الدین ڈاگر اور چچا ظہیر الدین ڈاگر کے ذریعہ پیش کی گئی 'شیوا استوتی' سے کافی حد تک میل کھاتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گانے کی دُھن اور بھاؤ 'شیوا استوتی' سے کاپی کیے گئے ہیں لیکن ڈاگر کنبہ کو اس کا کوئی کریڈٹ نہیں دیا گیا۔

جے این یو طلبہ یونین انتخابات

بائیں بازو کی تقسیم کے درمیان 70 فیصد ووٹنگ، نتائج 28 اپریل کو

نئی دہلی: راجدھانی دہلی کی معروف جامعہ، جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) میں جمعہ کو طلبہ یونین (جے این یو ایس یو) کے انتخابات بالآخر مکمل ہو گئے۔ اس بار انتخابات تاخیر کا شکار رہے مگر جمعہ کو کیمپس میں ووٹنگ کے دوران طلبہ نے جوش وخروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے تقریباً 70 فیصد ٹرن آوٹ درج کرایا۔ ووٹنگ کا عمل دو مرحلوں میں مکمل ہوا، جو صبح 9 بجے سے دوپہر ایک بجے تک اور پھر دوپہر 2:30 سے شام 5:30 بجے تک جاری رہا۔ کیمپس میں 17 پولنگ بوتھ قائم کیے گئے تھے۔ انتخابات کے نتائج 28 اپریل کو جاری کیے جائیں گے، جن کے بعد مرکزی پینل کے لیے صدر، نائب صدر، جنرل سکریٹری اور جوائنٹ سکریٹری منتخب کیے جائیں گے، جب کہ مختلف اسکولوں کے لیے 44 کونسلرز کا انتخاب ہوگا۔

یونیورسٹی کا انتخابی عمل عام طور پر مارچ میں مکمل ہوجاتا ہے، مگر متعدد رکاوٹوں کے باعث اس میں تاخیر ہوئی۔ سب سے بڑی تبدیلی بائیں بازو کی جماعتوں میں دراڑ ہے، جس کی وجہ سے روایتی اتحاد ٹوٹ گیا۔ آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (اے آئی ایس اے) نے ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹس فیڈریشن (ڈی ایس ایف) کے ساتھ اتحاد کیا ہے، جب کہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی)، برسا امبیڈکر پھولے اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (بی اے پی ایس اے)، آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن (اے آئی ایس ایف) اور پروگریسیو اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (پی ایس اے) نے الگ الگ امیدوار میدان میں اتارے ہیں۔

اے آئی ایس اے-ڈی ایس ایف اتحاد نے نتیش کمار کو صدر، منیشا کو نائب صدر، منتقیٰ فاطمہ کو جنرل سکریٹری اور نریش کمار کو جوائنٹ سکریٹری کے عہدے کے لیے نامزد کیا ہے۔ دوسری جانب ایف آئی، بی اے پی ایس اے-اے آئی ایس ایف-پی ایس اے کے اتحاد نے چودھری طیبہ احمد کو صدارتی امیدوار، سنتوش کمار کو نائب صدر، رام نواس گرجر کو جنرل سکریٹری اور نگم کماری کو جوائنٹ سکریٹری کے لیے نامزد کیا ہے۔ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے بھی پورا پینل میدان میں اتارا ہے، جس میں شکھا سواراج صدر، نٹو گوتم نائب صدر، کنال رائے جنرل سکریٹری اور دیپکھا مینا جوائنٹ سکریٹری کے امیدوار ہیں۔ طلبہ کے درمیان اس بار شدید تذبذب پایا جا رہا ہے۔ اسکول آف لینگویج، لٹریچر اینڈ کلچر اسٹڈیز (ایس ایل ایل اینڈ سی ایس) سے ماسٹرز کی طالبہ رانی کماری کا کہنا ہے کہ 'عموی طور پر جے این یو میں بائیں بازو کی پوزیشن مضبوط ہوتی ہے، مگر اس بار تقسیم کی وجہ سے ووٹ بٹ سکتے ہیں اور اے بی وی پی کو فائدہ مل سکتا ہے۔"

رکشہ چلانے والے کی بیٹی ادیبہ اشفاق کا کمال

مہاراشٹر کی پہلی مسلم خاتون آئی اے ایس افسر بننے میں کامیاب

ممبئی: یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے نتائج میں مہاراشٹر کے یوتمال ضلع کی رہائشی ادیبہ انعم اشفاق احمد نے 142 واں رینک حاصل کیا ہے، جو اس علاقے کے لیے فخر کی بات ہے۔ یہ کامیابی ایک ایسے وقت میں آئی ہے جب یوتمال میں محدود وسائل اور تعلیمی سہولتوں کی کمی ہے، مگر ادیبہ نے اپنی محنت، عزم، اور والدین کی حمایت سے اپنی منزل تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کی۔ ان کے والد اشفاق احمد آٹو رکشہ چلاتے ہیں اور ان کے پاس اپنا گھر نہیں ہے۔ یوتمال کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے تعلق رکھنے والی ادیبہ کی کامیابی نہ صرف ان کے خاندان کے لیے بلکہ پورے علاقے کے لیے ایک سنگ میل ہے۔ یہ کامیابی ایک مسلم لڑکی کے لیے ایک تاریخی لمحہ بھی ہے کیونکہ ادیبہ مہاراشٹر کی پہلی مسلم خاتون آئی اے ایس افسر بننے جا رہی ہیں اور ان کی یہ کامیابی علاقے میں لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ کا پیغام دے رہی ہے۔ ادیبہ کی ابتدائی تعلیم یوتمال کے ظفر نگر ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول سے ہوئی۔ یہاں سے انہوں نے کلاس 1 سے 7 تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد، انہوں نے یوتمال کے ضلع پریشد ایکس گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سے کلاس 8 سے 10 تک کی تعلیم مکمل کی۔ پھر انہوں نے 11 ویں اور 12 ویں کی تعلیم یوتمال کے ضلع پریشد ایکس گورنمنٹ کالج سے حاصل کی۔

ادیبہ کا تعلیمی سفر یہاں تک محدود نہیں تھا، بلکہ انہوں نے اپنے تعلیمی سفر کو مزید آگے بڑھانے کے لیے پونے کا رخ کیا۔ وہاں، انہوں نے انعامدار سینئر کالج سے ریاضی کے ساتھ ڈگری حاصل کی۔ بی ایس سی کے بعد، ادیبہ نے پونے کی ایک مشہور اکیڈمی سے یو پی ایس سی فاؤنڈیشن کوچنگ لی۔ یو پی ایس سی کی تیاری کے دوران، ادیبہ کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر انہوں نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا ابتدائی خواب ڈاکٹر بننے کا تھا، مگر یوتمال میں تعلیمی سہولتوں کی کمی اور وسائل کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس خواب کو پورا نہیں کر سکیں۔ اس دوران، یوتمال کے سماجی کارکن، نظام الدین شیخ نے ادیبہ کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں بتایا کہ کیسے وہ آئی اے ایس بن کر اپنے علاقے اور ملک کی خدمت کر سکتی ہیں۔ ادیبہ نے اس حوصلہ افزائی کو دل سے قبول کیا اور یو پی ایس سی کی تیاری شروع کی۔ ان کے پہلے تین کوششوں میں ناکامی کے باوجود، انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل محنت کرتی رہیں۔ آخرکار، چوتھی کوشش میں انہوں نے 142 واں رینک حاصل کر کے کامیابی کا علم بلند کیا۔ ان کے والدین کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا جب انہیں اپنی بیٹی کی کامیابی کی خبر ملی۔ ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ ادیبہ کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ محنت اور لگن سے زندگی میں مشکلات کو پار کیا جا سکتا ہے۔ ان کی کہانی نہ صرف یوتمال کے طلبہ کے لیے ایک مثال ہے بلکہ پورے ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے بھی ایک حوصلہ افزائی ہے۔ یو پی ایس سی جیسے مشکل امتحان میں کامیابی حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے، اور ادیبہ کی اس کامیابی سے علاقے میں تعلیمی اور سماجی تبدیلی کی ایک نئی لہر پیدا ہو سکتی ہے۔

سید عادل حسین کی قربانی کو کبھی فراموش نہیں کیا جانا چاہیے: سنجیو

چنڈی گڑھ۔(یو این آئی) جموں وکشمیر کے پہلگام میں سیاحوں پر دہشت گردانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے انڈین پیپلز تھیٹر ایسوسی ایشن (اپٹا) کی پنجاب یونٹ کے صدر سنجیون سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ ہمیں ایک خچر ڈرائیور سید عادل حسین کی غیر معمولی بہادری اور قربانی کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے، جس نے ایک دہشت گرد سے گن چھیننے کے دوران اپنی جان قربان کردی۔ یہاں جاری ایک بیان میں مسٹر سنگھ نے سیاحوں کے قتل عام کی سخت مذمت کی، جو ملک میں آپسی بھائی چارہ کو تباہ کرنے اور مذہبی عداوت پھیلانے کی ملک دشمن طاقتوں کی ناپاک سازش کا حصہ ہے۔ ڈرامہ نگار، تھیٹر ڈائریکٹر اور آئی پی ٹی اے پنجاب کے ریاستی صدر سنجیون سنگھ نے کہا کہ جموں کشمیر کے اننت ناگ ضلع میں واقع پہلگام کی بیسرن وادی میں ہونے والے اس گھناؤنے دہشت گردانہ حملے میں 26 سیاحوں کا، جو ملک بھر سے سیاحت کے لیے آئے ہوئے تھے، کی ہلاکت غیر انسانی اور ظلم کی انتہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانوں کے بھیس میں بھیڑیوں کے اس گھناؤنے فعل نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور کشمیر کی روح کو لہولہان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک خچر ڈرائیور سید عادل حسین کی غیر معمولی بہادری اور قربانی کو کبھی کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے جس نے ایک خاتون سیاح کی جان بچانے کے لیے ایک دہشت گرد سے بندوق چھینتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آئی پی ٹی اے پنجاب کے جنرل سکریٹری اندرجیت روپووالی، آئی پی ٹی اے چنڈی گڑھ کے صدر بلکر سدھو اور جنرل سکریٹری کنول نین سنگھ سیکھون کے ساتھ ساتھ آئی پی ٹی اے کے فنکاروں نے اس حملے کی مذمت کی۔

پہلگام کے شہداء کی یاد میں کینڈل مارچ روکنا نامناسب: کانگریس

نئی دہلی۔(یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے متاثرین کی یاد میں نکالے گئے کینڈل مارچ میں خلل ڈالنا غلط ہے اور یہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کھوکھلے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ پارٹی لیڈر راہل گاندھی کے کانگریس ہیڈ کوارٹر سے گاندھی اسمرتی تک کینڈل مارچ کو روکنا غلط ہے اور یہ بی جے پی حکومت کے دوہرے پن کی علامت ہے۔ ایک طرف بی جے پی یکجہتی کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف کینڈل مارچ روکتی ہے جو کہ نامناسب ہے۔ انہوں نے کہا، "جس معاملے پر پورا ملک متحد ہے، اس کے لئے نکالے جارہے پرامن کینڈل لائٹ مارچ کو ریاستی سرپرستی میں روکنا مکمل طور پر نامناسب اور شرمناک ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا، "لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کانگریس ہیڈ کوارٹر سے مہاتما گاندھی اسمرتی تک مارچ کی قیادت کر رہے تھے۔

مہاراشٹر: کشمیر سے سیاحوں کے انخلا پر بی جے پی و شیوسینا میں ٹکراؤ، سبقت کے لیے بیان بازی

ممبئی،۔(یو این آئی) کشمیر کے پہلگام علاقے میں حالیہ دہشت گردانہ حملے کے بعد وہاں پھنسے مہاراشٹر کے سیاحوں کو خصوصی پروازوں کے ذریعے واپس لانے کے اقدام پر ریاست کی حکمران جماعتوں بی جے پی اور شیوسینا میں کریڈٹ حاصل کرنے کی رسہ کشی شروع ہوگئی ہے۔ جمعہ کو وزیر اعلیٰ دفتر (سی ایم او) نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اعلان کیا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی ہدایت پر حکومت نے 500 سیاحوں کو خصوصی پروازوں کے ذریعے واپس لایا ہے، تاہم شیوسینا نے اس کارنامے کا سہرا نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے سر باندھا۔ شیوسینا کے بیان کے مطابق، 520 مسافروں کو سری نگر سے چار پروازوں کے ذریعے ایئر لفٹنگ کیا گیا، اور شندے نے بذات خود ان امدادی سرگرمیوں کی نگرانی کی۔ شندے کے دفتر کے ایک نمائندے نے دعویٰ کیا کہ شیوسینا نے ان تمام 520 سیاحوں کے ہوائی سفر کا مکمل خرچ برداشت کیا۔ دوسری طرف سی ایم او کے مطابق، وزیر اعلیٰ فڑنویس نے جمعرات کو کابینی وزیر گریش مہاجن کے ساتھ صورتحال کا جائزہ لیا، اور اگر مزید پروازوں کی ضرورت پیش آئی تو ریاستی حکومت اخراجات برداشت کرے گی۔ حملے کے فوری بعد ریاستی حکومت نے سیاحوں کو واپس لانے کی کوششیں شروع کر دیں تھیں، اور بدھ کو فڑنویس نے کوآرڈینیشن کے لیے گریش مہاجن کو ذمہ داری سونپی۔ اسی دن حکومت نے اعلان کیا کہ کابینی وزراء آشیش شیلار اور منگل پربھات لودھا ممبئی ہوائی اڈے پر موجود تھے جہاں حملے میں جاں بحق افراد کی لاشیں لائی گئیں۔ شیوسینا نے بھی اپنے وزراء گلاب راؤ پاٹل اور یوگیش کدم کو ہوائی اڈے پر تعینات کیا۔ ایئر لفٹنگ کی نگرانی کے لیے شندے بذات خود بدھ کو سری نگر روانہ ہوئے اور وہاں دو روز قیام کیا۔ اس معاملے پر حکمراں اتحاد میں سامنے آنے والی کھینچ تان پر اپوزیشن جماعتوں نے سخت تنقید کی ہے۔ جمعرات کو کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے حکومتی اتحاد پر افسوسناک واقعے کو خود کی تشہیر کے لیے استعمال کرنے کا الزام لگایا۔

ڈراما سماج میں بیداری لانے کا سب سے اہم ذریعہ: ظہیر انور

اردو اکادمی دھلی کے زیر اہتمام 'معاصر اردو اسٹیج' پر سہ روزہ قومی سمینار کا دوسرا دن

نئی دہلی۔ اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام سمینار بعنوان 'معاصر اردو اسٹیج' کے دوسرے دن اردو ڈراما سے منسلک اہم شخصیات نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ اردو میں اسٹیج ڈراما پر بہت ہی کم سمینار منعقد ہوئے ہیں۔ 32 برس قبل 1993 میں اردو اکادمی دہلی میں ہی اردو ڈرامے پر سمینار کا انعقاد عمل میں آیا تھا، جس میں اس وقت کے مشہور و معروف شخصیات میں سے ابراہیم القاضی، حبیب تنویر، جاوید صدیقی، لیش چوپڑا، ساگر سرحدی وغیرہ بھی شامل تھے۔ آج بھی اس سمینار میں اس فن کے مشہور و معروف شخصیات میں سے ظہیر انور، محترمہ کیرتی جین، سلیم عارف اور اسلم پرویز جیسی شخصیات موجود ہیں۔ دوسرے دن کا پہلا اجلاس ظہیر انور اور رونے ورما کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں محمد اسلم پرویز نے 'ہم عصر ہندوستانی تھیٹر اور اردو تھیٹر'، ڈاکٹر شاکر تسنیم نے 'ڈراما سے اسٹیج تک: مراحل اور مسائل'، محمد سلیم عارف نے 'شوقیہ تھیٹر سے کل وقتی تھیٹر تک: مسائل اور امکانات'، پروفیسر محمد کاظم نے 'دہلی کے اردو تھیٹر گروپ: بہروپ کے خصوصی حوالے سے' اور اوما جھن جھن والا نے 'اردو ہندی، ہندوستانی تھیٹر' پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ سلیم عارف نے اپنے مقالے کے درمیان ہی اس سمینار کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی اردو ادارہ اردو ڈراما پر سمینار کر کے اپنے وقت کی اہم شخصیات کو شامل کیا اور ہم سبھی کو سنجیدہ گفتگو کا موقع بھی فراہم کیا۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے ظہیر انور نے کہا کہ ڈراما کرنے کی چیز ہوتی ہے جو سماج میں بیداری کا سب سے اہم ذریعہ ہے، وہ جے تندولکر کے نظریے کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آرٹ ایک آئینہ نہیں جس پر عکس نظر آئے بلکہ ایک ہتھوڑا ہے جو سماج کو سدھارنے کا کام کرتا ہے۔ تمام مقالوں پر گفتگو کرتے ہوئے مزید انہوں نے کہا کہ سوالات قائم کرنا جوابات سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اس اجلاس کے دوسرے صدر رونے ورما تھے، انھوں نے اپنی اداکاری سے ہندی اور تیلگو فلموں میں اپنی منفرد شناخت قائم کی ہے، انھوں نے اردو تھیٹر کی اہمیت پر مختصر انداز میں گفتگو کی۔ پہلے اجلاس کی نظامت کی ذمہ داری ڈاکٹر شاہنواز فیاض نے بخوبی ادا کی۔ اہم سامعین میں پروفیسر معین الدین جینا بڑے، اقبال نیازی، ڈاکٹر انظر حسین، مجیب خان، انیس اعظمی، منیرہ سورتی، ایس۔ این لعل، محی الدین زور کشمیری، وقار قادری، ڈاکٹر امان اللہ، سراج عظیم، ڈاکٹر مظفر غزالی، احمد جاوید، ڈاکٹر ایم آر قاسمی، ڈاکٹر زاہد ندیم، حبیب سیفی، ڈاکٹر امیر حمزہ، و ڈرامے کے دیگر طلبہ و اساتذہ بھی شامل تھے۔

پہلگام حملے کے خلاف کیرالہ میں زبردست احتجاج

معدن اکیڈمی کے تحت دہشت گردی کے خلاف مظاہرہ، اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش: سید خلیل ابراہیم

ملاپورم، جموں کشمیر کے پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف معدن اکیڈمی ملاپورم کی جانب سے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں عوام، طلبہ، علما وسادات نے شرکت کی۔ جس میں پہلگام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی "دہشت گردی ہندوستان کی شکست نہیں دے سکتی" قرار داد پر مبنی مظاہرہ کی قیادت کیرالہ مسلم جماعت کے جنرل سکریٹری معروف عالم دین، بدر السادات اور معدن اکیڈمی کے چیئرمین سید خلیل البخاری نے دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے بہادر افراد کے سوگ میں انگریزی، ملیالم اور ہندی کے بینر تلے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں ہمدردی، اور تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سید خلیل البخاری نے کہا کہ دہشت گردی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، ایسے افراد کی اسلامی تعلیمات میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ بخاری نے کہا کہ ملک سے دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خاتمہ کی کوششوں میں ہم ہندوستانی حکومت کی مکمل حمایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف بلا تاخیر کارروائی کرنا ضروری ہے، انسانیت کے قاتلوں کو سزا دینا چاہئے۔ بخاری نے کشمیر میں پرامن زندگی کی بحالی اور سیاحوں کی سلامتی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی، انتہا پسندی، تفرقہ انگیز مذہب، ذات پات، نسلی امتیازی اور تخریبی سیاست نے ہمارے اتحاد اور گنگا جمنی تہذیب کو ختم کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں جو کہ ناقابل قبول ہے۔ اس موقع پر پہلگام میں ہلاک ہونے والوں کی یاد میں خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک کا اظہار کیا۔ اہم شرکا میں سمستھا ضلع سکریٹری پی ابراہیم باقوی، سید محمد فاروق جمل ایلیل، سید جمل ایلیل تنگل، سید شفیق بخاری، سید احمد الکبیر بخاری، ابوبکر احسانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

'یہ میم بنانے کا وقت نہیں ہے'، پہلگام حملہ سے متعلق سوال کا سابق کرکٹر وسیم جعفر نے دیا جذباتی جواب

نئی دہلی۔ جموں وکشمیر کے پہلگام میں 22 اپریل کو ہوئے دہشت گردانہ حملہ نے ہندوستانی عوام کو جو زخم دیا ہے، وہ اب بھی بالکل تازہ معلوم پڑ رہا ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں لوگ بلا تفریق مذہب اس حملے کے خلاف سڑک پر سراپا احتجاج دکھائی دے رہے ہیں۔ اس دہشت گردانہ حملے کے بعد دنیائے کرکٹ میں بھی غم کی لہر دیکھنے کو ملی ہے۔ بیشتر کرکٹرس نے اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے اپنے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ سابق کرکٹر وسیم جعفر نے بھی متاثرہ کنبہ کے تئیں اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے اس حملہ کو بہیمانہ جرم سے تعبیر کیا ہے۔ پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کو لے کر سابق ٹیسٹ کرکٹر وسیم جعفر نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کی ہے۔ اس پوسٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ "جو لوگ پوچھ رہے ہیں کہ میں نے کوئی میم کیوں نہیں پوسٹ کی، وہ جان لیں کہ یہ میم بنانے کا وقت نہیں ہے۔ میں سبھی سے حساس ہونے کی گزارش کرتا ہوں۔" انھوں نے مزید لکھا ہے کہ "28 کنبے غم منا رہے ہیں۔ پہلگام میں جو ہوا وہ بربریت اور بہیمانہ تھا۔ کرکٹ صرف ایک کھیل ہے، انسان کی جان اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔" دراصل وسیم جعفر سوشل میڈیا پر بہت فعال رہتے ہیں۔ وہ کرکٹ شیدائیوں کے درمیان اپنے میمس اور مزیدار لطیفوں کے لیے مشہور ہیں۔

پہلگام سانحہ کیخلاف مظاہرے مگر نشانہ پر انڈین مسلم * مسلم آبادی کو دبانے اور پھنسانے کی سازشیں شروع!

سہارنپور (احمد رضا) پہلگام سانحہ کے خلاف مسلم افراد جلسوں میں پاکستان مردہ باد کے نعرے لگانے میں سرگرم ہیں" وہیں ہندو شدت پسند افراد، وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور گئو رکشہ دل کے لوگ مسلمان غدار کشمیری عوام غدار اور مسلمانوں دیش سے نکلو" کے زہر سے بھرے نعرے سڑکوں پر بلند کر رہا ہے ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگ لگاتار اس سازش میں سرگرم رہتے ہیں کہ کوئی کمی ہاتھ میں آئے تو ہم مسلمانوں پر حملہ شروع کئے جائیں آپ اس طرح کے شرمناک مسلم طبقہ کے خلاف ویڈیوز سوشل میڈیا پر پل پل دیکھ سکتے ہیں مسلم آبادی کے خلاف دشمنی کے نتیجہ میں صرف اور صرف اتراکھنڈ کھنڈ سرکار ہی کے ذریعہ رات کی تاریکی میں آج تک 6 سو سے زائد مزارات، مساجد اور مدارس اسلامیہ پر بلڈوزروں سے لگاتار حملہ کئے جا چکے ہیں صدی پرانی مسجدیں اور مزارات رات کے اندھیرے میں نیست و نابود کر دیئے گئے سیکڑوں مدرسہ سیل ہو چکے ہیں قابل احترام سپریم کورٹ کے حکم امتناعی کے بعد بھی بھاجپا کی قیادت والی سرکاروں میں بلڈوزر ایکشن زور و شور سے جاری ہے دوسری جانب لگاتار 4 روز سے پہلگام کے دردناک سانحہ کو لیکر ہم انڈین مسلم افراد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے سرکار اور سرکاری مشینری مسلم افراد پر ہونے والے حملوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے دہلی، امبالہ، گڑ گاؤں، فرید آباد، دہرادون، لکھنؤ، کشی نگر، سنبھل، میرٹھ، غازی آباد، ہلدوانی اور مظفر نگر کے بیشتر علاقوں میں جہاں کشمیری نوجوان اور بوڑھے دکانداروں پر حملہ کئے گئے وہیں مسلم افراد کے خلاف بھی خوب زہر اگلا گیا اور دارالعلوم دیوبند کو بھی دس میں خالی کرانے کی اعلانیہ دھمکیاں سڑکوں پر دی گئی پورا ملک سوشل پر ہندو دہشت پسند افراد کے بیانات اور ویڈیوز دیکھ رہا ہے مگر ہندو شدت پسند افراد کے خلاف آواز اٹھانے کی کسی میں بھی ہمت نہیں ہے سیدھا سا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ایک سازش کے تحت یہاں کیا جا رہا ہے تاکہ ملک کے 30 کروڑ مسلم افراد کو ڈرایا دھمکایا اور خائف کیا گیا جا سکے پہلگام کا کسی کو رنج و غم نہی کھلے عام سیاست کی جا رہی ہے جے مندر میں تیز آواز سے صبح شام آرتی ہوگی سڑکوں پر تیز آواز سے بھجن کیرتن ہوگا سرکاری مشینری کو کچھ درد دکھ نہی ہوگا اگر مسجد سے آزان کی آواز بلند ہوگی تو نمازی گرفتار ہوں گے امام صاحب کو بھی گرفتار کر لیا جائیگا یہ سب اس لئے ہوگا کیونکہ اس شرمناک عمل سے ہندو شدت پسند خوش ہوں گے مسلم آبادی سے نفرت اور حسد کرنے والوں کو چین سکون ملیگا! مسلسل مساجد اور مدارس اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مقدس مزارات پر بھی انگلیاں اٹھنے کے بعد کچھ عرصہ قبل ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ اور جھارکھنڈ عالم دین مولانا شاہ الہدی نے سخت دل سے اپنے اہم مگر پر مغز خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بابری مسجد کے سلسلے میں غیر آئینی واقعات اور دلائل سے بھرپور عاری فیصلے نے فرقہ پرستوں کے حوصلے اس قدر بلند کر دئے ہیں کہ وہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں مسجد، مزارات اور دوسرے آثار قدیمہ پر تابڑ توڑ مقدمات اور ذاتی حملہ کر رہے ہیں اور ہر پرانے سے پرانے مقدس مقام کو کسی نہ کسی مندر کا نام دے کر یا پھر اسلامک مقدس مقامات کو مندر بتا کر عدالتوں سے ان مقدس مقامات کے سروے کروانے کے احکام جاری کروا کر مندر ثابت کرنے کے لئے کسی بھی نچلی سطح پر پہنچ گئے ہیں، سبھی معنوں میں یہ دو سو سال پرانی ہندو شدت پسند افراد کی گھنونی سازش ہے اب پانی حد سے تجاوز کر گیا ہے ملت اسلامیہ کو بیدار رہنے کی سخت ضرورت ہے! سنبھل کے ممبر لوک سبھا ضیاء الرحمن برق نے مسلمانوں کے قتل کے لئے پولیس کو ذمہ دار مانا ہے تب سے سنبھل والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں دنیا مسلم افراد کی تباہی کا تماشہ دیکھ رہی ہے ہر طرف مسلم افراد کو ڈرانے اور کچلنے کا کھیل عروج پر ہے لاتعداد شرمناک حرکتیں کرنے کے بعد بھی جب سرکاری مشینری کا کلیجہ ٹھنڈا نہی ہوا تو سنبھل کی مسجد میں تیز آواز سے آزان دینے کے جرم میں مسجد کے امام صاحب کو ہی پولیس افسران نے گرفتار کر لیا یعنی کہ حسد نفرت اور مسلمانوں سے دشمنی کی اس سے سطحی اور گری ہوئی حرکت کیا ہو سکتی ہے؟ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد بھی مسلم آبادی پر بلڈوزر کا قہر جاری ہے ممبر لوک سبھا ضیاء الرحمن برق کو اپنی نفرت اور طاقت کا مظاہرہ کراتے ہوئے سرکاری مشینری نے صبح سویرے سنبھل میں بلڈوزر چلا کر جہاں مسلم آبادی کو انکی اوقات دکھانے کی ناکام کوشش کی وہیں اپنی جلن کا اظہار کرتے ہوئے غریب مسلمانوں کی روزی روٹی پر حملہ کرتے ہوئے انکے گھروں دکانوں پر بلڈوزر گھما ڈالا ملک میں بھاجپا قیادت والی سرکاروں میں آج کل مسلم آبادی سے دشمنی کے واقعات عروج پر ہیں مگر سرکاری مشینری کے ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے کوئی بھی تیار نہی ہے عدالت کے اسٹے کے بعد بھی مسجدوں پر بلڈوزر لگاتار جاری ہے عدالتیں بھی سرکار کے ذریعہ مسلم افراد کے خلاف کی جانے والی کاروائی دیکھ کر خاموش ہے نفرت اور حسد کی علامت بلڈوزر ایکشن پر اگر وقت رہتے روک نہی لگی تو حالات کبھی بھی بیحد خطرناک موڑ لے سکتے ہیں! ہمکو اپنے بزرگوں اپنے اکابرین اور علمائے کرام پر فخر ہے کہ ڈھیرے ڈھیرے ہی سہی مگر حق کے لئے آواز بلند کرنے لگے ہیں اگر بابری مسجد ایشو پر یہ آواز بلند ہو جاتی تو ہزاروں مساجد شہید ہونے سے بچ سکتی تھیں!

بہار کے ممتاز مسلم اسکالر اور عالم دین نے خوب کہا ہے کہ "حالاں کہ بابری مسجد قضیہ کے وقت ہی 1991ء میں تحفظ عبادت گاہ قانون بن گیا تھا، جس کا خلاصہ تھا کہ 15 / اگست 1947ء میں جس عمارت کی جو حیثیت عرفی تھی اور جو استعمال تھا، اس کو بدلا نہیں جا سکے گا، پہلے بابری مسجد عدالتی فیصلے کے نتیجے میں گئی، اس کے بعد گیان واپی مسجد، دھار مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ، جامع مسجد سنبھل کا نمبر آیا، جامع مسجد سنبھل کے سروے کے حکم پر جو وہاں پولیس نے یک طرفہ کاروائی کی اور فرقہ پرستوں نے جو ننگا ناچ کیا، اس کی وجہ سے سات نوجوان شہید ہو گیے، سرکار اور اس کی مشینری کا عتاب جو سنبھل کے مسلم طبقہ پر گرایا گیا سبھی کے سامنے ہیں واضح رہے کہ جامع مسجد سنبھل کا قضیہ 1878ء میں انگریز دور حکومت میں اٹھا تھا، چھیدا سنگھ نامی ایک ہندو نے جامع مسجد کے ذمہ دار محمد افضل پر مقدمہ کیا تھا، ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کی سماعت کی تھی اور ہندو فریق کے دعوی کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا تھا، سر اسٹورات چیف جسٹس نے اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ "اس پر کثیر شواہد ہیں کہ یہ عمارت طویل زمانہ سے بطور اسلامی مسجد کے استعمال کی جاری ہے یہ کہنا نا قابل توجیہ حد تک لغو ہے کہ بوقت ضرورت اسے ہندو بھی استعمال کرتے رہے ہیں اس لیے مع کلی اخراجات عدالت ہم اسے (ہندو فریق کے دعوے کو) خارج کرتے ہیں" اب آپ نظر دوڑائیں کہ اہل ایمان ان مخصوص نظیروں اور فیصلوں کو عدالتوں کے سامنے لانے اور طویل عدالتی لڑائی لڑنے سے کیوں پیچھے ہٹ رہے ہیں اسی کمزوری اور مایوسی کے سبب بابری مسجد کی شہادت کے بعد سے آج تک دس ہزار سے زائد مساجد اور مدارس اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مقدس مزارات بھی زمین بوس کر دیئے گئے ہیں مگر یاد رکھیں حاکم الحاکمین یعنی کہ کائنات کے خالق حقیقی رب العالمیں کا فیصلہ ضرور آئیگا تب دودھ اور پانی کا فرق صاف نظر آئے گا مساجد اور مدارس اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مزارات پر بلڈوزر ایکشن شدت پسند افراد کی تباہی کی علامت ہے!

تازہ تنازعہ سپریم کورٹ کے وکیل وشنو شنکر جین اور کلکی دیوی مندر سنبھل کے مہنت رشی راج گری سمیت آٹھ افراد کا کھڑا کیا ہوا ہے، ان لوگوں نے 19 / نومبر 2024ء کو سول جج آدتیہ سنگھ کی عدالت میں ایک درخواست دی تھی اور جامع مسجد کے مندر ہونے کا دعوی کیا تھا، جج صاحب کو بھی جلدی تھی، تین گھنٹے سماعت ہوئی، کمشنر سروے کے لیے مقرر ہوا اور آنن فانن میں قطعی غیر قانونی اور غیر آئینی طور پر سروے بھی ہو گیا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسجدوں کے نیچے مندر تلاش نے میں شدت پسند ہندو افراد کے ساتھ چھوٹی عدالتیں، ریاستی پولیس اور سرکاری مشینری منظم ڈھنگ سے قدم بہ قدم ساتھ ساتھ ہے تبھی تو 1991 پلیس آف ورشپ ایکٹ کو عام آدمی کے ذریعہ کھلم کھلا چیلنج کیا جا رہا ہے اعلیٰ ترین عدلیہ تماشائی بنی ہوئی ہے مرکز سرکار اور ریاستی سرکار کی کرنی اور کتھنی ایک ہوتی تو آج حالات ہی کچھ اور ہوتی مگر یہاں تو ہندو طبقہ کو مسلم آبادی کے خلاف متحد کرنے کی گھنونی سازش پچھلے دس سالوں سے ملک بھر میں مسلسل جاری ہے جو ہندوستان کے امن و سکون کے لئے بڑا خطرہ ہے؟

گرمی کی شدت اور ماحولیاتی آلودگی میں شجر کاری کی ضرورت: ڈاکٹر شجاعت حسین

ہر سال کی طرح امسال بھی ڈاکٹر شجاعت حسین نے فرینڈز کالونی پارک میں شجر کاری کا اہتمام کیا اور اس تقریب میں موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ زمانہ، تعلیم یافتہ عالم انسانیت، ڈیجیٹل دنیا اور سائنس و ٹیکنالوجی کا ماحول، شدت کی گرمی اور ماحولیاتی آلودگی کو ذہنیت اس بات سے انکار نہیں کر سکتی کہ درخت اور پودے ہمارے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ ترقی یافتہ دنیا ہماری زندگیوں کو آسان و پُرلطف بنا دیتے ہیں لیکن حقیقت میں پودے ہمیں زندہ رہنے کے لیے آکسیجن فراہم کرتے ہیں جو زندہ رہنے کے لیے لازم ہے، پودے ماحول کی آلودگی کو کم کرتے ہیں، بارش کے لئے معاون ہیں اور زمین کو خوبصورت و دلکش بناتے ہیں۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے بتایا کہ موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ درختوں کو کاٹ کر رہائشی علاقوں میں تبدیل و ترقی کیا جا رہا ہے جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ پودوں کی عدم موجودگی میں صرف درجہ حرارت ہی نہیں بڑھتا جا رہا ہے بلکہ فضائی آلودگی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس سے زندگی کو لاحق خطرات پیدا ہو گیا ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہوئے فرینڈز کالونی کے مکین، سماجی کارکن، انگریزی زبان و ادب کے شاعر و ناقد، ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب نے اپنے کالونی کے پارک میں شجر کاری کا اہتمام کیا جس میں کالونی کی معزز شخصیات نے شرکت کی اور اس شجر کاری مہم کو کامیاب بنایا۔

ایک شجر ایسا محبت کا لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایا جائے

اللہ تعالیٰ نے شجر کاری کی اہمیت اور افادیت کا ذکر قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل ہی کر دیا تھا۔ قرآن مجید میں مختلف حوالے سے مختلف شجر کا ذکر آیا ہے جیسے کھجور، زیتون، انار اور بیری وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں کو اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ ہر مکین کو اس کی نگہداشت، حفاظت اور نگرانی کر کے مکمل درخت کی صورت میں بڑا کر دے تو اس کے لیے اجر کثیر ہے۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے پودے لگانے کے بعد موجود سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ شجر کاری نہ صرف سنت رسولؐ ہے بلکہ ماحول کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے ساتھ ساتھ زمین کی زرخیزی میں معاون و مددگار ہے۔ شجر کاری کی ضرورت، اس کی اہمیت اور ذمہ داریوں پر توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ درخت چرندوں، پرندوں اور متعدد حیوانات کا مسکن ہیں، درخت فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور درخت ماحول میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں لہٰذا کالونی کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ پودوں کی حفاظت کرے۔ شجر کاری کے معنی و مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ شجر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی درخت یا پیڑ کے ہیں۔ کار کے معنی" کام کرنے کے ہیں، اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ شجر کاری سے مطالب " درخت لگانے کا کام" ہے جس کو انسان اپنے ہاتھوں سے انجام دیتا ہے۔ روح ارضی پر درخت زندگی کے ضامن ہیں۔ یہ درخت آکسیجن مہیا کر کے ہماری زیست کا سامان پیدا کرتے ہیں اس لیے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ فرینڈز کالونی کہ مکینوں اور وابستہ علاقوں کے انسانوں میں درختوں کی ضرورت اور اہمیت سے متعلق شعور پیدا کیا جائے۔ فرینڈز کالونی پارک میں شجر کاری کا انتظام و اہتمام ڈاکٹر شجاعت حسین کی جانب سے کیا گیا۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے ایک ماہر طب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ و جدید دور میں ماحولیاتی معاملہ اتنا سنگین و تشویشناک ہے کہ جب مریض کا آپریشن کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ پھیپھڑے گلابی ہونے کے بجائے سیاہ ہو رہے ہیں۔ اب معاشرے اور کالونی کے ہر ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ شجر کاری کے ساتھ پودوں کی حفاظت کریں، یہ دین اور دنیا دونوں اعتبار سے ضرورت اور لازمی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

سہارنپور کی پٹاخہ فیکٹری میں زوردار دھماکہ، دو افراد جاں بحق

دیوبند 26 / اپریل (فیروز خان) ہفتہ کی صبح تقریباً 6 بجے دیوبند میں واقع پٹاخوں کی ایک فیکٹری میں زبردست دھماکہ ہونے کے سبب تین نوجوان جاں بحق ہو گئے۔ خبر لکھے جانے تک موقع پر راحت اور بچاؤ کا کام جاری تھا اور آگ پر قابو پانے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ تفصیلات کے مطابق ہفتہ کی صبح تقریباً 6 بجے دیوبند سے قریب آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر گاؤں نہال کھیڑی میں واقع انگل فائر ورک پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ ہو گیا دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ جہاں اس سے فیکٹری کی دیواریں زمین دوز ہو گئی وہیں آس پاس کے گاؤں میں بھی اس کی آواز سنائی دی جس کے نتیجہ میں علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ دھماکے کے وقت فیکٹری کے اندر بہت سے لوگ موجود تھے حادثے میں تین نوجوانوں کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکہ کے نتیجہ میں قریب ایک درجن سے زائد لوگوں کی موت ہوئی ہے جبکہ اعلی افسران صرف تین لوگوں کی موت کی تصدیق کر رہے ہیں گاؤں کے لوگوں کا کہنا تھا کہ فیکٹری سے نصف کلومیٹر کے فاصلے تک متوفی نوجوانوں کی لاش کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے کسی بھی لاش کی شناخت ہونا بہت مشکل ہے۔ واقعہ سے ناراض گاؤں کے لوگوں اور متوفی نوجوانوں کے اہل خانہ نے یہ کہتے ہوئے سہارنپور مظفر نگر اسٹیٹ ہائیوے 59 پر جام لگا دیا کہ حادثہ میں تین ہندوؤں کی موت ہوئی ہے جبکہ وہاں پر مسلم نوجوان بھی کام کرتے ہیں انہیں کچھ کیوں نہیں ہوا۔ ہائیوے جام ہونے کی وجہ سے سڑک کے دونوں جانب کئی کلومیٹر لمبا جام لگ گیا معاملہ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے موقع پر پہنچے ڈی ایم منیش بنسل، ایس ایس پی روہت سنگھ سجوان اور ایس پی دیہات ساگر جین سمیت اعلی افسران نے مشتعل لوگوں کو سمجھا بجھا کر جام کھلوایا اور ضلع کے مختلف تھانوں کی فورس کو موقع پر تعینات کر دیا۔ ڈی ایم منیش بنسل نے تین لوگوں کی موت کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مرنے والے افراد کی شناخت 24 سالہ راہل عرف کالا ولد رام کمار ساکن فتح پور گاؤں، 25 سالہ وشال ولد سندیپ کمار ساکن گنارسہ اور 19 سالہ وکاس ولد راجبل ساکن جڈودہ جٹ کے طور پر ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ان سمیت تمام اعلی افسران موقع پر پہنچ گئے ہیں راحت اور بچاؤ کا کام شروع کرا دیا گیا ہے فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں آگ پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف ہیں انہوں نے بتایا کہ انتظامیہ نے حادثہ کی وجوہات کی تحقیقات شروع کر دی ہے ساتھ ہی اس بات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے کہ فیکٹری کو کس قسم کے پٹاخے بنانے کا لائسنس دیا گیا ہے

احتجاج میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر اے ایم یو کا پی ایچ ڈی میں داخلہ سے انکار

طالب علم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی

علی گڑھ 26 اپریل (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے احتجاج میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر ایک طالب علم کو پی ایچ ڈی میں داخلہ دینے سے انکار کر دیا ہے، جب یونیورسٹی نے اسے شوکاز نوٹس جاری کیے بغیر روک دیا تھا۔ پالی رضا پور، علی گڑھ کے رہنے والے پراز محمد نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی ہے، جس میں ان کی معطلی کے حکم کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، جس کو وہ "من مانی، غیر منصفانہ، اور قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی" کے طور پر سمجھتے ہیں۔ محمد نے 2021 میں تاریخ میں بیچلر آف آرٹس اور 2024 میں اے ایم یو سے تاریخ میں ماسٹر آف آرٹس مکمل کیا۔ 21 اپریل 2025 کو محمد پی ایچ ڈی میں داخلے کے لیے اے ایم یو کے پریزنٹیشن۔کم۔انٹرویو سینٹر کے سامنے حاضر ہوئے۔

تعلیمی سیشن 2024-2025 کے لیے۔ لیکن شرکت کرنے کا موقع نہیں دیا گیا اور اس کے بجائے حکام نے اسے وائس چانسلر کے دفتر سے رجوع کرنے کو کہا۔ جب درخواست گزار نے وائس چانسلر کے دفتر سے رجوع کیا تو وی سی نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا۔ محمد پر اے ایم یو اسٹوڈنٹس یونین (اے ایم یو ایس یو) کے انتخابات کی بحالی کا مطالبہ کرنے والے احتجاج میں شامل ہونے کا الزام ہے۔ اگرچہ طلباء نے انتظامیہ کے خلاف پرامن احتجاج کیا، تاہم یونیورسٹی کے سیکیورٹی افسر کی جانب سے درج ایف آئی آر میں الزام لگایا گیا ہے کہ وہ انتظامی بلاک میں داخل ہوئے، زبردستی دیگر عہدیداروں کے چیمبر تک رسائی روک دی، اور اس وقت بدامنی پھیلائی جب وائس چانسلر اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ اسی دن، پراکٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے پراز کو 2025-26 سے شروع ہونے والے اگلے پانچ تعلیمی سیشنوں کے لیے یونیورسٹی یا اس کے زیر انتظام اداروں میں کسی بھی نصاب میں داخلہ لینے سے روک دیا۔ "یہ ایک جھوٹا الزام ہے، انتظامیہ کے خلاف بولنے والی آوازوں کو دبانے کی کوشش ہے۔ وائس چانسلر پر بھی حملہ نہیں ہوا، ہم پرامن احتجاج کر رہے تھے" پیراز نے بتایا۔ محمد، جنہوں نے آستانہ میں 2024 یونائیٹڈ ورلڈ ریسلنگ گریپلنگ چیمپیئن شپ میں ملک کی نمائندگی کی تھی، 16 واں رینک حاصل کیا تھا، اور کئی آنے والے بین الاقوامی ریسلنگ مقابلوں کی تیاری کر رہے ہیں، کو خدشہ ہے کہ ایف آئی آر پہلوان کے طور پر ان کے کیریئر میں بھی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

سیما حیدر: میں ہندوستان کی بہو ہوں، مجھے یہیں رہنے دیں

سیما حیدر کی پی ایم مودی اور سی ایم یوگی سے اپیل

نوئیڈا 26 اپریل (پی این ایس) سیما حیدر نے وزیر اعظم نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل کی ہے کہ انہیں ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ سیما نے اپیل کی کہ اگرچہ وہ پاکستان کی بیٹی تھیں لیکن اب وہ بھارت کی بہو ہیں اور انہیں بھارت میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ سیما حیدر نے یہ باتیں سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر شیئر ہونے والی ویڈیو میں کہیں۔ دراصل پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں 26 سیاحوں کی ہلاکت کے بعد ہندوستانی حکومت نے پاکستان کے خلاف بڑا اور سخت فیصلہ لیتے ہوئے سارک ویزا استثنیٰ کی پالیسی کے تحت پاکستانی شہریوں کو دی جانے والی سہولت ختم کر دی ہے۔ اس فیصلے کے مطابق اب پاکستانی شہری اس استثنیٰ کے تحت بھارت کا سفر نہیں کر سکیں گے۔ جبکہ وہ پاکستانی شہری جو پہلے ہی اس سہولت کے تحت بھارت میں موجود ہیں۔ انہیں ایک ہفتے کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کے بعد سیما حیدر کو پاکستان واپس بھیجنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ سیما حیدر نے ایک ویڈیو میں کہا، میں پاکستان نہیں جانا چاہتی۔ میں مودی جی اور یوگی جی سے اپیل کرتا ہوں کہ میں اب ان کی پناہ میں ہوں۔ میں پاکستان کی بیٹی تھی لیکن اب ہندوستان کی بہو ہوں۔ مجھے یہیں رہنے دو۔ حیدر کا دعویٰ ہے کہ اس نے سچن مینا سے شادی کرنے کے بعد ہندو مذہب اختیار کر لیا ہے۔ سیما حیدر کی کہانی اس سے قبل سوشل میڈیا سے لے کر نیوز چینلز تک سرخیوں میں رہی ہے۔ اس نے گریٹر نوئیڈا کے رہنے والے سچن مینا سے آن لائن گیم پب جی کے ذریعے رابطہ کیا اور وہ محبت میں گرفتار ہو گئے۔ اس کے بعد سیما اپنے چار بچوں کے ساتھ نیپال کے راستے بھارت آ گئی۔ اب وہ نوئیڈا میں سچن کے ساتھ رہ رہی ہیں اور حال ہی میں ان دونوں کے ہاں ایک بچہ بھی ہوا ہے۔ ملک گیر احتجاج کے باوجود سیما حیدر کے وکیل اے پی سنگھ پر امید ہیں کہ انہیں بھارت میں ہی رہنے دیا جائے گا۔ اے پی سنگھ نے دعویٰ کیا کہ وہ اب پاکستانی شہری نہیں ہیں۔ ایڈوکیٹ اے پی سنگھ نے کہا، "سیما اب پاکستانی شہری نہیں ہیں۔ اس نے گریٹر نوئیڈا کے رہائشی سچن مینا سے شادی کی اور حال ہی میں ان کی بیٹی بھارتی مینا کو جنم دیا ہے۔ اس کی شہریت اب اس کے ہندوستانی شوہر سے منسلک ہے اور اس لیے مرکز کی ہدایت کا اطلاق ان پر نہیں ہونا چاہیے۔ سیما حیدر کے وکیل اے پی سنگھ نے کہا کہ سیما پہلگام حملے کے بارے میں جان کر بہت پریشان اور غمزدہ ہیں۔ ہم سب اس حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیما پاکستان سے سناتن دھرم اپنانے کے بعد نیپال پہنچی۔ اس نے نیپال میں سچن مینا سے شادی کی اور ہندوستان آنے کے بعد دونوں نے پوری رسومات کے ساتھ شادی کی۔ شادی کے بعد اس نے گزشتہ ماہ ایک بیٹی کو جنم دیا۔ بھارتی حکومت کی طرف سے سارک ویزا معطل کرنے کا فیصلہ قابل تعریف ہے۔ یہ دہشت گردی کے خلاف فیصلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام سرحدی دستاویزات اے ٹی ایس، وزارت داخلہ اور حکومت ہند کے پاس جمع ہیں۔ درخواست صدر کے پاس زیر التوا ہے۔ سیما اپنی ضمانت کے دوران عدالت کی طرف سے دیے گئے احکامات پر پوری طرح عمل کر رہی ہیں۔ اسی حکم کے تحت سیما ربوپورہ میں اپنے سسرال میں رہ رہی ہے۔ قانون پر یقین ہے۔

ہاتھرس: مندر میں ویلڈنگ کرنے والے شاہد کو کام سے نکال دیا

ہاتھرس: 26 اپریل (پی این ایس) کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں دہشت گردوں نے جس طرح ہندو سیاحوں سے ان کا مذہب پوچھ کر انہیں نشانہ بنایا، اس پر پورے ملک میں غصہ ہے۔ ادھر اتر پردیش کے ہاتھرس سے ایک سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں ایک مسلمان کاریگر مندر میں ویلڈنگ کا کام کر رہا تھا۔ الزام ہے کہ لوگوں نے مسلم کاریگر کے خلاف احتجاج کیا اور اسے کام سے نکال دیا۔ ہاتھرس صدر کوتوالی علاقہ کے سرکلر روڈ پر پیش آئے واقعہ سے پورا معاملہ سامنے آیا ہے۔ 'یوپی تک' کے مطابق یہاں ایک مندر میں ویلڈنگ کا کام چل رہا تھا۔ ویلڈنگ کا کام ایک مسلمان کاریگر شاہد کر رہا تھا۔ الزام ہے کہ اب مسلمان کاریگر کو مندر سے نکال دیا گیا ہے۔

مسلمان کاریگر کو برطرف کرنے والے پروین ورشنے نے وہی گھسی پٹی باتیں کہی ہیں مثلاً اس نے اپنا نام چھپا رکھا تھا اور اپنی شناخت چھپا کر یہاں کام کر رہا تھا۔ اس کے بعد اسے نوکری سے نکال دیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مسلم کاریگر دہشت گردی کے واقعات کی مخالفت نہیں کرتے۔ ویڈیو میں پروین کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے کہ اس نے پہلگام حملے کی مخالفت نہیں کی گئی تھی، اس لیے اس کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب ایک شخص کے داڑھی ہے اور ٹوپی بھی ہے تو شناخت چھپانے کا سوال کہاں سے آیا اس کی شناخت اس کا ظاہر سے ثابت ہو رہا ہے پھر کاریگر عام طور سے اپنے کام میں رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ پروین ورشنے مندر کے ٹرسٹی ہیں اور وہ ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک ہیومن رائٹس کے قومی جنرل سکریٹری بھی ہیں۔ ادھر ہاتھرس کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے کہا ہے کہ معاملے کی جانچ کی جائے گی۔ ہاتھرس کے ڈی ایس پی نے بھی معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ فی الحال پولس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

اتر پردیش تعلیمی بورڈ میں کامیاب طلباء کو محبوب علی نے پیش کی مبارکباد

تعلیم کے ذریعہ ہی ترقی کے سفر کو طے کیا جا سکتا ہے۔ محبوب علی

امروہہ سابق کابینہ وزیر اور موجودہ ممبر آف اسمبلی حاجی محبوب علی نے اتر پردیش تعلیمی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ اور ہائی اسکول میں کامیاب طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تعلیم کے ذریعہ ہی ترقی کی منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ سابق وزیر حاجی محبوب علی نے کہا کہ امروہہ نے ہمیشہ تعلیمی میدان میں سرکردہ خدمات انجام دی ہے۔ نئی نسل سے بھی اسی طرح کی اُمیدیں وابستہ ہے۔ ملک کی ترقی کے لیے ہر انسان کا تعلیم یافتہ ہونا لازمی ہے۔ ہمیں تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس سلسلہ میں بیدار رہنا ہے۔ نوجوان لیڈر اور سابق ایم ایل سی حاجی پرویز علی نے بھی کامیاب طلباء کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کے کامیاب طلباء کل ملک کو مزید اور ترقی کی راہ پر لیے جا کر پوری دنیا میں ہمارے ملک ہندوستان کو مزید اور مضبوط بنائینگے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نئی نسل پر فخر ہے۔ انہوں نے شہر کی معروف علمی درسگاہوں کے سربراہوں کو بھی مبارکباد دی جہاں تعلیم حاصل کر کے ان طلباب نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔

پہلگام حملہ کے شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

دیوبند 26 / اپریل (فیروز خان) جموں کشمیر کے پہلگام میں سیاحوں پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک تعزیتی میٹنگ کا انعقاد معروف دینی درسگاہ دارالعلوم فاروقیہ دیوبند میں کیا گیا جس میں زخمیوں کی جلد صحتیابی کی دعا کی گئی اور حملے میں شہید ہونے والے عادل حسین شاہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اس موقع پر ادارہ کے مہتمم مولانا نورالہدی قاسمی بستوی نے کہا کہ اس دہشت گردانہ واردات کو اسلام سے نہیں جوڑا جانا چاہئے، کوئی بھی مذہب دہشت گردی، ظلم و زیادتی کا حامی نہیں ہے۔ مولانا نورالہدی قاسمی بستوی نے کہا کہ اس طرح کے واقعات نہ صرف ملک کی سالمیت کے خلاف ہیں بلکہ پوری انسانیت کو مجروح کرتے ہیں ہمیں متحد ہو کر ان قوتوں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو نفرت اور خوف پھیلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ انہوں نے اس واقعہ کو انسانیت پر حملہ قرار دیتے ہوئے حکومت ہند سے تحمل سے کام لینے اور جاں بحق ہونے والے افراد کو شہید کا درجہ دینے اور متوفی افراد کے خاندانوں کو مالی امداد دینے سمیت واردات کو انجام دینے والے دہشت گردوں کو سخت سزا دئے جانے کا مطالبہ کیا۔ میٹنگ کا اختتام مولانا نورالہدی قاسمی کی دہشت گردی کے خاتمہ اور ملک میں امن و امان کی دعاء پر ہوا۔ اس دوران تدریسی و غیر تدریسی عملہ اور طلبہ نے دہشت گردی کے خلاف اپنی یکجہتی اور بیداری کا مظاہرہ کیا۔

امریکہ، چین ٹیرف وار کو ایک موقع بنائے گی یوگی سرکار

نئی ایکسپورٹ پالیسی... ODOP ادا کرے گی اہم کردار

گورکھپور، 26 اپریل (یو این آئی) امریکہ اور چین کے درمیان جاری ٹیرف جنگ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اتر پردیش حکومت عالمی اقتصادی تعطل کو ریاست کے لئے ایک موقع میں تبدیل کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ سرکاری ذرائع نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ ذرائع نے بتایا کہ جہاں دو عالمی سپر پاورز کے درمیان تعطل ہندوستان کے لیے ایک بہت بڑا موقع پیش کرتا ہے، وہیں اتر پردیش اپنے امن و امان میں بہتری، عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے اور ہنرمند افرادی قوت کے ساتھ خود کو سرمایہ کاری کی ترجیحی منزل کے طور پر قائم کر رہا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اتر پردیش اپنے مضبوط ترقیاتی بنیادی ڈھانچے جیسے ایکسپریس ویز، گھریلو اور بین الاقوامی ہوائی اڈوں اور بین ریاستی آبی گزرگاہوں کے ساتھ ساتھ کم لاگت کی مزدوری اور فروغ پذیر مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایم ایس ایم ای) سیکٹر کی وجہ سے کاروباروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ایک مضبوط دعویدار کے طور پر ابھرا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس صلاحیت کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ریاستی حکومت اب ایک نئی برآمدی پالیسی متعارف کرانے پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا "اس اقدام کے تحت حکومت سرمایہ کاروں کی ہموار شرکت کو یقینی بنانے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے انوسٹ یوپی کو مزید موثر اور شفاف بنائے گی۔" ذرائع نے بتایا کہ ریاستی حکومت انڈیا ایکسپو سینٹر اور گریٹر نوئیڈا امارٹ میں بین الاقوامی تجارتی شو کا انعقاد کرتی ہے تاکہ ہندوستان اور بیرون ملک یوپی مصنوعات کی برانڈنگ کو فروغ دیا جاسکے۔ انہوں نے کہا، "اس سال یہ تقریب 25 سے 27 ستمبر تک منعقد کی جائے گی، جس میں ویتنام شراکت دار ملک ہے۔ شو سے ہندوستان اور 70 دیگر ممالک کے لاکھوں لوگوں کو برانڈ یوپی کا تجربہ کرنے کا موقع ملے گا۔" ذرائع نے بتایا کہ تقریب کو مزید متاثر کن بنانے کے لیے حکومت مہاراشٹر، جنوبی ہند کی ریاستوں، دہلی، جے پور، احمد آباد، اندور اور بڑے ہوائی اڈوں اور ریلوے اسٹیشنوں سمیت اہم مقامات پر بڑے پیمانے پر تشہیر کرے گی۔ اس کے علاوہ، آنے والی برآمدی پالیسی میں عالمی سطح پر برانڈ یوپی کو فروغ دینے میں مدد کے لیے ایکسپورٹ پروموشن فنڈ شامل ہوگا۔ یوپی پہلے ہی چمڑے اور جوتے کی برآمدات میں ملک میں ایک رہنما ہے، اس شعبے میں ہندوستان کی کل برآمدات کا 46 فیصد حصہ ہے۔ انہوں نے کہا "اس پوزیشن کو مزید مضبوط کرنے کے لیے، حکومت چمڑے اور جوتے کی ایک وقف پالیسی متعارف کروانے جارہی ہے، جو یوپی کو تمل ناڈو کے بعد دوسری ریاست بناتی ہے۔ توقع ہے کہ کانپور، اناؤ اور آگرہ جیسے علاقوں کو اس پالیسی سے فائدہ پہنچے گا"۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی جنگ ہندوستان کے ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لیے ایک سنہری موقع ثابت ہوسکتی ہے۔ اس وقت چین 72 فیصد مارکیٹ شیئر کے ساتھ 148 بلین ڈالر کی یومیہ استعمال کی اشیا امریکہ کو برآمد کرتا ہے، جب کہ ہندوستان کا حصہ صرف 2 فیصد ہے۔ ان میں سے بہت سی اشیاء ایم ایس ایم ای یونٹوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ یوپی 96 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایم ای یونٹس کے ساتھ ملک میں سب سے آگے ہے۔ ان کاروباروں کو عالمی سطح پر مقابلہ کرنے میں مدد کرنے کے لیے، ریاستی حکومت مصنوعات کے معیار اور مسابقت کو بہتر بنانے کے لیے باقاعدگی سے تربیتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ چیف منسٹر آدتیہ ناتھ اکثر عوامی فورمز پر ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ (او ڈی او پی) اسکیم کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے آغاز کے بعد سے یوپی کی برآمدات 967.88 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی ہیں۔ حکومت 2030 تک اس تعداد کو تین گنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم، امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی جنگ اور ریاست کی فعال تیاریوں کو دیکھتے ہوئے، یہ تعداد اور بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔

5 تاریخ تک کھاتے میں تنخواہ

اہل افسر کی منظوری کے بغیر نہیں ہٹا پائیں گے آؤٹ سورس ملازم، یوگی کا بڑا اعلان

لکھنؤ، 26 اپریل (پی این ایس) ریاست میں کام کرنے والے آؤٹ سورسنگ اہلکاروں کی سروس، مزدوروں کے حقوق اور معاوضے کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ایک تاریخی فیصلہ لیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتر پردیش آؤٹ سورس سروس کارپوریشن (UPCOS) کے قیام کی ہدایات دی ہیں۔ یہ اطلاع ایک سرکاری بیان میں دی گئی۔

بیان کے مطابق، ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں، وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کیں اور کہا کہ ریاستی حکومت آؤٹ سورسنگ اہلکاروں کی محنت کا احترام کرتی ہے اور عوامی مفاد میں کیے جانے والے کام کی تعریف کرتی ہے۔ نیز، ان کی سماجی اور اقتصادی سلامتی کو اولین ترجیح دیتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس وقت آؤٹ سورسنگ ایجنسیوں کے ذریعے کام کرنے والے اہلکاروں کو تنخواہوں میں کٹوتی، وقت پر ادائیگی نہ کرنے، ای پی ایف (پراویڈنٹ فنڈ)/ای ایس آئی جیسی سماجی تحفظ کی اسکیموں کا فائدہ نہ ملنے، شفاف انتخابی عمل کی کمی، ہراساں کرنے وغیرہ کی شکایات موصول ہوتی ہیں۔ یوگی نے کہا کہ ایسی صورتحال میں نظام میں جامع تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مجوزہ کارپوریشن کے ڈھانچے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سروس فراہم کرنے والی ایجنسی کے ذریعہ کسی بھی ملازم کو اس وقت تک ملازمت سے نہ ہٹایا جائے جب تک کہ متعلقہ محکمے کے قابل افسر کی منظوری نہ ہو۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مکمل معاوضہ ہر ماہ کی 5 تاریخ تک تمام ملازمین کے بینک کھاتوں میں جمع کرایا جائے۔ نیز، ای پی ایف اور ای ایس آئی کی رقم بھی وقت پر جمع کرائی جائے۔ یوگی نے کہا کہ قواعد کی خلاف ورزی کی صورت میں ایجنسیوں کو بلیک لسٹ کرنا، ان پر پابندی لگانا، جرمانہ عائد کرنا اور قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ کارپوریشن بناتے وقت اس حوالے سے واضح دفعات ہونی چاہئیں۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی ہدایت کی کہ آؤٹ سورسنگ کارپوریشن کے ذریعے کی جانے والی تمام تقرریوں میں ریزرویشن کی دفعات پر قواعد کے مطابق عمل کیا جائے اور کارپوریشن کے ذریعے اہلکاروں کو طبی سہولت، زچگی کی چھٹی، ایکسیڈنٹ انشورنس، پنشن اور فیملی پنشن سمیت تمام مراعات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

فٹ جی کوچنگ نے دیا ہزاروں طلباء کو دھوکہ

5 کروڑ روپے کے زیورات برآمد ہوئے، ای ڈی نے کیا انکشاف

لکھنؤ۔ فٹجی پر ای ڈی کے چھاپے: FIITJEE، انجینئرنگ کوچنگ کے لیے مشہور ہے، تنازعات میں ہے۔ ای ڈی نے ہفتہ کو فٹجی کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے احاطے پر چھاپہ مارا۔ ہزاروں طلباء کو دھوکہ دینے والے فٹجی کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے مقامات پر ای ڈی کی چھاپہ مار کارروائی ہفتے کی صبح ختم ہوگئی۔ ای ڈی نے ان مقامات سے 10 لاکھ روپے نقد، 4.89 کروڑ روپے کے زیورات اور کئی مشکوک دستاویزات برآمد کیے ہیں۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کوچنگ آپریٹرز نے مسابقتی انجینئرنگ امتحانات کی تیاری کے لیے 4 سالہ کورس کے لیے تقریباً 15,000 طلبہ سے 250 کروڑ روپے اکٹھے کرنے کے بعد جنوری میں کئی شہروں میں اپنے مراکز کو اچانک بند کر دیا تھا۔ جس کے بعد والدین نے کوچنگ آپریٹروں کے خلاف لکھنؤ، نوئیڈا، دہلی، بھوپال وغیرہ شہروں میں کیس درج کرائے تھے، ای ڈی کی جانچ میں پتہ چلا کہ کوچنگ آپریٹروں نے 206 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کی ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ جمعرات کو، ای ڈی نے دہلی، نوئیڈا، گروگرام میں کوچنگ انسٹی ٹیوٹ آپریٹر ڈی کے گوئل وغیرہ کے 8 مقامات پر چھاپے مارے اور طلباء کے رجسٹریشن اور ان کی فیس کی رقم کو دوسری جگہوں پر منتقل کرنے کے بارے میں ٹھوس سراغ حاصل کیے۔ ای ڈی نے ڈی کے گوئل کا بیان بھی ریکارڈ کیا ہے۔ کوچنگ نے اپنے اساتذہ کو تنخواہیں بھی ادا نہیں کیں اور اچانک غازی آباد، لکھنؤ، میرٹھ، نوئیڈا، پریاگ راج، دہلی، بھوپال، گوالیار، اندور، فرید آباد، گروگرام، ممبئی وغیرہ میں 32 کوچنگ سینٹرز بند کر دیے، جس سے تقریباً 15,000 طلباء اور والدین کو بڑے پیمانے پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

گوسائی گنج کے ایم ایل اے ابھے سنگھ کے انتخاب کو چیلنج کرنے والی عرضی خارج

درخواست گزار پر 25000 روپے کا جرمانہ

لکھنؤ، 26 اپریل (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ایودھیا کے گوسائی گنج اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے ابھے سنگھ کے انتخاب کو چیلنج کرنے والی عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ عدالت نے الیکشن پٹیشن دائر کرنے والے مایا بازار کے رہائشی رتیش سنگھ عرف کیپٹن سنگھ پر 25 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ ساتھ ہی، درخواست میں حریف ابھے سنگھ کو 6 ہفتوں کے اندر معاوضہ کی رقم دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ جسٹس منیش ماتھر کی سنگل بنچ نے درخواست گزار رتیش سنگھ کی طرف سے دائر انتخابی عرضی پر یہ حکم دیا۔ اس میں ایم ایل اے ابھے سنگھ کے انتخاب کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ درخواست میں الیکشن کمیشن کو دیے گئے حلف نامے کی صداقت کو چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کا کہنا تھا کہ حلف نامے کی تصدیق کرنے والے نوٹری ایڈووکیٹ کا لائسنس نوٹرائزیشن کے وقت درست نہیں تھا۔ دوسری طرف، مقدمے میں مخالف ابھے سنگھ کی درخواست پر ابتدائی اعتراض اٹھایا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے درخواست خارج کر دی کہ اسے دائر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ درخواست دائر کرنے والے مایا بازار کے رہنے والے رتیش سنگھ عرف کیپٹن سنگھ پر 25 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی، عرضی کے مخالف ابھے سنگھ کو جرمانے کی رقم چھ ہفتوں کے اندر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

موجودہ خانقاہیں ہمارا فخر ہماری ضرورت ہیں

انتہا پسندی اور دہشت گردی کا مقابلہ تصوف کے ذریعے ہی ممکن ہے، سید محمد اشرف کلیم اشرفی جیلانی

لکھنؤ۔ صوفی بزرگ لوگوں کو اللہ کا پیغام دلوں میں بسا کر عرفان اور محبت سے متعارف کراتے ہیں۔ انہیں ظلم، نفرت، دشمنی جیسی ناپسندیدہ عادات سے پاک کرتے ہیں، مصیبتیں پیدا کرتے ہیں اور انہیں نیکی، تعاون اور بھائی چارے پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور اس طرح ایک حقیقی اور پرامن معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ آج ہم اللہ کے ان نیک بندوں کی خدمات کو یاد رکھنے، ان کی تعلیمات کو اپنانے اور ان کے نظام تعلیم کو اپنا کر موجودہ معاشرے کو پرامن اور سودمند بنانے کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سید محمد اشرف کلیم اشرفی جیلانی (سجادہ نشین، خانقاہ اشرفیہ، جیس) نے دو روزہ قومی سیمینار بعنوان "خانقاہیں اور ان کی تعلیمی و سماجی خدمات" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب کے دوران کیا۔ ان کی خرابی صحت کے باعث ان کا صدارتی خطبہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی نے پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے موجودہ خانقاہی نظام کو فعال اور موثر بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بدلتے وقت نے سب کچھ بدل دیا ہے۔ اب خانقاہوں میں نہ روحانی گرمجوشی ہے، نہ موثر تعلیمات، نہ صحابہ کی آہیں، نہ اللہ کا ذکر ہے، سوائے چند مستثنیات کے۔ ماضی کی حقیقت آج صرف نام بن کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے آج کے عالمگیریت کے دور میں تصوف کی اہمیت پر زور دیا اور اس دور میں تصوف کے احیاء کے لیے غزالی اور چشتی تعلیمات کے افکار پر انحصار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر مسعود انور علوی کاکوروی (سابق ڈین، فیکلٹی آف آرٹس، اور موجودہ پرنسپل، ویمن کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے سیمینار کے مرکزی موضوع پر ایک بہت ہی اہم اور معلوماتی کلیدی خطبہ دیا۔ انہوں نے اودھ کے تقریباً تمام خانقاہوں اور ان کی تعلیمی اور سماجی خدمات کا ایک جامع خاکہ پیش کیا اور کہا کہ اودھ کا خطہ اپنی ثقافتی، تہذیبی اور تاریخی ورثے کے لیے مشہور ہے۔ اس سرزمین نے عظیم جواہر پیدا کیے جنہوں نے اپنے علم، فضیلت اور اعلیٰ کردار سے گہرے سماجی اور فکری اثرات چھوڑے۔ یہ ہماری اخلاقی اور فکری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف کریں، ان کے روحانی ورثے کو محفوظ رکھیں اور ان کے پیغام کو عام کریں۔ مختلف مذاہب کے درمیان بھائی چارے، سماجی ہم آہنگی اور بین الثقافتی مکالمے، خدمت کے کاموں اور ملک اور معاشرے کی ترقی کے لیے خانقاہی نظام کا احیاء ضروری ہے۔ اس قومی سیمینار کا انعقاد شیخ طریقت فاؤنڈیشن نے خانقاہ احمدیہ اشرفیہ اور دارالعلوم جیس کے اشتراک سے "شیخ طریقت" حضرت سید شاہ نعیم اشرف جیلانی جائسی رحمۃ اللہ علیہ کی صد سالہ پیدائش کے موقع پر کیا تھا۔ اس تقریب کا مقصد اودھ کے خانقاہی حکم کی کثیر جہتی مذہبی، تعلیمی اور سماجی خدمات کو اجاگر کرنا اور اس مفید اور مفید تعلیمی نظام کو زندہ کرنا ہے۔ دو روزہ قومی سیمینار کا افتتاحی اجلاس "اٹل بہاری واجپائی سائنسی کنونشن سینٹر، کے جی ایم یو لکھنؤ" میں منعقد ہوا جس میں ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں کے اسکالرز، محققین اور دانشوروں نے شرکت کی۔ اودھ کے تقریباً بائیس خانقاہوں کے سجادہ نشینوں اور نمائندوں نے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی اور تقریب کو مبارکباد پیش کی اور اس کی کامیابی اور مثبت نتائج کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت سید شاہ محمد اشرف کلیم (سجادہ نشین، خانقاہ احمدیہ اشرفیہ، جیس) نے کی جب کہ کارروائی ڈاکٹر محمد عبدالعلیم (اسسٹنٹ پروفیسر، منی پال یونیورسٹی، حیدرآباد) نے چلائی۔

پروفیسر اجے تنیجا نے لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا عہدہ سنبھالا

لکھنؤ، 26 اپریل۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی آگرہ کے شعبۂ کیمسٹری کے پروفیسر اجے تنیجا نے خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے وائس چانسلر کے دفتر میں پروفیسر جے پی پانڈے سے وائس چانسلر کا چارج سنبھالا۔ پروفیسر تنیجا یونیورسٹی کے چھٹے مستقل وائس چانسلر کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔ پروفیسر اجے تنیجا کیمسٹری، ماحولیاتی کیمسٹری اور ماحولیاتی سائنس کے میدان میں ایک ممتاز ماہر تعلیم ہیں۔ ان کے پاس تیس سال تدریس و تحقیق کا تجربہ ہے۔ آگرہ یونیورسٹی میں انہوں نے مختلف انتظامی عہدوں پر بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر پروفیسر تنیجا نے امریکہ، جرمنی، چین، آسٹریلیا سمیت کئی ممالک میں علمی اور تحقیقی کاموں کے لئے سفر کر چکے ہیں۔ ان کے 150 سے زائد تحقیقی مقالے بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ انڈین کونسل آف کیمسٹری (FICS) اور انڈین کونسل آف کیمسٹ (FICC) کے فیلو ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے زیر اہتمام لیپ فیلوشپ بھی رہ چکے ہیں۔ لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے یونیورسٹی کے ڈینز اور شعبہ جات کے صدور سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ یونیورسٹی کی ترقی کے لیے تین اہم ستونوں اختراع، تحقیق اور ایکسی لینس پر کام کریں گے۔ جدت کے ذریعے نئے آئیڈیاز اور تکنیکی تجربات کو فروغ دیا جائے گا۔ تحقیق کے ذریعے علم کی تخلیق اور نئی دریافتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ایکسیلنس تعلیم، تحقیق اور مجموعی ترقی کے ہر شعبے میں اہم مقام کے حصول میں آسانی ہوگی، نیز انہوں نے ڈینز، شعبہ جات کے سربراہان اور اعلیٰ حکام سے ملاقات کی اور یونیورسٹی کی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں جانکاری لی اور آئندہ داخلہ کے عمل کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ وہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پوری لگن کے ساتھ کام کریں گے اور یونیورسٹی کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے مسلسل کوشاں رہیں گے۔ اپنے خطاب میں وائس چانسلر نے یہ بھی کہا کہ وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مقاصد کے مطابق یونیورسٹی کے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط کریں گے اور طلباء کو عالمی مقابلے کے قابل بنانے کے لیے جدت، ٹیکنالوجی اور تحقیق کو ترجیح دیں گے۔ انہوں نے تمام فیکلٹی ممبران پر زور دیا کہ ہم سب متحد ہو کر یونیورسٹی کو علمی بہتری کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کریں گے۔ وائس چانسلر نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ وہ یونیورسٹی کو بلندی پر لے جانے کے لئے اپنا بہترین کردار ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ تفویض منصب کی تقریب کے موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر بھاونا مشرا، فائنانس آفیسر ساجد اعظمی، پروفیسر سید حیدر علی، پروفیسر ثوبان سعید، پروفیسر تنویر خدیجہ اور پروفیسر احتشام احمد کے علاوہ دیگر اساتذہ اور عملہ کے افراد موجود تھے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ علم سیکھے اور اپنے بچوں کو سکھائے: مولانا ابرار الحق ثاقبی

مدارسِ اسلامیہ ہماری روح اور مراکز ہمارے قالب ہیں: حافظ محمد اکبر

لکھنؤ۔ علمہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت مدرسہ امداد العلوم معظم نگر لکھنؤ میں تعلیمی سال نو کے آغاز پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جسکی سرپرستی مدرسہ کے بانی حافظ محمد اکبر عرفانی، صدارت مولانا ابرار الحق ثاقبی، نظامت مفتی دلشاد احمد ندوی نے کی۔ تقریب کا انعقاد مدرسہ کے استاذ قاری ریحان کی تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ مدرسہ میں آج دو شفٹوں میں پروگرام رکھا گیا۔ پہلا شفٹ اساتذہ کرام کے درمیان ٹریننگ کا انعقاد بچوں کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے اساتذہ کرام کا سب سے زیادہ اہم کردار ہوتا ہے۔ اسی کو سامنے رکھتے ہوئے مدرسہ ہذا کے ناظم حافظ محمد اکبر عرفانی نے اساتذہ کرام کے درمیان ٹریننگ کا انعقاد کیے۔ جس میں ناظم تعلیمات مفتی دلشاد احمد ندوی نے اساتذہ کرام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ امانت ہے اس امانت کی فکر کرنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر ہم امانت سمجھ کر ان بچوں کے اوپر محنت کریں گے تو ان کا مستقبل بہتر بنے گا ان کے مستقبل کو بہتر بنانے کی ذمہ داری ہم سب کی ہے لہٰذا بچوں کے تعلیمی و تربیتی ہر چیز پر ہم لوگوں کی نظر رہنی چاہئے۔ میں شکر گزار ہوں حضرت ناظم صاحب کا کہ اس سال انہوں نے شروع سے ہی نظام کو بہتر بنا کر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسرا شفٹ بچوں کے تعلیمی سال نو کے آغاز پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مدرسہ کے مہتمم مولانا ابرار الحق ثاقبی نے عوام و بچوں کو مخاطب کر کے کہا کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ علم سیکھے اور اپنے بچوں کو سکھائے۔ الحمدللہ مدرسہ امداد العلوم معظم نگر میں آپ کو ہر طرح کی تعلیم دی جاتی ہے دینی و عصری لہٰذا آپ جس طرح کی تعلیم سیکھنا چاہیں سیکھ سکتے ہیں۔ اس وقت آپ جتنی محنت کریں گے تعلیم پر اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ لہٰذا آپ کو وقت کے ساتھ پڑھئے اسی میں کامیابی ہے۔ اخیر میں مدرسہ کے ناظم حافظ محمد اکبر عرفانی نے کہا کہ مدارس ہماری روح اور مراکز ہمارے قالب ہیں تو مساجد ہماری شہ رگ اور خانقاہیں ہماری رگوں میں دوڑنے والے لہو ہیں۔ ہم سب کی اولین ترجیح ہونی چاہئے کہ مدارس و مراکز کو اول نمبر پر رکھیں۔ انشاء اللہ دنیا و آخرت ہر جگہ کامیابی ملے گی۔ مدرسہ امداد العلوم ایک ایسا ادارہ ہے جہاں پہ بچوں کے اندر صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ہر طرح کے پروگرام رکھے جاتے ہیں بچوں کے درمیان مسابقہ رکھا جاتا ہے تاکہ بچوں کے اندر جذبہ پیدا ہو۔ لہٰذا آپ تمامی حضرات سے گذارش ہے کہ مدارس کی طرف اپنے بچوں کو بھیجیں جہاں ہر طرح کی تعلیم دی جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ انہیں مدارس کی وجہ سے آج بھی قوم میں دین و ایمان کی کچھ حرارت باقی ہے۔

پہلگام حملہ: بے بنیاد افواہیں معاشرے میں تفرقہ پیدا کر رہی ہیں: پرویز حنیف

ہم دہشت گردی کے خلاف بھارتی حکومت کی مکمل حمایت کرتے ہیں: یونس

لکھنؤ۔ جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ ایک غیر انسانی اور بزدلانہ فعل تھا، جس نے پورے ملک اور انسانیت کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ افسوسناک ہے کہ اس گھناؤنے حملے میں 27 بے گناہ شہری جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے۔ لشکر طیبہ سے وابستہ دہشت گرد تنظیم مزاحمتی محاذ نے اس واقعے کی ذمہ داری قبول کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہشت گردی کا مقصد صرف خوف اور سماجی تقسیم پھیلانا ہے۔

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ ملک بھر میں مسلمانوں کے خلاف اس بربریت کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد ملک بھر کی مساجد میں جاں بحق افراد کے لیے دعائیں کی گئیں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

پہلگام دہشت گرد حملہ: ہم ایک ہیں اور ایک رہیں گے

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی صدر پرویز حنیف نے کہا کہ ہم ان تمام خبروں کی تردید کرتے ہیں جن میں کہا گیا تھا کہ حملہ متاثرین کے نام اور مذہب پوچھنے پر کیا گیا۔ یہ بے بنیاد افواہیں معاشرے میں تفرقہ پھیلانے اور دہشت گردوں کی حکمت عملی کو تقویت دینے والی ہیں۔ پہلگام حملے میں مختلف مذاہب کے شہری مارے گئے تھے جن میں مسلم شہری سید حسین شاہ بھی شامل تھے۔

چیف ایگزیکٹیو آفیسر محمد یونس نے کہا کہ آرٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد کشمیر میں ہونے والی ترقی اور سیاحوں کی بڑھتی ہوئی آمد اس حملے کی اہم وجوہات ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں کشمیر کے امن اور معاشی خوشحالی کو تباہ کرنے کی نیت سے عام شہریوں اور سیاحوں کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ مسٹر یونس نے کہا کہ ہندوستان کی روح اس کے تنوع، اتحاد اور رواداری میں پنہاں ہے۔ پہلگام حملہ ان اقدار پر حملہ تھا، لیکن ہمارا اتحاد اسے شکست دے گا۔ ہم ایک ہیں، ایک رہیں گے اور دہشت گردی کو ہر قیمت پر شکست دیں گے۔

مرزاپور: گٹی سے لدا ٹرک ایمبولینس پر الٹ گیا، حاملہ خاتون سمیت 4 افراد جاں بحق

مرزاپور، 26 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش میں مرزاپور ضلع کے اہروہ تھانہ علاقہ کے تحت چھوٹو تریموہانی کے قریب ہفتہ کو ایک ایمبولینس پر گٹی سے لدا ٹرک الٹ جانے سے ایک حاملہ خاتون اور اس کی ماں سمیت چار افراد کی موت ہوگئی۔ ایمبولینس سونبھدر سے ایک خاتون کو ڈیلیوری کے لیے وارانسی لے جارہی تھی۔ واقعہ کے بعد ٹرک ڈرائیور فرار ہوگیا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس منجری راؤ نے بتایا کہ سنیچر کی دوپہر سورج بلی کھروار (26) اور ہیراوتی دیوی (25) سونبھدرا ضلع کے اوبرا تھانہ علاقہ کے کنہارا گاؤں کے رہنے والے اور جوگیل تھانہ علاقہ کے جوگیل کوٹھی کی رہنے والی مالتی دیوی (45) پری پرائیویٹ ایمبولینس میں ہیروتی کو ڈیلیور کرنے کے لیے جارہے تھے۔ حاملہ خاتون کی ماں مالتی دیوی، شوہر کوشل اور رشتہ دار سورج وارانسی کے ایک اسپتال جارہے تھے۔ وارانسی سون بھدر ہائی وے پر چھوٹو تریموہانی کے قریب ایمبولینس اوورٹیک کر رہی تھی اور آگے بڑھ رہی تھی۔ اچانک گٹی سے لدا ٹرک توازن کھو بیٹھا اور ایمبولینس پر جا گرا۔ مقامی لوگوں کی اطلاع پر پہنچی پولیس نے کسی طرح کرین اور کٹر کی مدد سے سب کو باہر نکالا اور پھر انہیں بنیادی صحت مرکز لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے سورج، ہیراوتی دیوی، مالتی اور ایمبولینس ڈرائیور راموکو مردہ قرار دیا۔ اس دوران شدید ٹریفک جام ہوگیا۔ ہیراوتی کے شوہر کوشل اور ایمبولینس اسسٹنٹ بھنڈاری شرما زخمی ہوگئے۔ دونوں کو وارانسی ٹراما سینٹر بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں دونوں کی حالت تشویشناک ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا کہ چاروں لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم رپورٹ کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ مرنے والوں کے رشتہ دار سون بھدر سے آئے ہیں۔ واقعے کے بعد ڈرائیور ٹرک چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ اس کی تلاش کی جارہی ہے۔

کینسر سے صحتیاب نوجوانوں کو AMP جاب فیئر میں 150 سے زائد نوکریوں کے لیے منتخب

لکھنؤ، 26 اپریل۔ ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز (AMP) نے سینٹ جوڈ انڈیا چائلڈ کیئر سینٹرز کے اشتراک سے، ہفتہ 26 اپریل 2025 کو ٹاٹا میموریل سینٹر، کھارگر، نوی ممبئی میں ایک خصوصی جاب فیئر کا کامیاب انعقاد کیا۔ اس تقریب میں 272 امیدواروں کے انٹرویوز لیے گئے، جن میں سے 28 کو نوکری کی پیشکش کی گئی اور 125 کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ اس جاب فیئر میں 11 بڑی کمپنیاں اور ریکروٹرز نے حصہ لیا، جنہوں نے بینکنگ، ہوٹل مینجمنٹ، بی پی او، لاجسٹکس اور دیگر شعبوں میں 1300 سے زائد نوکریوں کے مواقع فراہم کیے۔ یہ منفرد اقدام کینسر سے صحتیاب نوجوانوں کو باعزت روزگار دلوانے اور انہیں کسی بھی ذات، برادری یا مذہب کے امتیاز کے بغیر آگے بڑھانے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ انیل نائر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور سی ای او۔ سینٹ جوڈ انڈیا چائلڈ کیئر سینٹرز نے کہا: "ہم AMP اور ٹاٹا میموریل اسپتال کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس جاب میلہ کے انعقاد میں ہمارا ساتھ دیا۔ یہ کینسر سے صحتیاب ہونے والے نوجوانوں کے لیے اپنی نوعیت کا پہلا جاب فیئر تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ شراکت داری مزید مضبوط ہوگی اور ہم پورے بھارت میں ہزاروں کینسر سروائیورز کو خود کفیل بنانے میں مدد کریں گے۔" نجیب الرحمان، AMP کور ٹیم ممبر، نے امیدواروں کو جاب فیئر سے پہلے موٹیویٹ اور رہنمائی کرتے ہوئے کہا: "ان نوجوانوں میں اپنے روزگار کے حوالے سے کافی خدشات تھے۔ صحیح رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے ذریعے، یہ اپنے اور اپنے خاندانوں کے لیے شاندار کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی مقصد کے تحت ہم نے جاب فیئر سے پہلے ایمپلائیبلٹی سیشن رکھا۔" اوشا بینرجی، ٹیم لیڈر۔ سینٹ جوڈ فار لائف نے کہا: سینٹ جوڈ فار لائف میں ہم تعلیم، صحت، کونسلنگ، کریئر گائیڈنس اور ہنر سازی کے ذریعے کینسر سروائیورز کی مدد کرتے ہیں۔ روزگار دلانا ہمارا اگلا فطری قدم تھا۔ یہ پہلا تجربہ کامیاب رہا اور ہم آئندہ بھی ایسے پروگرام کرتے رہیں گے۔" شاہد حیدر، سربراہ۔ AMP ایمپلائمنٹ اسسٹنس سیل (EAC) نے کہا: اے ایم پی ایمپلائمنٹ سیل کا بنیادی مقصد نوجوانوں کو روزگار فراہم کر کے خود کفیل بنانا ہے۔ سینٹ جوڈ کے ساتھ یہ شراکت داری ایک سنگ میل ہے جس سے ہمیں کینسر سروائیورز کے لیے بھی جاب فیئرز کرنے کا موقع ملا۔